عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۰ جلد: ۲۲ شوال المکرم ۱۴۳۹ جولائی 2018 مُسلسل اِشاعت کے ۵۵ سال

حضرت امام حسنؓ کے حالات

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے مولانا طارق جمیل کا بیان

قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام ہٹا دیا گیا

رفع سے متعلق قادیانی سوال اور اُس کا جواب

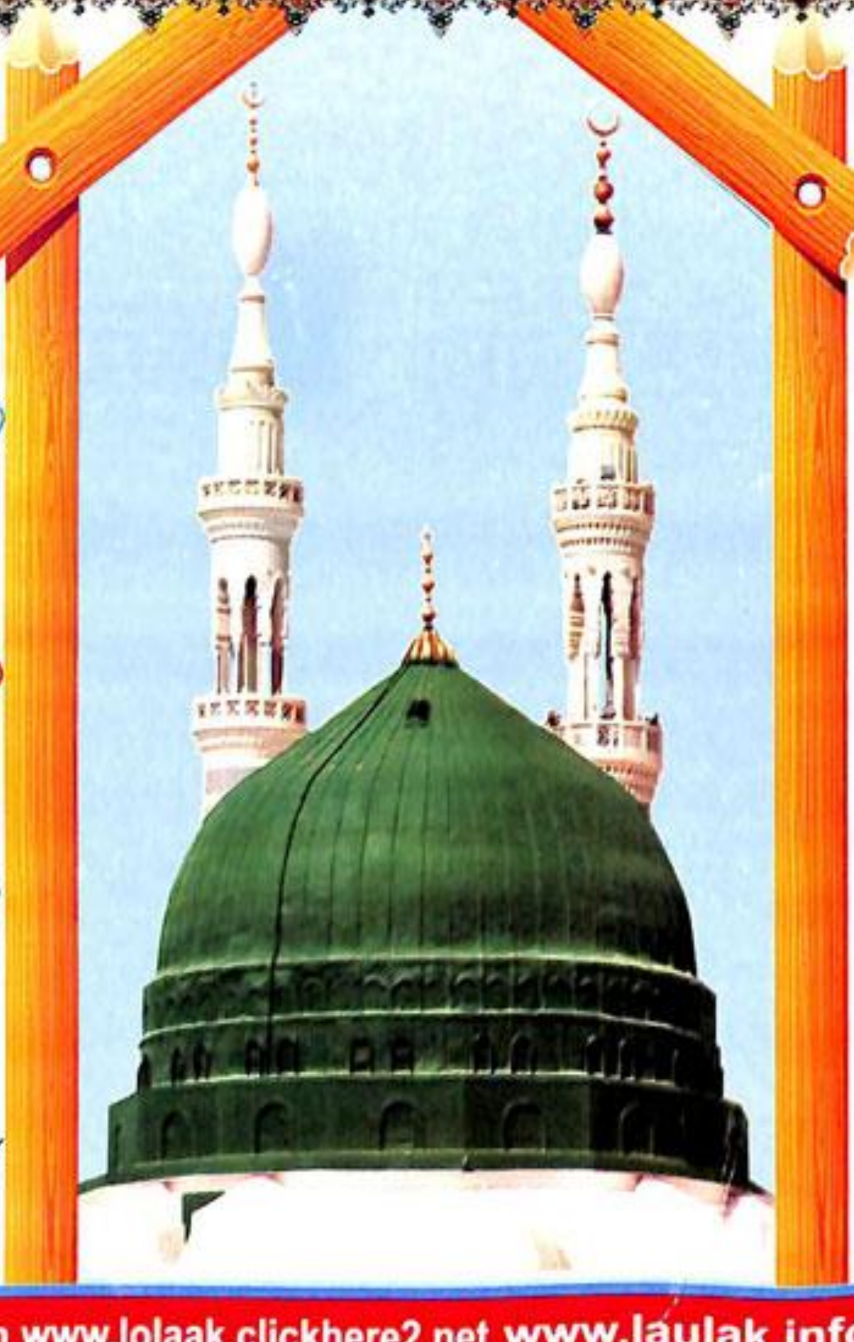

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ : ۱۰ جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03
قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام ہٹادیا گیا	// //	12

مقالات ومضامین

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:6)	تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی	14
ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے مولانا طارق جمیل کا بیان	ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم	16

شخصیات

حضرت سید حافظ عطاء المومن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	29
حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	// //	32
حضرت مولانا قاری منظور الحق رحمۃ اللہ علیہ	// //	32
حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمۃ اللہ علیہ	// //	33
حضرت مولانا عبدالرحمن شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ	// //	35
پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ	// //	36

ردقادیانیت

رفع سے متعلق قادیانی سوال اور اس کا جواب	مولانا عبدالحکیم نعمانی	38

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	41
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	42
سینتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا محمد وسیم اسلم	47

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

الحمد للہ وکفیٰ، وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. اما بعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے امسال بھی سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ۴ شعبان المعظم تا ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۱؍اپریل تا ۱۲ مئی ۲۰۱۸ء بائیس روزہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ امسال کورس میں آٹھ سو نوے حضرات نے داخلہ لیا۔ جو حضرات پہلے کورس کر چکے تھے ان سے معذرت کر لی گئی۔ مجبوراً ایک آدھ مجذوب کے دوبارہ آجانے سے چشم پوشی بھی کی گئی کہ اس کے بغیر گزارہ نہ تھا۔ پہلے دن پہلے سبق میں سینکڑوں دوستوں کی شرکت بہت ہی بابرکت ثابت ہوئی۔ وفاق المدارس کا امتحان ختم ہوتے ہی ۲ شعبان کو ساتھی آنا شروع ہو گئے۔ جمعرات شام سے ہفتہ صبح تک بھرپور حاضری ہوگئی۔ حسب روایت ہفتہ صبح ساڑھے سات بجے حاضری لگنا شروع ہوئی۔ قریباً آٹھ بجے تلاوت کے بعد حضرت مولانا غلام رسول دین پوری کی دعا سے کورس کا ”توکلاً علی اللہ“ آغاز ہوا۔ جو تسلسل کے ساتھ بائیس دن جاری رہا۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری اور حضرت مولانا محمد رضوان عزیز کے اسباق اول سے آخر تک تسلسل کے ساتھ جاری رہے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی، حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی کے اسباق ایک ایک ہفتہ ہوئے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ کے اسباق تین تین دن ہوئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، حضرت مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد شاہد ندیم، مولانا محمد احمد چناب نگر، مولانا مفتی محمد دین ٹل، جناب محمد متین خالد لاہور، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، حضرت مولانا سعود افضل سکھر، مولانا قاری جمیل الرحمن اختر لاہور، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ نے ایک ایک لیکچر دیا۔ جناب مولانا محمد قاسم گجر نے بھی بطور خاص ایک سبق میں اپنا کلام سنایا اور خوب داد سمیٹی۔ فللحمد للہ!

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے قریباً ایک دن وہاں گزارا۔ رات قیام فرمایا۔ پہلے ہفتہ امتحان کا معائنہ فرمایا۔ ظہر کے بعد ایک سبق بھی پڑھایا۔ ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ فللحمد للہ!

امسال بھی ہفتہ، اتوار دو دن داخلہ جاری رکھا گیا۔ پیر کے دن داخلہ روک دیا گیا۔ مزید آنے والے دوستوں سے معذرت کر لی گئی کہ وہ باضابطہ داخلہ تو اگلے سال پر موقوف رکھیں البتہ تعلیم میں شریک ہوسکتے ہیں۔ رہائش وخوراک کی بھی سہولت دی گئی۔ اس طرح بغیر داخلہ کے بھی کچھ دوست شریک تعلیم رہے۔ درجہ رابعہ یا میٹرک کی تعلیمی شرط کی پابندی پر سختی سے عمل کیا گیا۔ البتہ اندرون سندھ کے صرف ایک ساتھی ثالثہ پاس تھے۔ وہ چونکہ تشریف لے آئے تھے۔ واپس کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔

امسال تمام داخلہ کی ذمہ داری مولانا محمد وسیم اسلم نے سرانجام دی۔ مولانا محمد اقبال نے ساتھیوں کو رہائش فراہمی کا نظم سنبھالا۔ پہلے دو ہفتے مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا محمد اقبال نے کھانے کے نظم کی نگرانی فرمائی۔ آخری ہفتہ مولانا خبیب احمد اور مولانا محمد قاسم نے نظم کو خوب سے خوب تر نبھایا۔ پورے کورس کے دورانیہ میں مولانا صغیر احمد نے خوب مستعدی دکھائی۔ مکتبہ کی ذمہ داری حضرت مولانا محمد قاسم، حضرت مولانا محمد شفیق اور دیگر دوستوں نے پوری کی۔ وظیفہ کی تقسیم مولانا حافظ عتیق الرحمٰن کے ذریعہ انجام پذیر ہوئی۔ رجسٹروں کی تکمیل مولانا حافظ شیر عالم نے فرمائی۔ حسب سابق تین امتحان ہوئے۔ جملہ اساتذہ حفظ و کتب، موجود مبلغین حضرات امتحان اور نمبرنگ وغیرہ کا عمل پورا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی شایان شان جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا قاری محمد اصغر نے اس دوران لائبریری میں جدید کتب کے اندراج کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جناب ڈاکٹر محمد محسن چنیوٹ اور مولانا قاری محمد اصغر نے ختم نبوت فری ڈسپنسری کے سسٹم کو متحرک رکھا۔ کورس وحفظ کے شرکاء اور عملہ سمیت بارہ صد حضرات نے ڈسپنسری سے حسب ضرورت خوب فائدہ اٹھایا۔ کالونی کے اصحاب دل بھی کورس کے شرکاء کے لئے سراپا تشکر بنے رہے۔ کالونی کے رہائشیوں نے کورس کے شرکاء کو ایسا اپنائیت کا ماحول دیا کہ جس سے مہمانان رسول ﷺ بہت ہی خوش گئے۔ چنیوٹ کے سبزی وپھل فروش حضرات طلباء مہمانوں کے لئے سراپا خدمت رہے۔ اس طرح ہموآنہ کے پیر طریقت سید پیر صفدر حسین نے سپیشل ایک ویگن تربوز بھیج کر تمام شرکاء کی ''تربوز پارٹی'' کی۔ یوں تین ہفتے شب وروز نور کی برسات کا سماں قائم رہا۔ پانچوں نمازوں میں مسجد کا ہال و برآمدہ اور جدید برآمدہ میں صفوں کا منظر ایک پربہار کیف وسرور کا ماحول پیش کرتا رہا۔ مدرسہ کا مطعم، قرآن مجید کے ہالوں کا برآمدہ اور کمرہ نمبر۶ سے کمرہ۱۳ تک برآمدہ، ان کے سامنے سائبانوں کے نیچے ناشتہ ودوپہر کے دسترخوان خوش کن منظر پیش کرتے۔ البتہ شام کو قدیم مدرسہ کے پورے صحن کے پلاٹوں میں ہزار بارہ صد مہمانان وطلباء حفظ کے لئے ایک ساتھ دسترخوان لگتے تو لمبی لمبی دسترخوانوں کی لائنوں میں حضرات مہمانان گرامی کے ایک ساتھ بیٹھنے کا ماحول دلربا مناظر کا حامل ہوتا۔

غرض یوں اللہ رب العزت کے فضل وعنایت سے ایسے طور پر یہ دن گزرے کہ پتہ ہی نہ چلا۔ مندوب مہمانوں کی میزبانی قاری عبیدالرحمن نے کی اور دیگر مہمانوں کی دوسرے قاری صاحبان نے اپنی کلاس سمیت ایک ایک ہفتہ میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ وقت پر تینوں وقت کا کھانا، آرام، نمازیں، درس، اسباق، تلاوت، بیانات ایسے طور پر انجام پائے گویا ایک کمپیوٹرائز نظام اللہ رب العزت کی رحمت نے طے کرا دیا۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً!

اساتذہ ونگران حضرات کے علاوہ بہت سارے دوسرے مہمانان گرامی صرف زیارت اور حاضری کے لئے تشریف لائے۔ ایبٹ آباد سے جناب سید مجاہد شاہ، جناب ساجد اعوان بمع احباب تشریف لائے۔ اور قدیم حصہ تعمیر کے فرنٹ پر بنے تمام چوکٹوں میں تحریک ختم نبوت کے اکثر وبیشتر حضرات کے ناموں کے فلیکس تیار کرا کے لائے۔ ان کے فریم بنا کر لگائے۔ صحن میں ہر دیکھنے والا عش عش کرا ٹھتا۔ ان ناموں میں اپنے طور پر بہت محنت کی کہ چاروں مکاتب فکر کے علماء ومشائخ، مذہبی قیادت جنہوں نے بھی ختم نبوت کے کام میں حصہ ڈالا سب کے نام آجائیں۔ اس میں وہ بہت کامیاب رہے۔ ہرچند کہ اس میں مزید ناموں کی ضرورت ہے۔ لیکن جو آگئے خوب ہوگیا۔ اس طرح اٹک سے حضرت مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب۔ لاہور سے جناب میاں رضوان نفیس اور مولانا خالد محمود۔ فیصل آباد سے جناب مولانا سید خبیب شاہ تشریف لائے۔ سید خبیب شاہ کے برادران نے کتب شرکاء کو پیش کرنے کے لئے پیکنگ کتب کے کارٹن بنوا اور طبع کرا کے لائے۔ غرض حسب سابق جو شخص جتنا زیادہ اس کام میں حصہ ڈال سکتا تھا کسی نے کمی نہ ہونے دی۔ فالحمد للہ!

ختم نبوت کورس کے اشتہارات میں اختتامی تقریب کے لئے ۱۲مئی بروز ہفتہ کا اعلان کیا گیا۔ امسال مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، جناب ڈاکٹر پیر شاہد اویس خلیفہ مجاز حضرت پیر حافظ ذوالفقار نقشبندی اور صاحبزادہ عزیز احمد نے تشریف لانا تھا۔ لیکن اس دوران میں کراچی جامعہ اشرف المدارس کے استاذ الحدیث اور ناظم صاحبان مولانا محمد ارشاد اعظم اور مولانا محمد حسین جمعہ شام کو تشریف لائے۔ ایک ایک سبق بھی پڑھایا اور اختتامی تقریب کو بھی شرکت سے پررونق کیا۔ امسال ستر کے لگ بھگ صرف جامعہ اشرف المدارس کراچی کے علماء وطلباء تھے۔ ان حضرات کی نصرت کے لئے حضرت مہتمم صاحب پیر طریقت حکیم محمد مظہر دامت برکاتہم نے ان دو اساتذہ کی تشکیل فرمادی۔ یہ حضرات تشریف کیا لائے کہ شرکاء کورس کی عید ہوگئی۔ کورس کے اختتام پر ایک غیبی انعام بھی ہوا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل دامت برکاتہم کی غیر متوقع آمد

۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء کو شاہی مسجد لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جو عدیم المثال طور پر کامیاب رہی۔ اس کانفرنس کے لئے طے کیا کہ ملک کی دینی اعلیٰ قیادت کو کانفرنس میں

مدعو کیا جائے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی یا مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی کو بلانے کا فیصلہ ہوا۔ تو مؤخر الذکر تشریف لائے۔ قائد اسلامی انقلاب حضرت مولانا فضل الرحمٰن، قائد عالمی مجلس و وفاق المدارس حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر تشریف لائے۔ اس طرح فیصلہ ہوا کہ یادگار اسلاف حضرت حاجی عبدالوہاب مدظلہ یا مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ سے درخواست کی جائے۔ حضرت حاجی صاحب مدظلہ کی علالت و بڑھاپے کے باعث حضرت مولانا طارق جمیل صاحب سے ملنے کا فیصلہ ہوا۔ جناب میاں رضوان نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا مفتی محمد اعجاز پر مشتمل وفد کے ہمراہ فقیر نے بھی حاضری کی سعادت حاصل کی۔ اس نشست کے ملاقاتیوں میں سے پہلے ہمیں ملاقات کا اعزاز نصیب ہوا۔ وفد کی معروضات سن کر آپ نے شرکت کا مشروط وعدہ کیا۔ بشرط صحت وفرصت۔ تاہم ملاقات سے محبتوں میں اضافہ ہوا۔ بہت ہی خوشی ہوئی۔ حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ شاہی مسجد لاہور کانفرنس پر تشریف نہ لاسکے۔ لیکن ۱۱ مئی کو رات پونے گیارہ بجے آپ کا فقیر کے نام فون آیا کہ کل آپ کے ہاں چناب نگر ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب ہے۔ اس میں مجھے بھی شریک ہونا ہے۔ یہ سن کر فقیر کی حیرت واستعجاب کی حد نہ رہی کہ یا اللہ! ابھی دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنے کہے کی لاج رکھتے ہیں۔ دو چار منٹ تو اسی طرح کی کیفیت سے دوچار رہا۔ اپنے مقدر پہ ناز اں بھی ہوا کہ اتنے بڑے آدمی اپنے خدام کی سرپرستی کے لئے کل تشریف لائیں گے۔ ہمارے کورس کے شرکاء کو اس سے کتنی خوشی ہوگی۔ ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والوں کو کتنا حوصلہ ملے گا؟۔ صبح کی ہماری تقریب مزید رونق بار ہو جائے گی۔ اس پر اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔ مسرت وانبساط کے جذبات سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو فون کیا کہ صبح کورس کی اختتامی تقریب میں مبلغ اسلام مخدوم گرامی حضرت مولانا طارق جمیل دامت برکاتہم تشریف لائیں گے۔ وہ آٹھ بجے تشریف لائیں گے۔ آگے اسلام آباد ڈاکٹر سے چیک اپ کے لئے وقت طے ہے۔ اس میں تاخیر مشکل ہے۔ آٹھ بجے ان کے تشریف لاتے ہی بیان کا نظم بنالیں۔ مولانا نے خوشی کا اظہار کیا۔

قارئین! چالیس سال قبل شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ؒ کا وصال ہوا۔ آپ اس وقت عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ تھے۔ ان دنوں عالمی مجلس کا ترجمان لولاک، ہفت روزہ تھا اور فیصل آباد سے شائع ہوتا تھا۔ ماہواری اشاعت ملتان سے بعد میں شروع ہوئی۔ فقیر راقم ان دنوں یعنی چالیس سال قبل بھی ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کی بعض ذمہ داریوں پر فائز تھا۔ تب خوب یاد ہے کہ اس وقت کے تنظیم اہل سنت پاکستان کے مہتمم اعلیٰ امام اہل سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری ؒ کو عریضہ لکھا کہ: ہفت روزہ لولاک کی اشاعت کے لئے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ پر آپ تعزیتی مضمون تحریر فرمائیں: حضرت شاہ صاحب ؒ نے جواب میں ایک مختصر مگر کوثر وتسنیم سے دھلا ہوا ایک مضمون تحریر فرمایا۔

اب فقیر قارئین کو کیسے باور کرائے کہ حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری کا کتنا نفیس اور اعلیٰ رسم الخط تھا۔ ان کا خط آبدار موتیوں کی مالا ہوتی تھی۔ اس مضمون میں حضرت شاہ صاحب ؒ نے حضرت بنوری ؒ کا ایک واقعہ تحریر کیا۔ مولانا نور الحسن شاہ ؒ فرماتے ہیں کہ کراچی کے سفر میں نیوٹاؤن (اب بنوری ٹاؤن) حضرت بنوری ؒ سے ملنے کے لئے گیا۔ ملاقات پر عرض کیا کہ رحمت عالم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبرؓ پر مشترکہ کتاب لکھی ہے اس کا نام آپ (حضرت بنوری ؒ) تجویز فرمادیں۔ تو حضرت بنوری ؒ نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ سر مبارک جھکایا، اگلے لمحہ سر اٹھایا اور فرمایا اس وقت ذہن میں کوئی نام نہیں آرہا۔ ذہن میں آگیا تو خط کے ذریعہ اطلاع کردوں گا۔ حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری ؒ نے فرمایا کہ میں سمجھا حضرت بنوری ؒ اتنے عدیم الفرصت انسان ہیں۔ انہیں کیسے یاد رہے گا۔ مشکل ہوگا۔ یہ تأثر لے کر واپس چلا آیا۔ لیکن میرے ملتان پہنچنے پر اگلے روز حضرت بنوری ؒ کا والا نامہ ملا۔ اس میں تھا کہ آپ کے جانے کے بعد خیال آیا کہ آپ اس کتاب کا نام ”نبی وصدیق“ رکھیں۔ چنانچہ سید نور الحسن بخاری ؒ نے فرمایا کہ میری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ حضرت بنوری ؒ کتنے بڑے آدمی ہیں کہ روایتی طور پر جو سرسری وعدہ کیا اسے بھی نبھایا۔ پھر حضرت سید نور الحسن بخاری نے یہی نام اپنی کتاب کا تجویز فرمایا۔

قارئین! معافی چاہتا ہوں کہ آپ کو لمبا سفر کرا رہا ہوں۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ کے فون کے بعد مذکورہ بالا واقعہ فقیر کے ذہن میں گھومنے لگا کہ آج بھی اسلاف کی یادگار، ان کی روایات کے امین، ان کی تاریخ کے شاندار کردار، ان کے کام اور نام کے آگے بڑھانے اور مزید روشن کرنے اور چمکانے والے موجود ہیں۔ ہم بھی آج دنیا کے سامنے حضرت مولانا طارق جمیل کو پیش کر سکتے ہیں کہ نصف صدی بعد بھی شیخ الاسلام حضرت بنوری ؒ کے طریق کو شاہراؤں میں بدلنے والے، ان کی یادوں کی برات کو سدا بہار بنانے والے، مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ موجود ہیں۔ جنہوں نے ایک وعدہ فرمایا کہ ہر چند کہ روایتی وعدہ، سرسری طور پر موقع کے مناسب جو جواب موزوں تھا عنایت فرمادیا۔ لیکن مولانا کی عظمتوں کا اعتراف نہ کرنا زیادتی ہوگی کہ آپ نے اس سرسری وعدہ کو بھی یاد رکھا۔ جو فرمایا تھا وہ بھلائے نہیں بلکہ دل میں فیصلہ کرلیا کہ قدرت نے موقع دیا تو عہد کو نبھایا جائے گا۔

خیر مولانا کے تشریف لانے کی خبر سے دل ودماغ تو گلشن بنے۔ عطر بار یادوں نے کئی انگڑائیاں لیں۔ کتنے خوشیوں کے طوفان ساحل ذہن سے ٹکرانے لگے۔ فقیر ان الفاظ کے ذریعہ مولانا طارق جمیل کی بڑائی، بڑے پن اور بزرگانہ اداؤں کو جہاں خراج تحسین پیش کر رہا ہے وہاں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر تشریف آوری کے لئے تمہید کے طور پر بھی اسے ادا کر رہا ہے۔ اگر فقیر کی ان سطور کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرماکر حضرت مبلغ اسلام کے دل میں ڈال دیا اور وہ تشریف لائے تو منکرین ختم نبوت کی شاید ہدایت کا سامان

ہو جائے۔ ورنہ اتمام حجت تو ہماری طرف سے ہو جائے گا کہ یا اللہ! ہم ان گم گشتہ راہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے دنیائے اسلام کے نامور سپوت، عالم اسلام کے بین الاقوامی مبلغ اسلام کو بھی سٹیج پر لاکر دعوت وتبلیغ کے فریضہ سے سبکدوش ہوئے۔

قارئین! میری دیوانگی آج اس واقع کے بیان کرنے سے سوا ہو رہی ہے۔ اس وقت ملک بھر کی چار شخصیات کو ہمارے مسلک میں بین الاقوامی شہرت حاصل ہے:

۱......الحاج حاجی عبدالوہاب صاحب ۲......حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

۳......حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۴......حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

چاروں حضرات کا وجود ہمارے مسلک کے لئے ''عناصر اربعہ'' کا درجہ رکھتا ہے۔ چاروں حضرات کے ذریعہ چار سو عالم، نور کی برسات کا سماں قائم ہے۔ چاروں حضرات اپنے اپنے فن کے امام اور یادگار زمانہ ہیں۔ ''ھؤلاء آبائی فجئنی بمثلھم'' کے طور پر ہمیں بھی ان کی قیادت نے میدان مبازرت میں قدم جمانے اور سینہ تاننے کا موقع دیا ہے۔

بات چلی تھی مؤخرالذکر کے تشریف لانے کی ہمت افزاء، قابل رشک ولائق تبریک مژدہ جانفزا سے کہ وہ کل تشریف لائیں گے۔ انہیں حسین تمناؤں کو پہلو میں لئے ''نم کنومۃ العروس'' کی ہمسائیگی میں چلا گیا۔ (اس لئے کہ نوم کو بھی اخت الموت کہا گیا ہے۔) صبح ہونے سے بیداری کی کیفیت میں اٹھے۔ نماز پڑھی۔ یاد اللہ کی توفیق سے بہرہ ور ہوئے۔ کام میں جت گئے۔ رفقاء نے ساتھیوں کو سات بجے ناشتہ کرادیا۔ اختتامی تقریب کا اجلاس عام شروع ہوگیا۔ تلاوت ونظم کے بعد فقیر بھی سٹیج پر جا بیٹھا۔ حضرت شجاع آبادی، حضرت دین پوری صاحبان اپنے اپنے امور کو سنبھالے ہوئے، سب کی نگرانی حضرت ثانی صاحب کر رہے ہیں۔ کہ مین گیٹ سے مسجد ومدرسہ کے صحن میں تین گاڑیوں کا قافلہ آیا۔ مولانا ثانی صاحب جلدی استقبال کو لپکے۔ فقیر بھی حاضر ہوا۔ تو ہمارے مخدوم مہمان گرامی، محسن ومکرم مبلغ اسلام، آبروئے تبلیغ دین حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مہمان خانہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ فقیر نے سرائیکی روایات کے مطابق گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔ مہمان مکرم نے سینہ سے لگایا۔ بیٹھے تو ہمارے چہروں کی دمکتی خوشیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ شاہی مسجد لاہور کے وعدہ کی قضا کے لئے حاضری ہوئی۔ فقیر نے عرض کیا کہ کانفرنس کے وعدہ کی قضا تو کانفرنس میں شرکت سے ہی ادا ہوگی۔ یہ تشریف آوری تو اس کا عہد نو ہے۔ اس پر آپ نے قہقہہ لگایا جس نے تمام حاضرین کے دلوں میں محبتوں کے سمندر کو تلاطم خیز فرمادیا۔ آپ نے فرمایا کہ کل ۱۱ مئی ۲۰۱۸ء شام کے قریب مکان کے ملازم نے اطلاع دی کہ چند طلباء کراچی سے ملنے کے لئے دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں نے انہیں جلدی سے بلوالیا۔ مصافحہ ہوا۔ پوچھا کہ تم کہاں پھر رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جناب ختم

نبوت کے کورس میں شرکت کے لئے اکیس روز سے آئے ہوئے تھے۔کورس ختم ہوگیا ہے کل واپسی ہے۔تو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوگئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کورس میں کتنے علماء وطلباء شریک ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ نوسو،تو حیرت افزاء مسرت ہوئی۔ان طلباء سے معلوم ہوا کہ تعلیم مکمل ہوگئی ہے۔اب کل آٹھ بجے اختتامی تقریب ہے۔تو اسی وقت فیصلہ کرلیا کہ اس میں مجھے شرکت کرنا چاہئے۔بس دل میں داعیہ پیدا ہوا۔آپ (فقیر راقم) کا فون نمبر میرے پاس نہ تھا۔مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب شاہی مسجد لاہور سے نمبر لیا۔آپ کو فون کیا۔اب حاضر ہوگیا ہوں۔فقیر نے عرض کیا کہ ہم سب،مسجد ومدرسہ،کورس،اس کے شرکاء،سٹیج سب کچھ آپ کے ہیں۔آپ آج مالک بھی ہیں اور میزبان بھی۔آپ جیسے حضرات اس کام کے اور اکابر کی میراث کے وارث ہیں۔ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے بطور آلہ کے اس کے لئے توفیق سے سرفراز فرمایا ہے۔آپ کی مہربانی کہ آپ نے ہمارے سروں پر دست شفقت رکھا۔اس عزت افزائی پر ہمارا رواں رواں آپ کا شکر گزار ہے۔حضرت مولانا نے پانی کا ایک گلاس لیا،دوائی لی۔سٹیج پر جانے کے لئے کھڑے ہوئے۔مسجد میں تشریف لانے پر سنت کے مطابق تحیۃ المسجد کے نوافل ادا فرمائے۔سٹیج پر تشریف لائے۔ قریباً پون گھنٹہ بڑی بشاشت قلبی سے رواں خطاب فرمایا۔ہمیشہ کی طرح آج بھی انہوں نے بیان کا سماں باندھ دیا۔ماضی قریب میں مولانا ابوالکلام آزاد ؒ،مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ،مولانا سحبان الہند احمد سعید دہلوی ؒ،مولانا ظفر علی خان ؒ کی خطابت کے چرچے رہے۔ہر چند کہ ہم ان حضرات کی خطابت سے براہ راست بہرہ ور نہ ہوئے۔البتہ مولانا قاضی احسان احمد ؒ،مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا احتشام الحق تھانوی ؒ،آغا شورش کاشمیری ؒ،نوابزادہ نصر اللہ خان ؒ،علامہ احسان الٰہی ظہیر ؒ،سید مظفر علی شمسی ؒ،سید اظہر حسن زیدی ؒ،سید فیض الحسن شاہ ؒ اور مولانا مفتی محمود ؒ ایسے خطیبوں کو سننے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اسی طرح ہمارے اس دور کے رفقاء بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ وہ حضرت مولانا طارق جمیل کو سننے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔میں تقابل نہیں کررہا لیکن حسن اتفاق تو آپ بھی سمجھیں گے کہ ایک وقت میں اگر حضرت امیر شریعت ؒ کے نام پر لاکھوں کا اجتماع ہوجاتا تھا تو آج یہی مقام قدرت نے مولانا طارق جمیل کو ودیعت کیا ہے کہ ان کے نام پر لاکھوں کا اکٹھ ہوجاتا ہے۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء !

اس پر ہم سب کو اللہ رب العزت کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ عزت آپ کے مسلک کو اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی ہے۔نہیں اعتبار تو ان کے نام کا اعلان کرکے تجربہ کرلیجئے۔فقیر دلائل نہیں دے رہا۔واقعات کا سہارا لے رہا ہے۔جو تاریخ کا حصہ ہیں۔اور تاریخ بے رحم ہے کسی کا لحاظ نہیں کرتی۔

آج مولانا ابوالکلام آزاد ؒ کا طنطنہ،مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کی گھن گرج،مولانا

سحبان الہند احمد سعید دہلوی ؒ کا اتار چڑھاؤ، مولانا ظفر علی خان ؒ کا پیچ وتاب، مولانا قاضی احسان احمد ؒ کی ادائیں، مولانا محمد علی جالندھری ؒ کا سوز وساز، مولانا احتشام الحق تھانوی ؒ کا الف لیلہ، آغا شورش کاشمیری ؒ کی الٹ پلٹ، نوابزادہ نصر اللہ خان ؒ کا حقائق ومعلومات کا جوار بھاٹا، علامہ احسان الٰہی ظہیر ؒ کا بانکپن، سید مظفر علی شمسی ؒ کی منظر کشی، سید اظہر حسن زیدی ؒ کی تعبیرات کا بہاؤ، سید فیض الحسن شاہ ؒ کا مدوجزر اور مولانا مفتی محمود ؒ کی پارلیمانی طرز ادا کا قدرتی اجتماع دیکھنا ہوتو مولانا طارق جمیل صاحب میں سب یکساں نظر آئے گا۔ پھر قدرت کی طرف سے ان پر یہ کرم کہ حکمرانوں سے عوام تک، طلباء، علماء، مشائخ، نواب، سیاستدان، امیر وغریب، گلوکار، کھلاڑی، اپنے، پرائے اور اندرون وبیرون ملک میں ان کی چاہت کی مثالیں اور قبولیت کی داستانیں عام ہیں۔ آج ۲۵ مئی روزنامہ جنگ کے ادارتی صفحہ پر معروف کالم نگار جناب عطاء الحق قاسمی کا مضمون چھپا ہے کہ ملک میں کوئی ایسا لیڈر نہیں جسے پورے ملک میں یکساں مقبولیت حاصل ہو۔ ان سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمن ایسے رہنما ہیں جو پورے ملک کے چاروں صوبوں، قبائل وکشمیر میں یکساں محبوبیت ومقبولیت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کو تو آپ نے ماننا نہیں۔ جیسا کہ ابھی مسلم لیگ نے فاٹا کے انضمام پر ان سے دھوکہ کیا ہے۔ چلو! ان کو نہیں ماننا، نہ سہی۔ لیکن مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ جنہیں ملک کے چپہ چپہ اور چہار سو عالم، شش جہت ہفت اقلیم خطابت کا اس وقت امام ورہنما کے طور پر ان کے جاننے والا ہر شخص مانتا ہے۔ آواز خلق نقارہ خدا آخر اسی کو ہی تو کہتے ہیں۔

قارئین! میری دیوانگی نے مولانا کی قصیدہ خوانی کا روپ دھار لیا۔ لیکن جو میرے پر بیتی ہے کسی اور شریف انسان پر بیتتی تو وہ بھی یقیناً ایسے کرتا۔ ”من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ“ بھی فرمان قابل تسلیم وتوجہ ہے۔ ضرور ہے۔ تو پھر مجھے معذور سمجھا جائے کہ ان کے احسان عظیم نے کہ بغیر دعوت کے خلاف توقع ان کی تشریف آوری پر یہ الفاظ کیا حق ادا کریں گے؟۔ مجھے تو ان کا سراپا سپاس گزار ہونا چاہئے، ویسے ان سے فقیر کی کئی نسبتیں قائم ہیں۔ فقیر حضرت رائے پوری ؒ کے منظور نظر حضرت جالندھری ؒ کا شاگرد ہے اور مبلغ اسلام، حضرت رائے پوری ؒ کے محبوب خلیفہ حضرت حاجی عبدالوہاب کے ترجمان ہیں۔ حضرت مبلغ اسلام اگر حضرت رائے پوری ؒ کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ ؒ کے خلیفہ مجاز ہیں تو انہیں حضرت سید نفیس الحسینی ؒ سے غلامی ونیازمندی کا فقیر کو بھی شرف حاصل ہے۔

حضرت مبلغ اسلام کو حضرات صحابہ کرامؓ اور حضرات اہل بیتؓ کی بطور خاص وکالت کا شرف حاصل ہے تو اسی اعزاز کے حصول کا فقیر بھی متمنی ہے۔ حضرت مبلغ اسلام سے انہی نسبتوں کا صدقہ ہے کہ فقیر آج بھی متذکرہ بالا اکابر کے ساتھ حضرت مبلغ اسلام کی بھی محبتوں کا اسیر بے دام ہے۔ تعبیرات کی ادائیگی کے

تفاوت کو کفر و اسلام کے اختلاف کی کیفیت دے دینا غیر مناسب ہوگا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ:''عبارتنا شتی وحسنك واحد ''وادیٔ عشق رسالتمآب ﷺ میں اپنے محبوب ﷺ کی اداؤں کے پھریرے بلند کرنے کی کاش ہمیں سعادت مل جاتی تو اس راہ کے سب مسافروں کے قدموں کی دھول بھی کیمیائے نظر ہو جاتی۔

قارئین! حضرت مبلغ اسلام کے خطاب کو میرے رفیق کار مولانا محمد وسیم اسلم نے اس شمارہ میں محفوظ کر دیا ہے۔ آپ وہاں پڑھیں گے تو لطف اندوز ہوں گے۔ حکایت لذیذ بود دراز شد!

اختتامی تقریب کی رپورٹ

مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل کے بیان کے دوران تمام مہمانان گرامی تشریف لا چکے تھے۔ حضرت مبلغ اسلام تو بیان کے بعد اسلام آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی زیر صدارت پروگرام جاری رکھا گیا۔ حضرت پیر طریقت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی کے خلیفہ اجل، اکاس اکیڈمی لاہور کے بانی و مدیر گرامی حضرت ڈاکٹر شاہد اویس اور جامعہ دارالقرآن کے شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمن رحیمی کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔

ہمارے بہت ہی قابل احترام، ملک عزیز کے نامور عالم دین، مفتی اور نعت خوان رسول مقبول ﷺ جناب مولانا شاہد عمران عارفی نے اپنے سوز دروں میں ڈوبے عشق رسالت مآب ﷺ کلام و ہدیہ نعت پیش کیا تو مسجد و مدرسہ کے در و دیوار جھوم اٹھے۔ پورے کورس کے نگران اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن ثانی تھے۔ آج انہوں نے سٹیج کے نظم کو بھی شاندار طریقہ پر چلایا۔ کورس کے شرکاء کو رول نمبروں کے اعتبار سے بلاتے گئے اور مندرجہ ذیل مہمانوں کے ہاتھوں ان کو سندات اور کتابیں دی گئیں۔ جن حضرات کے ہاتھوں سندات دلوائی گئیں ان کے نام یہ ہیں:

حضرت میاں رضوان نفیس (لاہور)، حضرت قاضی محمد ہارون (راولپنڈی)، حضرت مولانا محمد ارشاد اعظم (کراچی)، حضرت مولانا محمد حسین (کراچی)، حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال (چیچہ وطنی)، حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی (فیصل آباد)، حضرت مولانا سیف اللہ خالد (چنیوٹ)، حضرت قاری عبدالحمید حامد (چنیوٹ)، حضرت مولانا ملک خلیل احمد (چنیوٹ)، حضرت مولانا قاری ظہور احمد (لاہور)، حضرت قاری سعید وقار (لاہور)، حضرت مولانا شاہد عمران عارفی، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، حضرت مولانا سعد اللہ لدھیانوی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا محمد حنیف عثمانی (فیصل آباد)، حضرت پیر صفدر حسین (چنیوٹ)، حضرت پیر غلام دستگیر فاروقی (لاہور)، حضرت مولانا محمد عارف (چنیوٹ)، حضرت مفتی محمد افضال (چنیوٹ)، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (ملتان)، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ (چناب نگر)، جناب میاں محمد معصوم (قصور)، میاں محمد رمضان بگھیلا (ہڑپہ)

یادرہے کہ کورس کے دوران شرکاء کو پورے دورانیہ میں تقاریر و بیانات کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس کی نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر کے ذمہ ہوتی ہے۔ چنانچہ جہاں تحریری امتحان میں پوزیشن ہولڈرز حضرات کو خصوصی انعامات دیئے جاتے ہیں وہاں تقریری مقابلہ کے پوزیشن ہولڈرز حضرات کو بھی خصوصی انعامات دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مقابلہ کا امتحان پاس کرنے والوں کا نقشہ یہ ہے:

تقریری مقابلہ ...... پوزیشن ہولڈر طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام مع ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر
1	327	محمد سرفراز بن غلام یاسین	سرگودھا	88 اوّل
2	869	عبدالغفار بن عبیداللہ	وہاڑی	87 دوم
3	576	اسداللہ بن شادی خان	کراچی	86 سوم

تحریری امتحان ...... پوزیشن ہولڈر طلباء کرام

نمبر شمار	رول نمبر	نام مع ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر
1	449	مہتاب عالم بن شمس الہادی	کراچی	274 اوّل
2	885	سعداللہ بن تنویر احمد	کراچی	255 دوم
3	555	محمد اعجاز بن محمد محبوب	کراچی	254 سوم

ان چھ پوزیشن ہولڈرز حضرات کو مہمان خصوصی حضرت ڈاکٹر شاہد اویس اور صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے انعامات اپنے دست برکت سے عنایت کئے۔ آخر میں صدر اجلاس کی ایمان پرور دعا سے تقریب سعید کا اختتام ہوا۔ فللحمد للہ اوّلاً و آخراً!

کورس کے شرکاء کے نام اس شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ آمین!

قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام ہٹادیا گیا

قارئین! آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے سالہا سال پہلے میاں محمد نواز شریف صاحب نے امریکہ کی حقوق اقلیتوں کی کمیٹی کے ممبران کانگریس کے مطالبہ پر اسلام آباد میں فزکس کے ادارہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھ دیا تھا۔ ان کے کہنے پر صدر پاکستان ممنون حسین نے نوٹیفکیشن جاری کرادیا۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے صداء احتجاج بلند کی۔ اسلام آباد میں اے. پی. سی بھی بلائی جس میں پورے ملک کی دینی وسیاسی قیادت نے شرکت کی۔ اعلامیہ میں متفقہ طور پر میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرنے کا نوٹیفکیشن منسوخ کرے۔

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے عالمی مجلس کی اے. پی. سی کے صدر ہونے کے ناطے

میاں محمد نواز شریف سے ملاقات بھی کی اوران کو اس متفقہ مطالبہ کی طرف توجہ بھی دلائی۔ لیکن میاں محمد نواز شریف کے سر پر امریکہ کے حکم کی تعمیل کا ایسا نشہ سوار تھا کہ وہ کمال ڈھٹائی کے ساتھ کسی بھی مطالبہ پر ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ خود میاں نواز شریف قہر خداوندی کا شکار ہوکر اقتدار سے محروم ہوئے۔ اب دربدر چیختے چلاتے پھرنا ان کا مقدر بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم کے انوکھے فیصلے ہوتے ہیں۔ میاں نواز شریف کے خاندان کے ایک فرد فرید جناب کیپٹن صفدر نے اپنے متعدد قومی اسمبلی کے ممبران دوستوں کے دستخطوں سے ۳؍مئی ۲۰۱۸ء کو قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی جس سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نام تبدیل کر کے اس کی جگہ فزکس کے ادارہ کا قرون اولیٰ کے مسلم سائنسدان ابوالفتح عبدالرحمن منصور الخزائی کے نام پر رکھ دیا گیا۔ یہ قرارداد ۳؍مئی کو قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ اب اس پر عمل میں تاخیری حربے استعمال کئے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ قومی اسمبلی کے فیصلہ پر عمل درآمد ہوکر ایک قادیانی کی کفریہ نحوست سے محفوظ ہوں گے۔ حق تعالیٰ اسلامیان وطن کو جلد یہ خوشی نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا احمد میاں حمادی کی اہلیہ کا وصال

ٹنڈو آدم کے ممتاز بزرگ عالم دین، مجاہد ختم نبوت مولانا احمد میاں حمادی کی بڑی اہلیہ محترمہ کا پچھلے دنوں وصال ہوگیا۔ حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم کی ہدایت پر کراچی سے مجلس کے بھرپور وفد نے جنازہ میں شرکت کی اور مولانا حمادی میاں صاحب سے اظہار تعزیت بھی کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت ارزاں فرمائیں۔ عالمی مجلس وادارہ لولاک مولانا احمد میاں اوران کے جملہ خاندان کے خوردوکلاں کے اس غم میں اظہار ہمدردی کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا محمد عبداللہ بہاولپوری کا وصال

جامع مسجد اشرف غلہ منڈی بہاولپور کے خطیب ۱۵؍شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲؍مئی ۲۰۱۸ء کو بہاولپور میں وصال فرماگئے۔ مولانا جامعہ خیر المدارس ملتان کے فارغ التحصیل اور قرأت میں حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب مرحوم کے شاگرد تھے۔ مخدوم الصلحاء حضرت مولانا عبداللہ بہلوی سے بیعت کا تعلق تھا۔ اصلاً چک نمبر ۸ یزمان کے رہائشی تھے۔ عرصہ سے جامع مسجد اشرف میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ بہت ہی مسکین اور متواضع طبیعت کے انسان تھے۔ سراپا خیر تھے۔ خیر کے امور ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کی ترویج واشاعت کے لئے ہمیشہ مستعد رہے۔ عالمی مجلس کے سالانہ دروس قرآن مجید جامع مسجد میں اپنے ذمہ دروس کو بڑی مستعدی سے نبھاتے تھے۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔ ان کی وفات عالم ربانی کی وفات ہے۔ ادارہ مولانا کے خاندان کے جملہ اعزہ کے اس صدمہ میں برابر کا شریک غم ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:6

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمٰن

شکوے کا جواب

’’انه اعطى شاعرا مالا كثيرا فقيل له اتعطى شاعراً يعصى الرحمٰن ويقول البهتان فقال ان خير ا بذلت من مالك ما وصيت به عرضك وان من ابتغاء الخير اتقاء البشر ‘‘ایک دفعہ آپ نے ایک شاعر کو بہت زیادہ مال سے نوازا۔ کسی نے آپ سے شکوہ بھرے انداز میں عرض کی کہ آپ نے اس شاعر کو اتنا زیادہ مال کیوں دیا ہے؟ حالانکہ وہ رحمٰن کا باغی و نافرمان اور جھوٹی و من گھڑت باتیں پھیلاتا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس معترض کا اعتراض سن کر فرمایا: ’’تمہارے خرچ کردہ مال میں سے بہترین مال وہ ہے جسے تو اپنی آبرو بچانے کے لئے خرچ کرے اور شر سے بچنا بھی خیر و بھلائی کی تلاش و جستجو کا ایک حصہ ہے۔‘‘ (الحسن والحسین ص ۷)

دیہاتی پکار اٹھا

ایک روز سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ شہر میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک اعرابی یعنی دیہاتی آیا۔ اس نے انتہائی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ جب وہ صبر و اخلاق کے مجسم کی طرف سے اس کو کوئی جواب نہ ملا تو شیطان کا بھوت مزید اس کے سر پر سوار ہوگیا۔ اس نے پھر آسمان سر پر اٹھالیا اور انتہائی نامناسب گفتگو کرنی شروع کردی۔ جب خاندان اہل بیتؓ کے چشم و چراغ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی انتہائی اخلاق کی پستی کو دیکھا تو صرف اتنا فرما کر خاموش ہوگئے کہ ارے دیہاتی! کیا تمہیں بھوک نے پریشان کر رکھا ہے یا کہ کوئی اور مصیبت و پریشانی تجھے لاحق ہوگئی ہے؟ بس اس دیہاتی نے ان مختصر سے الفاظ کو سننا ہی تھا کہ وہ آگ بگولا ہوگیا۔ غصے میں لال پیلا ہوکر انتہائی کمینگی پر اتر کر اس نے مغلظات بکنی شروع کردیں۔ اس دیہاتی کی عقل یہاں تک ختم ہوگئی ہے کہ وہ بدنصیب آپ کے جنتی والدین مکرمین کے بارے میں نامناسب الفاظ کہتا رہا۔ شرافت و صداقت کے پیکر نے اس کی انتہائی گھناؤنی حرکت کو برداشت کرتے ہوئے اپنے خادم خاص کو حکم دیا کہ مکان کے اندر سے چاندی کا کوزہ لاؤ۔ جب خادم نے حکم کی تعمیل کی تو آپ نے اس دیہاتی کو وہ چاندی کا کوزہ دیتے ہوئے فرمایا: دیہاتی بھائی! معاف کرنا اس وقت ہمارے پاس صرف یہی ہے۔ اسے قبول کرو۔ اگر اس کے علاوہ مزید کچھ ہوتا تو اس سے بھی تمہیں نواز دیتے۔ جب اس دیہاتی نے آپ کے صبر و حوصلہ کو دیکھا اور آپ کی دریا دلی دیکھی تو بے ساختہ پکار اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ

رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ میں تو صرف آپ کے حلم بردباری اخلاق کے تجربے کے لئے حاضر ہوا تھا۔

(سیرت فاطمۃ الزہراءؓ از الیاس عادل ص۱۷۳،۱۷۴)

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کے سخی نواسے کی سخاوت آپ نے ملاحظہ کر لی کہ ایک بدو آپ کے سامنے کھڑے ہوکر بدتمیزی کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ان کے عظمت وسعادت والے بزرگوں کے بارے میں لب کشائی کر رہا ہے۔ آپ تمام چیزوں کو برداشت کرتے ہوئے پھر بھی اپنے مبارک ہاتھوں کو سخاوت کے خزانوں سے دور نہیں رکھتے بلکہ اس کی توقع سے بڑھ کر اس کے ساتھ حسن سلوک کا ثبوت پیش فرما رہے ہیں اور اس بدو کے سامنے ایسا اعلیٰ وعمدہ نمونے کا اخلاق پیش کیا۔ سخاوت کا ایثار کیا کہ قیامت تک اس واقع سے مسلمانوں کی تاریخ چمکتی رہے گی۔ آج ہم ایک ہیں۔ اہل بیتؓ کی جانثاری وفدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم کو کوئی آدمی غلط اشارہ کر دے تو ہم تادم زیست اس کے ساتھ تکلم کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اس کی عداوت ودشمنی کو سینے میں رکھ کر ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہوکر قبر میں ڈیرا لگا لیتے ہیں۔ مگر اسوۂ حسن کو اپنانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس سے بڑی محرومی وبدبختی اور شقاوت قلبی کیا ہو سکتی ہے۔ دعویٰ تو ہماری زبانوں پر شب وروز حب اہل بیتؓ کا ہو اور حب اہل بیتؓ کے مقدس گوشوں سے ہماری زندگیاں محروم ہوکر سیاہ وتاریک بن جائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ فضول وبے کار دعوے کی کوئی اصل وحقیقت نہیں جو کہ وہ عمل وکردار کی خوشبو سے تہی دامن ہو۔ جاری ہے!

حاجی محمد رفیق کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مخلص ساتھی حاجی محمد رفیق قائم خانی کے جواں سالہ فرزند بھائی محمد یاسر قائم خانی ۲۹ر اپریل ۲۰۱۸ء بروز اتوار کو بقضاء الٰہی انتقال کر گئے۔ مرحوم کی رہائش مورو میں تھی۔ نماز جنازہ اور تدفین بھی مورو میں ہوئی۔ مبلغ ختم نبوت مولانا تجمل حسین، قاری محمد امجد مدنی، قاری نیاز احمد خاصخیلی اور بھائی شکیل احمد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مولانا قاضی احسان احمد اور مقامی امیر مولانا محمد انیس نے تعزیت کی۔ مرحوم جماعت کے کاز اور بزرگوں سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ دعا ہے اللہ پاک مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

مولانا تاج محمد چنہ جیکب آباد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد امیر مولانا تاج محمد چنہ کی والدہ محترمہ مختصر علالت کے بعد ۳ر فروری ۲۰۱۸ء کو انتقال کر گئی۔ مرحومہ نیک صالح اور صوم صلوۃ کی پابند تھی۔ اسی روز شام کو جنازہ ہوا۔ علاقہ کے علاوہ دیگر مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ مجلس کی طرف سے قاری جمیل احمد بندھانی اور مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے مولانا تاج محمد چنہ اور خاندان کے افراد سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے مولانا طارق جمیل کا بیان

ضبط وترتیب: محمد وسیم اسلم

الحمد لله الذی لیس کمثله شئی وهو السمیع البصیر، المتعالی والشهید والزکی والنقیع واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله. اما بعد!

میرے عزیزو، محترم جناب مولانا اللہ وسایا اور باقی تمام حضرات! آپ حضرات کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ تھوڑا سا اس حوالے سے پس منظر بیان کردوں۔ تحریک ختم نبوت کے پہلے امیر تھے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ۔ ان کے بعد تھے قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ نے میرے باپ کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ وہ ہمارے گاؤں میں تشریف لاتے۔ مجھے ان کی ساری شکل یاد ہے۔ مجھے ان کے لہجے کی مٹھاس آج بھی یاد ہے۔ بولتے تھے تو لگتا تھا شہد جیسی بات ہورہی ہے۔ اتنی مٹھاس تھی ان کے لہجے میں۔ ہمارے ایک پردادا تھے، بہت بڑا خزانہ تھا ان کے پاس۔ اس زمانہ میں بینک تو ہوتے نہیں تھے۔ انہوں نے خزانہ زمین میں دفن کر رکھا تھا۔ وہ جلد ہی جوانی میں فوت ہوگئے تھے۔ تو کسی کو پتا ہی نہیں کہ خزانہ کہاں دفن ہے۔ ہمارے بزرگ کہتے تھے کسی اللہ والے کو بلائیں گے۔ وہ چلہ کاٹے گا۔ پھر بتائے گا کہ کہاں چھپا ہوا ہے خزانہ۔ تو قاضی صاحب رحمہ اللہ تشریف لائے۔ ان کا بڑا نورانی چہرہ۔ میں اور میرا بھائی ہم دونوں چھوٹے چھوٹے تھے۔ میرا بھائی کہنے لگا: ”ابا جی! اے اوہی پیر اے جیڑا سانو خزانہ کڈ دیسی؟“ ﴿یہی وہ پیر صاحب ہیں جو ہمیں خزانہ نکال کردیں گے؟﴾ ایسا نورانی چہرہ تھا ان کا۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کے خطاب میں نے سنے ہوئے ہیں ابا جی کے ساتھ۔ ایک بار قاضی صاحب رحمہ اللہ تلمبہ تشریف لائے۔ میری عمر اس وقت چھ سال تھی۔ اچھی طرح یاد ہے۔ میرے دادا تو پہلے فوت ہو چکے تھے۔ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ دادا کے چھوٹے بھائی فوت ہوئے تھے تو ابا جی نے قرآن خوانی پر قاضی صاحب رحمہ اللہ کو درخواست کی تو وہ تشریف لائے۔ پورا علاقہ، پورے علاقے کے بڑے بڑے زمین دار جمع تھے۔ ایک کوئی اور عالم آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے تقریر کی ”موت کیا ہے؟ موت کے بعد کیا ہوگا؟“ یہ مضمون تھا ان کی تقریر کا۔ باقی سارا بیان تو مجھے یاد نہیں۔ بس اتنا یاد ہے کہ موت پر بیان کیا۔

اس کے بعد قاضی صاحب رحمہ اللہ کھڑے ہوئے۔ مجھے نہیں معلوم کیا بیان تھا ان کا۔ لیکن یہ میں

دیکھ رہا تھا کہ سب رو رہے تھے۔ سب لوگوں کے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔ ان کے لہجے کی مٹھاس آج بھی یاد ہے۔ بات بھی انہوں نے کوئی آدھ گھنٹہ کی ہوگی۔ لیکن اس طرح بات کی کہ بڑے بڑے پتھر دل بھی زاروقطار رورہے تھے۔ پھر میں لاہور سکول میں داخل ہوگیا۔ قاضی صاحب ﷫ بیمار ہوکر سلطان فونڈری کے رئیس افضل صاحب جو کہ بعد میں تبلیغ کے بڑے بزرگ بنے۔ ان سے میرا تعارف رہا۔ رائیونڈ کے ذمہ داران میں سے تھے۔ ان کے ہاں قاضی صاحب ﷫ بیمار ہوکر تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں وہاں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ اس وقت میں تقریباً آٹھویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ جب میں عیادت کے لئے گیا تو انہوں نے مجھے اتنا پیار دیا کہ میں آج تک اس کی لذت محسوس کرتا ہوں۔ مجھے بار بار فرماتے تھے: ’’تسی میرے بیٹے ہو، تسی میرے بیٹے ہو۔‘‘ پھر پتا نہیں کتنی دیر مجھے اپنے پاس بیٹھائے رکھا۔ یہ تھوڑا سا میرا تعارف تھا۔

باقی تحفظ ختم نبوت ہر مسلمان کا عقیدہ، اس کی محنت ہے۔ اللہ نے انسان تو انسان، جانوروں کو بھی یہ پتہ دیا ہوا ہے۔ ایک بدو گوہ کا شکار کر کے لایا۔ گوہ جانتے ہیں؟ تو اللہ کے نبی ﷺ کی مجلس لگی ہوئی۔ اس بدو نے مجلس کی طرف دیکھا، پوچھا وہ کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ اس بدو نے اپنی اونٹنی کو یوں موڑا۔ شکار کو رسی سے باندھا ہوا تھا۔ رسی کو توڑا۔ ایسے کر کے سامنے پھینک دیا۔ پھر آپ ﷺ سے بدو کہنے لگا: جب تک یہ گوہ تجھ پر ایمان نہ لائے گی میں بھی تجھ پر ایمان نہیں لاؤں گا۔

بدو تھا بڑا مطمئن کہ مرا ہوا تو انسان نہیں بولتا، یہ جانور کیسے بولے گا؟۔ گوہ کی تو گردن ہی ایسے ہوتی ہے ٹیڑھی (جھکی ہوئی)۔ آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: ’’یاضب!‘‘ گوہ کو عربی میں ضب کہتے ہیں۔ گوہ نے فوراً آنکھیں کھولیں اور کہا: ’’لبیک و سعدیک ‘‘ ﴿سبحان اللہ!﴾ ’’لبیک و سعدیک یا زین من وافی‘‘ کیا خوبصورت نام دیا ہے۔

میرے پاس ایک کتاب ہے علامہ سندھی ﷫ کی۔ اس میں اللہ کے نبی کے گیارہ سوستر ۱۱۷۷ نام ہیں۔ سب صفاتی نام ہیں۔ ایک تو اللہ نے دیئے۔ اصفہانی ﷫ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میرے دس نام رکھے: ’’انا محمد و احمد و الماحی و الحاشر و العاقب والفاتح و الخاتم وابو القاسم وطٰہٰ و یٰسین ‘‘ اس کے بعد حضور ﷺ کے جتنے صفاتی نام ہیں ان میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ میں بتاتا ہوں اس نے کیا کہا: ’’لبیک! ‘‘ کہ میں حاضر ہوں۔ ’’وسعدیک ‘‘ مجھے دو جہاں کے سردار نے پکارا ہے۔ ’’یا زین من وافی یوم القیامۃ‘‘ ویسے تو قیامت کا دن بڑا خوفناک ہے۔ پر، اے وہ ذات! جس کے طفیل قیامت کا دن بھی خوبصورت ہو جائے گا۔ جس نے قیامت کے دن کو مزین کر دیا۔ زین بمعنی مزین۔ یعنی قیامت کے دن کو خوبصورت بنانے والے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’من تعبد ‘‘ تیرا رب کون ہے؟۔ تو اس نے کہا: ’’الذی فی السماء

عرشہ، وفی الارض سلطانہ، وفی البحر سبیلہ، وفی الجنۃ رحمتہ، وفی النار عقابہ ‘‘ کہ میرا رب وہ ہے جس کا عرش آسمان میں ہے، بادشاہت اس کی زمین میں ہے۔ راستہ سمندر میں ہے، رحمت اس کی جنت میں ہے اور عذاب اس کا جہنم میں ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’من انا ‘‘ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا ’’انت رسول رب العالمین ‘‘ آپ حیران ہوں گے کہ اسے بھی پتا ہے کہ ابھی کلام پورا نہیں ہوا۔ تو اس نے کیا کہا؟ ’’انت رسول رب العالمین و خاتم النبیین ‘‘ (سبحان اللہ) ’’قد افلح من صدقک و قد خاب من کذبک ‘‘ جو آپ ﷺ کی مانے گا وہ کامیاب۔ جو آپ ﷺ کی نہیں مانے گا وہ ناکام۔ آپ ﷺ نے بدو سے فرمایا: ہاں بھائی! اب کیا کہتے ہو؟ تو اس بدو نے کہا مجھے کلمہ پڑھا دو۔ ایک جانور بھی جانتا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

پیدا ہوتے ہی ساری صفات انبیاء، آپ ﷺ کے اندر اتار دی گئیں۔ آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی پیدائش بھی عجیب ہے۔ ماں کے پیٹ سے تشریف لا رہے ہیں تو خوشبو پھیل رہی ہے۔ کوئی گندگی باہر نہیں آرہی۔ جیسے جیسے باہر آرہے ہیں خوشبو پھیل رہی ہے۔ روشنی پھیل رہی ہے۔ آپ کا ختنہ ماں کے پیٹ سے ہوا ہوا تھا۔ آپ کی ناف ماں کی آنت سے جدا ہے۔ آپ کے جسم پر گندگی کا کوئی ادنیٰ ذرہ بھی نہیں۔ دھلے ہوئے۔ بالکل صاف ستھرے۔ لہٰذا دائی شفاء بنت عمرو یا شفاء بنت اسد جو عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ ہیں۔ کہنے لگی: یہ کیسا بچہ ہے؟ اسے پہلو میں لٹایا۔ یہ معصوم بچہ پہلو میں لیٹے ہوئے صرف دس منٹ یا پندرہ منٹ گزرے ہی ہوں گے، ایک زبردست کروٹ لی اور پورے سجدے میں چلے گئے۔ الٹے نہیں ہوئے بلکہ گھٹنے ٹیک کر ایک لمبا سجدہ کیا، لمبا سجدہ۔ سجدہ سے اٹھ کر ایک (بائیں) ہاتھ سے سہارا لیا اور دوسرے (دائیں) ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ کیا تو ایک نور پھیل گیا۔ ماں نے اٹھا کر گود میں لے لیا۔ پھر دیکھا کہ یک دم چھت پھٹ گئی اور اس میں ایک دھواں آیا۔ بادل نہیں، دھند۔ جیسے سردیوں میں ہوتی ہے کہ دو فٹ سے کوئی نظر نہیں آتا۔ وہ سارے کمرے میں پھیل گئی۔ اللہ کے نبی ﷺ حضرت آمنہ کی گود میں ہیں۔ لیکن نظر نہیں آرہے۔ ایک دم آواز آئی: ’’طوفوا بہ مشارق الارض و مغاربھا ‘‘ اس بچے کو کل کائنات کا چکر لگواؤ۔ ’’لیعرفوا باسمہ ونعتہ و صورتہ ‘‘ تاکہ ساری دنیا جان لے کہ یہی ہے جس کے پیچھے چل کے منزل ملے گی۔ ساری دنیا کو بتا دو کہ اس کو پہچانو، اس کی مانو، اس کے پیچھے چلو۔

ایک اور آواز آئی: ’’واتوہ خلق آدم، ومعرفۃ شیث، وشجاعۃ نوح، وخلۃ ابراھیم، و ذبحۃ اسمعیل، وفصاحۃ صالح، وحکمۃ لوط، ورضا اسحاق، وبشارۃ یعقوب، وجمال یوسف، وشدۃ موسیٰ، وجھاد یوشع، وحب دانیال، ووقار الیاس،

وقلب ایوب، ولحن داؤد، وطاعة یونس، وعصمة یحییٰ، وزهد عیسیٰ علیهم السلام ’’ اس بچے کو آدم کے اخلاق دو، شیث کی معرفت دو، نوح کی شجاعت دو، ابراہیم کی دوستی دو، اسماعیل کی قربانی دو، صالح کی فصاحت دو، لوط کی حکمت دو، اسحاق کی رضا دو، یعقوب کی بشارت دو، یوسف کا حسن و جمال دو، (حضرت عائشہ □ فرماتی ہیں مصری عورتوں نے یوسف کو دیکھ کر ہاتھ کاٹ دیئے۔ میرے محبوب کو دیکھ لیتیں تو دل کاٹ کے بیٹھ جاتیں۔ پہلے حدیث پوری کرلوں پھر ایک بات ذہن میں آئی ہے وہ کروں گا۔) تو موسیٰ کی شدت دو، یوشع کا جہاد دو، دانیال کی محبت دو، الیاس کا وقار دو، ایوب کا دل دو، داؤد کی خوش آواز دو، یونس کی فرمابرداری دو، یحییٰ کی پاک دامنی دو، عیسیٰ کا زہد دو اور تمام انبیاء علیہم السلام کو جو دیا گیا اس بچے کے اندر اتار دو۔ یہ پہلے دن کا واقعہ ہے۔ پھر تریسٹھ سال چار مہینے پرواز ہے۔ کون پکڑ سکتا ہے آپ ﷺ کو؟

یوسف علیہ السلام حسین تھے اور میرے نبی پاک ﷺ وسیم تھے، قسیم تھے۔ ایک بوڑھیا کا واقعہ سناتا ہوں جس نے میرے نبی کا حلیہ بیان کیا یعنی ام معبد۔ وہ کہتی ہیں کہ ’’رایت رجلا ظاهر الوضائة ...... الخ‘‘ یہ کب کا واقعہ ہے۔ آپ ہجرت کر کے جا رہے ہیں مدینہ۔ راستہ میں ام معبد کا خیمہ تھا۔ کچھ کھانے کو مانگا۔ کچھ تھا نہیں۔ ایک بکری کھڑی تھی بوڑھی، بیمار۔ ام معبد سے پوچھا کچھ ہے؟ کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بکری سے دودھ نکال لوں۔ اس نے کہا: یہ؟! اس کے اوپر سوائے کھال کے اور کوئی شئی ہے ہی نہیں، تو دودھ کہاں سے دے گی؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اجازت ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ اب عجیب سا کام ہو رہا تھا کہ بیمار بکری دودھ کیسے نکل سکتا ہے۔ وہ یوں غور سے آپ ﷺ کو دیکھنے لگی۔ یہ کون ہے؟ عجیب واقعہ ہو رہا تھا۔ ام معبد کا غور سے دیکھنا آج حلیہ بیان کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ آپ ﷺ نے تھنوں کو ہاتھ لگایا وہ لٹک کے نیچے آگئے۔ گڈوا بھر گیا۔ تینوں کو پلایا۔ چوتھے آپ ﷺ خود تھے۔ دوبارہ برتن بھر دیا۔ بکری سے دودھ نکلتا ہے کوئی ایک پاؤ۔ آپ ﷺ نے کئی کلو نکال دیا۔ بکری کی عمر ہوتی ہے سات سال۔ سات سال ذبح نہ کرو تو آٹھویں سال میں مر جائے گی۔ اس بکری نے عمر پائی بائیس سال۔ صرف اللہ کے نبی کے ہاتھ لگنے کے طفیل بائیس برس۔ جب اس کا خاوند آیا شام کو، تو کہنے لگا: یہ دودھ کہاں سے؟ وہ کہنے لگی: اسی بکری سے۔ کہا: وہ کیسے؟ کہا: کہ جادوگر تھا، یا وہ بہت حسین تھا، یا اس کے ہاتھوں میں جادو ہے۔ وہ دودھ نکال کر لایا ہے۔ اچھا بتا کیا تھا۔ تو وہ میں نے آپ کو بتایا: ’’رایت رجلا ظاهر الوضائه، ابلغ الوجه، حسن الخلقه، لم تعبه سجله، لم تزره صعله، وسیم قسیم فی عینه دعج، فی اشفاره وطف، فی لحیته کثافه، فی صوته صحل، فی عنقه سطع ان تکلم علاه البهاء وان سکت علاه الوقاء فهو اندب الثلاثه‘‘

آپ الفاظ کی موسیقی محسوس کر رہے ہیں؟ الفاظ میں کیسی موسیقی ہے۔ الفاظ میں کتنا ردھم ہے۔ چاہے ترجمہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ مشکل الفاظ ہیں۔ تھک جاتا ہے آدمی اس کے ترجمے ڈھونڈتے ڈھونڈتے۔ کہنے لگی: میں نے ابو معبد ایک شخص دیکھا۔ مجھے یوں لگا جیسے چودھویں کا چاند ہی کپڑے پہن کر زمین پر آ گیا۔ حسن اس کا غلام، جمال اس کا نوکر، چمکتا ہوا چہرہ، خوبصورت بھوئیں کمان دار، آنکھوں میں چمک، پلکیں بڑی لمبی۔ پلکیں لمبی ہوں تو آنکھ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ آنکھیں بڑی حسین۔ اگر اور حدیثوں کو جمع کریں تو ''اکحل، احول، اشکل، ابرق، انجل، احزل'' یہ میرے نبی کی آنکھوں کے تعریفی الفاظ ہیں۔ جن کا ایک ترجمہ بنتا ہے: ''ایسی آنکھ کائنات میں کسی کو نہیں ملی۔''

''لم تعبه سجلة'' پیٹ نکلا ہوا نہیں تھا کہ بدصورت ہو جائے۔ ''ولم تزره صعلة'' اتنا دبلا پتلا بھی نہیں تھا کہ بے رعب ہو جائے۔ پیٹ نکلا ہوا ہونا ہر آدمی کے لئے عیب ہے۔ لیکن مولوی کا پیٹ نکلا ہو تو سب سے بری بات ہے۔ ''پیٹ بجے پاسے تے آپ کھبے پاسے'' ﴿پیٹ دائیں طرف اور خود بائیں طرف﴾ ہم کھانے کے لئے زندہ نہیں ہیں۔ بلکہ زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں۔ کھانے پر تباہی مچا دینا۔ ضیافت کا سن کر دوپہر کا کھانا چھوڑ دینا کہ رات کو کھائیں گے لگا کے۔ نہیں نہیں! ہر محدث نے اپنی کتاب میں کتاب الاطعمه کا عنوان باندھا ہے۔ کہ کھانا کیسے ہے۔ یہ بھی ایک علم ہے۔ کھانا کیسے ہے، کیا کھانا ہے، کتنا کھانا ہے۔

میرے نبی وسیما قسیما۔ وسیم کسے کہتے ہیں؟ وسیم اسے کہتے ہیں کہ جس کو جتنا دیکھو، دیکھنے کا شوق بڑھتا جائے۔ آنکھ تھکے اور نہ دل بھرے، اسے وسیم کہتے ہیں۔ یہ دنیا میں صرف ایک آیا ہے: ''محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤی بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر بن كنانه بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عود بن هميسع بن سلٰمان بن عوث بن بوس بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشر بن حزام بن بلداس بن بدلان بن يدلاف بن جاهم بن ناحش بن ماحی بن عيفی بن عبقر بن عبيد بن الدعاء بن حمدان بن سمبر بن يثربی بن يحزن بن يلحن بن ارعوٰ بن عيوی بن ذيشان بن عيسر بن اقناد بن ايهام بن مقصر بن ناحی بن زارح بن سميع بن مزی بن عود بن عرام بن قيدار بن اسمعيل بن ابراهيم بن آزار بن ناحور بن سروج بن رعوج بن فاعر بن عارج بن افحشذ بن سام بن نوح بن لامك بن متوشالح بن ادريس بن يارد بن ملح بن الايل بن قينان بن آنوش بن شيث بن آدم عليهم السلام''

یہ ہیں وسیم۔ وسیم نام بھی ہوتا ہے۔ لیکن شاہد مطلب آپ کو پہلی دفعہ سننے کو ملا ہو۔ وسیم وہ حسن جس کو دیکھ کر آنکھ نہ بھرے۔ اور قسیم کسے کہتے ہیں؟ جو ہر طرف سے خوبصورت ہو۔ سر سے لے کر پاؤں تک، دائیں سے لے کر بائیں، بائیں سے لے کر دائیں، آگے سے پیچھے، پیچھے سے آگے، اوپر سے نیچے، نیچے سے اوپر، سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک۔ جس کا ہر ہر ہر ہر عضو حسن کا پیکر ہو، اسے قسیم کہتے ہیں۔ تو ہمارے نبی وسیم تھے اور قسیم تھے۔ یہ ایک بدو بوڑھیا نے میرے نبی کا حلیہ بیان کیا ہے۔ بولتے تھے نور چھا جاتا تھا، خاموش ہوتے تھے وقار چھا جاتا تھا۔ یہ میرے نبی پاک ﷺ کا حلیہ مبارک ہے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس امت نے اپنے نبی کی ہر ہر چیز کی حفاظت کی ہے۔

آپ ﷺ کی زندگی میں عقیدہ ختم نبوت پر اسود عنسی نے ڈاکہ ڈالا۔ پھر مسیلمہ کذاب نے۔ اللہ کے حکم سے امت نے سردھڑ کی بازی لگا کر ختم نبوت کے جھنڈے گاڑے۔ یہ اسی سلسلے کی کڑی مولانا اللہ وسایا بھی آپ کے سامنے موجود ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ: اس بستی کا نام چناب نگر نہیں ہونا چاہئے، اللہ وسایا نگر ہونا چاہئے۔ میرے بس میں ہوتا تو میں ابھی سارے اللہ وسایا نگر کے بورڈ لگوا دیتا۔ لیکن میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے۔ سرکاری اختیارات میرے قبضہ میں نہیں۔

تو اسود عنسی کو قتل کیا گیا۔ مسیلمہ کذاب کی طرف حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عکرمہ ؓ بن ابی جہل کو بھیجا۔ شکست ہوئی۔ واپسی مڑنے لگے تو ابوبکر صدیق ؓ کا پیغام آیا کہ مدینہ میں زندہ داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ یا جان دے دو یا ختم نبوت کے جھنڈے گاڑ دو۔ پھر فوراً آپ نے خالد بن ولید ؓ کو پیغام بھیجا۔ وہ اس وقت طلیحہ سے لڑ رہے تھے۔ اسے شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر شام چلا گیا۔ ابوبکر صدیق ؓ نے خالد بن ولید ؓ کو پیغام بھیجا کہ جلدی پہنچو عکرمہ ؓ بن ابی جہل کی مدد کے لئے۔ عکرمہ ؓ اور خالد بن ولید ؓ کے لشکر مل کر مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ مسیلمہ کے لشکر کی تعداد کم از کم چالیس ہزار، یا ساٹھ ہزار، یا ایک لاکھ دس ہزار تھی۔ میں بیچ کی تعداد لے رہا ہوں ساٹھ ہزار۔ صحابہ ؓ کا لشکر بارہ ہزار۔ کوئی ذاتی لڑائی نہیں، کوئی ملک نہیں چھینا، کوئی اموال پر قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا تو ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: ’’اینقص الدین وانا حی‘‘ میرے ہوتے ہوئے دین میں کمی آجائے۔ میں زندگی میں یہ کیسے برداشت کروں۔ مدینے کو خالی کر دیا کہ نکل جاؤ۔ جب تک سارے قبائل دوبارہ دین اسلام میں داخل نہیں ہوتے، جھوٹے مدعیان نبوت دعویٰ سے رجوع نہیں کرتے۔ مدینے میں لوٹ کر کوئی نہ آئے۔ خالد بن ولید ؓ کے لشکر میں زید بن خطاب ؓ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا مہاجرین کا۔ ثابت بن قیس ؓ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا انصار کا۔ درمیان میں خالد بن ولید ؓ خود تھے۔ پہلے حملے میں زید بن خطاب ؓ شہید ہوئے تو جھنڈا گر گیا۔ اسے سالم مولیٰ ابوحذیفہ نے اٹھایا۔ یہ غلام تھے ابوحذیفہ کے۔

زخموں سے چور چور ہو کر گر گئے۔ مہاجرین بھاگ گئے۔ نہیں رک سکے۔

یہ جو ریاض سنتے ہیں سعودیہ کا شہر ہے۔ یہ پرانا یمامہ ہے۔ یہاں جنگ یمامہ ہوئی تھی مسیلمہ کذاب کے خلاف۔ جب مہاجرین کے قدم اکھڑ گئے تو مرتدین خیموں تک چلے گئے۔ سیدنا خالد بن ولید ؓ پریشان ہو گئے کہ میں اب ان کو دوبارہ کھڑا کیسے کروں۔ اللہ کے نبی مشکل وقت میں ہمیشہ مدینہ والوں کو آگے کرتے تھے۔ خالد بن ولید ؓ کو خیال آیا۔ اسی وقت انہوں نے زور سے صدا لگائی: براء، براء، براء بن مالک! میرے نبی کا فرمان ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں جب وہ ہاتھ اٹھاتے ہیں تو اللہ ان کو خالی نہیں لوٹاتے۔ ان میں سے ایک براء بن مالک بھی ہیں۔ حضرت خالد نے فرمایا: براء! معاملہ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اب اللہ پر قسم اٹھا!

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہت تھی ۔۔۔ کبھی ہم میں تم میں بھی راحت تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا ۔۔۔ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی اللہ سے بڑے تعلق تھے۔ بس! ''یا'' کہنے سے ہی دروازے کھل جاتے تھے۔ لاکھوں آدمی ختم قرآن کی رات چیخ و پکار رہے ہوتے ہیں حرمین شریفین میں۔ میرے رب کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ شاید ہمارے مانگنے میں کوئی کھوٹ ہے۔ تو فرمایا: براء! آج قسم اٹھا۔ اور مجھے مدینے والے کھڑے کر دے۔ افراتفری کا منظر ہے۔ شکست ہو چکی ہے۔ سارے بھاگ چکے ہیں۔ شکست میں کون کھڑا ہوتا ہے؟ خالد بن ولید ؓ نے کہا کہ یہ بھی تو ہی کر۔ براء بن مالک ؓ چھلانگ لگا کر چٹان کے اوپر چڑھے۔ کیا آواز تھی تلواروں کی، گھوڑوں کی، اونٹوں کی۔ اس کے درمیان براء نے زوردار آواز لگائی: ''یا معشر الانصار '' اے انصار کی جماعت! انصار اس طرح دوڑے جس طرح شہد کی مکھی اپنے چھتے کی طرف دوڑتی ہے۔ فرمایا کہ: ''اما المدینه فلا مدینه '' اب مدینہ بھول جاؤ۔ یہاں قبر بنانے کی نیت کرو۔ مدینہ کی راہ کو بھول جاؤ۔ یہیں مرنا ہے۔ ہمارا رب اپنا فیصلہ ہمارے حق میں کرے یا یہیں ہماری قبر بنے گی۔

ایک انصاری صحابی ان کے سینے میں تیر پیوست تھا۔ آواز گئی ''یا معشر الانصار'' تو انہوں نے رینگنا شروع کر دیا۔ سینے کے بل رینگتے ہوئے جا رہے ہیں۔ عبداللہ بن عمر ؓ نے دیکھا تو پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ تو کہا: آواز لگی ہے: ''یامعشر الانصار '' اور میں انصاری ہوں۔ عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ تمہیں نہیں بلا رہے۔ صحت مند لوگوں کو بلایا ہے۔ کہا: آواز لگانے والے نے یہ نہیں کہا کہ بیمار نہ آئیں، صرف صحت مند آئیں۔ بلکہ پکارنے والے نے کہا کہ انصار آ جائیں۔ رینگنے لگے، زخم پھٹ گئے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا کہ عبداللہ! مجھے اسی پتھر پر بیٹھا دو۔ انہوں نے پتھر پر بیٹھا دیا۔ پھر زور سے آواز لگائی: ''یا معشر الانصار! یوم کیوم بدر و کرۃ ککرۃ حنین'' مدینے والو! آج بدر کے

دن کی یاد تازہ کردو۔ آج حنین کی طرح لوٹنے کی یاد تازہ کردو۔ پھر دوبارہ زور سے کہا۔ سینہ پھٹا، گرے اور شہید ہوگئے۔

تین ہزار کو پھر چلایا براء بن مالکؓ، ثابت بن قیس بن شماسؓ، عباد بن بشرؓ، ابودجانہؓ اور کعب بن عجرہؓ نے۔ ان پانچ نے آگے بڑھ کر جھنڈا اٹھایا۔ ان کے پیچھے تین ہزار کا لشکر۔ مہاجرین بھاگ چکے ہیں۔ پھر تین ہزار نے ساٹھ ہزار کا منہ پھیر دیا۔ ان کو قلعہ تک پہنچا کر قلعہ کے اندر دھکیل دیا۔ قلعہ تک پہنچتے پہنچتے ابودجانہ شہید ہوگئے۔ ثابت بن قیس بن شماسؓ شہید ہوگئے۔ عباد بن بشرؓ شہید ہوگئے۔ کعب بن عجرہؓ کا ہاتھ کٹ گیا۔ باقی بچ گئے براء بن مالکؓ۔ انہوں نے کہا مجھے ڈھال پر بیٹھا کر دھکا دو اور قلعہ کے اندر پھینک دو۔ اوپر سے تیروں کی بارش ہورہی ہے۔ انہوں نے ڈھال پر بیٹھایا، ڈھال کے نیچے نیزے رکھ کر دھکا دیا۔ اوڑتے ہوئے دیوار پر، اور دیوار سے چھلانگ لگا کر اندر چلے گئے۔ پھر اکیلے ہی لڑتے لڑتے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ خالد بن ولیدؓ اندر داخل ہوئے۔ مسیلمہ کذاب ایک ٹیلے پر کھڑا جنگ کا منظر دیکھ رہا تھا اور لڑ رہا تھا۔ حضرت وحشیؓ، نام سنا ہے؟ جنہوں نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے اپنا برچھا نکالا۔ جس سے انہوں نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا۔ کہنے لگے: وحشی! آج اس کذاب کو ماردے تو حمزہؓ کا داغ دھل جائے گا۔ پھر دعا کی: یا اللہ! آج اس کی موت میرے ہاتھ میں لکھ دے۔ حمزہؓ کا داغ میرے سینے پر ہے، کپڑے پر نہیں ہے۔ میں اسے دھونا چاہتا ہوں۔ پھر حضرت وحشیؓ ایک طرف سے نکلے۔ دوسری طرف سے محمد بن مسلمہؓ۔

صحابہؓ میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں سے ایک نکلتا تو کہا جاتا تھا ایک ہزار آ گیا۔ خالد بن ولیدؓ ایک ہزار کے برابر، ثابت بن قیسؓ ایک ہزار کے برابر، براء بن مالکؓ ایک ہزار کے برابر، عباد بن بشرؓ ایک ہزار کے برابر، کعب بن عجرہؓ ایک ہزار کے برابر، مقداد بن اسودؓ ایک ہزار کے برابر، عمرو تمیمیؓ ایک ہزار کے برابر، فضل بن عباسؓ ایک ہزار کے برابر، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ایک ہزار کے برابر، رافع بن عمیرہؓ ایک ہزار کے برابر، ضرار بن ازورؓ ایک ہزار کے برابر، زبیر بن عوامؓ ایک ہزار کے برابر، عبادہ بن صامتؓ ایک ہزار کے برابر۔ یہ اچانک چند ایک نام میرے ذہن میں آ گئے۔ ایسے ایک بڑی جماعت ہے صحابہ کرامؓ کی جو ایک ایک ہزار کے برابر سمجھی جاتی تھی۔ اس میں محمد بن مسلمہؓ بھی ہیں ایک ہزار کے برابر۔

اب ایک طرف سے محمد بن مسلمہؓ بڑھ رہے ہیں مسیلمہ کو قتل کرنے کے لئے۔ دوسری طرف سے وحشیؓ بڑھ رہے ہیں قتل کرنے کے لئے۔ محمد بن مسلمہؓ کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ان کو سر تک پہنچنا ضروری تھا۔ جبکہ وحشیؓ کو سر تک پہنچنا ضروری نہیں تھا۔ صرف ان کے برچھے کی زد میں آنا ضروری ہے۔

وحشی ﷜ نے دور سے نشانہ لیا اور برچھا مارا۔ ادھر انیس بیس کے فرق سے محمد بن مسلمہ ﷜ کی تلوار پڑی۔ اس نے مسیلمہ کذاب کا سر پھاڑ دیا۔ حضرت وحشی ﷜ فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا برچھا پہلے لگا، یا محمد بن مسلمہ ﷜ کی تلوار پہلے لگی۔ لیکن ایک لڑکی باندی کمرے کے اوپر چھت پر کھڑی دیکھ رہی تھی اس کی گواہی حضرت وحشی ﷜ کی حق میں گئی۔ اس نے کہا: ''وا سیدا قد قتل بالعبد الاسود'' ہائے! ہمارے سردار کو کالے غلام نے قتل کر دیا۔ یہ اس لڑکی کی گواہی حضرت وحشی ﷜ کے حق جاتی ہے کہ حضرت وحشی ﷜ کا برچھا لگا۔ قیاس بھی یہی ہے کہ محمد بن مسلمہ ﷜ کے پہنچنے میں چند گھڑیاں دیر ہوئی اور وحشی ﷜ کا برچھا کام کر گیا۔ پھر حضرت وحشی ﷜ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے برچھے نے کام دکھایا ہے تو امید ہے کہ حضرت حمزہ ﷜ کا داغ دھل گیا ہوگا۔ اور اگر محمد بن مسلمہ ﷜ کی تلوار نے کام دکھایا تو اللہ مہربان غفور رحیم ہے معاف کر دے گا۔ میرے عزیزو! یہ ہماری تاریخ ہے۔ ہم ایک امت ہیں:

ہم خود تراشتے ہیں منزل کے سنگ میل ہم وہ نہیں ہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا

فتنے اس وقت اٹھتے ہیں جب ہم غافل ہوتے ہیں۔ پہلے مجرم ہم ہیں۔ اللہ نے اس امت کو یہ فضیلت بخشی ہے کہ آج تک جتنے فتنے اٹھے ہیں اس امت نے اس کا قلع قمع کیا اور اپنے دین کو اس طرح بچایا۔ جیسے میرے نبی کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تھا آج بھی ویسے پڑھا جاتا ہے۔ جیسے میرے نبی کی زبان سے کلمات نکلے ویسے ہی آج پڑھے جاتے ہیں۔ اس امت نے سند کو ایجاد کیا۔ ہر بات کو متصل کیا۔ ''وبہ قال، ای بالسند المتصل منا '' کہ جو حدیث پڑھ رہا ہوں یہ کوئی ہوا میں اڑ کر نہیں آئی۔ اخبار جہاں سے نہیں آئی۔ جنگ، نوائے وقت سے نہیں آئی۔ مجھ سے میرے نبی تک پورا ایک سلسلہ سند ہے۔ میں تبرکاً سنایا کرتا ہوں۔

بخاری شریف میں نے پڑھی محمد عبداللہ ﷫ ساہیوال سے، انہوں نے خیر محمد ﷫ سے، انہوں نے محمد یاسین ﷫ سے، انہوں نے محمود الحسن ﷫ سے، انہوں نے محمد قاسم نانوتوی ﷫ سے، انہوں نے شاہ عبدالغنی ﷫ سے، انہوں نے شاہ محمد اسحاق ﷫ سے، انہوں نے شاہ عبدالعزیز ﷫ سے، انہوں نے شاہ ولی اللہ ﷫ سے، انہوں نے ابو طاہر مدنی ﷫ سے، انہوں نے ابراہیم کردی ﷫ سے، انہوں نے احمد القشاشی ﷫ سے، انہوں نے ابوالمواہب الشناوی ﷫ سے، انہوں نے محمد بن احمد الرملی ﷫ سے، انہوں نے ابویحییٰ انصاری ﷫ سے، انہوں نے ابن حجر عسقلانی ﷫ سے، انہوں نے ابراہیم بن احمد تنوخی ﷫ سے، انہوں نے احمد بن ابی طالب الحجار ﷫ سے، انہوں نے حسین بن مبارک الحنبلی ﷫ سے، انہوں نے عبدالاول بن عیسیٰ ﷫ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن مظفر الداؤدی ﷫ سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد السرخسی ﷫ سے، انہوں نے محمد بن یوسف ﷫ سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل البخاری ﷫ سے، انہوں

نے حمیدی ؒ سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید ؒ سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم ؒ سے، انہوں نے علقمہ بن وقاص ؓ سے، انہوں نے عمر بن خطاب ؓ سے، عمر بن خطاب ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

عزیزو! مولانا (اللہ وسایا) ہمارے دین کا سرمایہ ہیں۔ میں نے ان کی جوانی دیکھی ہے۔ ۱۹۸۰ء میں سال لگا رہا تھا۔ اس دوران میری تشکیل ہوئی چنیوٹ میں۔ چنیوٹ میں انہی دنوں ختم نبوت کا جلسہ ہوتا تھا۔ ادھر ان کا ربوہ میں ہوتا تھا۔ ادھر وہاں چنیوٹ میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ مولانا اسٹیج پر ہوتے تھے۔ بالکل جوان تھے۔ کالی داڑھی ہوتی۔ جوش خطابت بھی تھا اور جوش جوانی بھی تھا۔ جوش جوانی ہائے ہائے! مجھے وہ یاد ہے۔ جلسہ میں ایک مولانا عبدالرحمن ؒ جامعہ اشرفیہ والوں کا خطاب یاد ہے۔ ایک مولانا اجمل ؒ تھے ان کا بیان یاد ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر ؒ کا بیان یاد ہے۔ بس یہی دو چار نام یاد تھے۔ ہاں! ایک نواب زادہ نصر اللہ خان ؒ تھے ان کی شاعری ایسی تھی کہ ان کی اپنی ایک لذت تھی۔ باقی ان کے مضمون سے کوئی خاص تعلق نہیں تھا۔ لیکن بڑے ادیب اور شاعر آدمی تھے۔ مولانا تاج محمود ؒ تھے جو سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ہم نے تینوں دن سارا جلسہ اٹینڈ کیا۔ کیونکہ ہمارا تبلیغی مرکز سامنے تھا۔ ہماری تین دن کی تشکیل ہوئی تو میں نے سب سے کہا کہ ہم نے تینوں دن اس جلسے کو اٹینڈ کرنا ہے ہماری تشکیل یہیں ہے۔ تینوں دن اس میں ہم شریک ہوتے رہے۔ لیکن یہ مجھے چند نام یاد ہیں۔ باقی ایک شیعہ حضرات میں سے تھے عین غین کراروی ؒ۔ ان کی تقریر تو یاد نہیں ان کا حلیہ یاد آ گیا ہے۔ دبلے پتلے سے تھے۔

میرے عزیزو! آپ نے بہت کچھ یہاں (ختم نبوت کورس) سے لیا۔ اس کو امت میں پھیلانا، پہنچانا اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ میری ایک نصیحت ہے کہ اپنی زندگی میں نرمی کو شامل کرلو۔ اپنی گفتگو میں، اپنے اخلاق میں، اپنے کردار میں۔ کل کو تمہاری شادی ہونے والی ہے، بیوی کے ساتھ نرمی۔ ماں باپ کے ساتھ نرمی۔ کل کو تمہاری اولاد ہوگی تو اولاد کے ساتھ نرمی۔ پڑھانے کا موقع ملے تو شاگردوں کے ساتھ نرمی۔ تمہارا کوئی پڑوسی ہے تو پڑوسی کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ معذرت کے ساتھ ہم دینی مدارس کے طلباء میں شدت ہوتی ہے۔ برداشت نہیں ہوتی۔ جلدی غصے میں آ جاتے ہیں۔ مجھ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ مولانا! مدرسہ کے طالب علم جلدی غصہ میں آ جاتے ہیں۔ کالج کے طالب علم جلدی غصہ میں نہیں آتے۔ اس کی کیا وجہ؟ میں نے اس سے کہا کہ ان کا پہلے دن سبق ہوتا ہے: ’’ضرب، ضربا‘‘ (قہقہہ لگا) پہلے دن ہی لڑائی، مار کٹائی۔ لہٰذا الفاظ اثر کرتے ہیں۔ الفاظ میں جادو ہوتا ہے۔ یہ ’’ضرب، ضربا، ضربوا، ضربت‘‘ یہ چودہ دفعہ کہنا پھر ’’لم یضرب، لن یضرب، اضرب، لاتضرب‘‘ یہ سارا دن ضرب ہی ضرب ہوتا ہے۔ ضرب زید، پتا نہیں کہاں سے آ گیا زید۔ ساری نحو ہی برباد ہوگئی زید کے پیچھے۔ میں آپ سب بچوں سے گزارش کروں گا کہ نرمی، نرمی۔

زندگی کے ہر شعبہ میں جیسے پانی اور ہوا ہے اس کے بغیر زندگی کوئی نہیں۔ اسی طرح نرمی کے بغیر دین کوئی نہیں۔ قرآن کا سنٹر والا لفظ کیا ہے؟ ’’ولیتلطف‘‘ یہاں کوئی اور لفظ بھی تو آ سکتا تھا۔ ’’ولیتلطف‘‘ کا مطلب کیا ہے؟ انتہائی نرمی۔ باب تفعل میں مبالغہ ہے۔ باب تفعل اور تفعیل دونوں میں مبالغہ ہوتا ہے اور تکرار ہوتا ہے۔ ’’ولیتلطف‘‘ یہ قرآن کا درمیان والا لفظ ہے۔ یہ مزاج قرآن بتا رہا ہے۔ ترازو کے درمیان میں ایک کانٹا ہوتا ہے۔ وہ کانٹا صحیح ہو تو وزن صحیح ہوتا ہے۔ اگر ٹیڑھا ہو تو وزن غلط ہو جاتا ہے۔ مزاج قرآن اور قرآن کا کانٹا: ’’ولیتلطف‘‘ نرمی مزاج ہے۔ شدت ہوگی تو یوں یا ادھر کو ہو جاؤ گے یا ادھر کو ہو جاؤ گے۔ اگر یوں اعتدال میں رہنا چاہتے ہوں۔

تو بچو! نرمی پیدا کرو، نرمی پیدا کرو۔ اللہ نے اپنے نبی کو احسان جتلایا: ’’الم نشرح لک صدرک، ووضعنا عنک وزرک، الذی انقض ظہرک، ورفعنا لک ذکرک‘‘، ’’انا اعطیناک الکوثر‘‘، ’’الم یجدک یتیما فاوی، ووجدک ضالا فھدی، ووجدک عائلا فاغنی‘‘ احسان جتلایا ہے۔ جس احسان کو بہت بڑا کر کے جتلایا ہے وہ ہے نرمی، نرمی۔ کیسے ہے؟ احسان بعد میں ہے اور انداز پہلے ’’فبما‘‘ میں ’’ما‘‘ کو کھینچوں گا۔ (ما کو کھینچا) ’’ما‘‘ کا مطلب ہے میرے محبوب (ﷺ)! تیرے رب کی وہ رحمت آئی ہے جو مشرق ومغرب سے بھی بڑی ہے۔ شمال وجنوب سے بھی بڑی ہے۔ زمین وآسمان سے بھی بڑی ہے۔ اتنی بڑی رحمت تیرے رب کی آپ ﷺ کے اوپر آئی اور آپ ﷺ نرم ہو گئے۔

تو بچو! اگر ہم سخت ہوں گے تو کیسے ہمارا کام چلے گا۔ بیوی نفرت کرے گی۔ بچے نفرت کریں گے۔ شاگرد نفرت کریں گے۔ آگے اللہ کہتا ہے: ’’لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک‘‘ میرے محبوب (ﷺ)! اگر آپ ﷺ کے مزاج میں شدت ہوتی، آپ ﷺ کے مزاج میں سختی ہوتی، آپ ﷺ کے بول میں سختی ہوتی تو کیا کیا ہوتا؟ ’’لانفضوا‘‘ یہ آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ انفضو فرمایا۔ انفضاض کیا ہوتا ہے؟ اب ہم یہاں موجود ہیں۔ جب مجلس ختم ہوگی تو ہم کیسے نکلیں گے۔ آرام سے۔ اللہ نہ کرے کوئی زلزلہ کا جھٹکا آئے تو پھر کیسے اٹھو گے؟ پھر تو تمہیں مولانا اللہ وسایا بھی یاد نہیں رہیں گے۔ تم نے کہنا ہے کہ ہماری جان بچ جائے۔

ہماری جماعت میں ایک ساتھی تھے صدیق۔ ان کو دو آدمی اٹھاتے، بیٹھاتے ہیں۔ پھر بیان ختم ہوتا، تو لے جاتے، گاڑی میں بیٹھاتے۔ وہ موٹے بہت تھے گھٹنوں میں بھی درد۔ ایک اور ساتھی تھا اقبال۔ وہ بھی انتہائی معذور تھا۔ لیکن وہ تھوڑا یوں ٹانگ کو ٹیڑھا (لنگڑا) کر کے چل لیتا تھا۔ تو اسے بیان کرنے کو دیا۔ مسجد بہت بڑی تھی۔ زلزلے کا جھٹکا آیا۔ شکر ہے میرا بیان نہیں تھا ورنہ بدنامی ہوتی۔ تو وہ جو تھے نا صدیق

صاحب وہ سب سے آگے بھاگ رہے تھے۔ اور اقبال صاحب اس سے بھی آگے بڑھ رہے تھے۔ سمجھے ہو؟ اس کو کہتے ہیں ''انفضاض''۔

ہمارے بچپن میں پنجاب میں ریچھ، کتے کی لڑائیاں ہوتی تھیں۔ ہمارے علاقہ میں یہ بہت زیادہ تھا۔ ہمارے ایک بھائی نے بہت بڑی جائیداد برباد کردی ریچھ کتے لڑا لڑا کے۔ ہمارے علاقہ میں ایک لڑائی تھی ریچھ کتے کی۔ اس میں ہمارے علاقہ کے بڑے زمین دار مہر صاحب بھی شریک تھے۔ ان کا وزن تھا: غور سے سننا ''صرف آٹھ من، آٹھ من۔'' چار نوکر ہر وقت ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ اب ان کو بھی شوق ہوا کہ میں بھی لڑائی دیکھوں۔ ان کو لایا گیا اور میدان میں چارپائی رکھ کر ان کو بٹھا دیا۔

ریچھ دو طرح کے لڑتے تھے۔ یہ ساری میرے بچپن کی تصویریں مجھے نظر آرہی ہیں۔ ایک ریچھ جو قد آور ہوتا وہ کھڑے ہو کر لڑتا تھا۔ دوسرا جو چھوٹے قد کا ہوتا وہ دوڑتے دوڑتے لڑتا تھا۔ ادھر بھاگ کے گیا ایک تھپڑ مارا۔ ادھر کو گیا تو ایک تھپڑ مارا۔ یہ بھاگنے والا عام طور پر جیت جاتا تھا۔ کھڑا ہو کر لڑنے والا عام طور پر ہار جاتا تھا۔ کبھی ایسا ہوتا جو بھاگنے والا ریچھ ہے، اس کا رسا ہی چھوٹ جاتا تھا اس کے سر مارنے کی وجہ سے اور جھٹکا دینے کی وجہ سے۔ ایسا ہی ہوا کہ لڑائی ہو رہی تھی۔ اس نے جھٹکا مارا تو رسہ ٹوٹ گیا۔ اب ریچھ سیدھا مہر صاحب کی طرف۔ مہر پہلوان جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ میری طرف آرہا ہے۔ جب اسے یقین ہوا کہ یہ تو آیا میری طرف۔ اس نے ایک چھلانگ لگائی اور بھاگا۔ پیچھے گھر تھا سیدوں کا۔ اندر گھسنے لگا۔ لوگوں نے کہا مہر جی! سیداں دا گھر اے۔ اس نے کہا: ''پچھوں سر لیند ا اے ریچھ، تہانوں پردے دی پئی اے۔''

یہ ہے ''لانفضوا من حولك'' کا ترجمہ۔ ''انفضاض'' اٹھنے یا چھوڑنے کو نہیں کہتے۔ بلکہ ''بھگدڑ مچ جائے، بھگدڑ'' اسے کہتے ہیں ''انفضاض''۔ لہٰذا میرا اللہ کہہ رہا ہے کہ میرے محبوب! آپ جیسی ہستی ہو، اور مزاج میں تختی ہو تو بھاگ جائیں گے، پیچھے مڑ کر نہیں دیکھیں گے۔ کون؟ صحابہؓ۔

میرے بچو! آپ اگر شدت دکھاؤ گے، غصہ دکھاؤ گے تو آپ میں اور غیروں میں کیا فرق رہ جائے گا۔ میں منیٰ سے جا رہا تھا۔ رمی کا دن تھا۔ سعید انور، انضمام الحق، مشتاق احمد اور ایک ساتھی اور تھے۔ تو ایک غیر مقلد بھائی تھے انہوں نے حج میں کہیں میرا بیان سنا۔ اب بس میں انہوں نے مجھ پر خوب چڑھائی شروع کردی۔ تو نہ یہ کیوں کہا مجھے جواب دو۔ یہ یوں کیوں کہا مجھے جواب دو۔ میں نے کہا کہ میں نے تو جو جواب دینا تھا دے دیا۔ اب تو میرے پاس کوئی زیادہ علم نہیں ہے۔ اس نے کہا: نہیں نہیں مجھے پتا ہے تم بڑے عالم ہو، مجھے جواب دو۔ میں نے کہا: بھائی! میرے پاس اب کوئی جواب نہیں ہے۔ تو اس نے مجھے بے عزت کرنا شروع کیا۔ لگا کے، لگا کے بے عزت کرنا شروع کیا اور میں چپ، چپ (منہ پر انگلی رکھ کر اشارہ

فرمایا)۔ جب ہم جمرات پر اترے تو سعید انور نے مجھے کہا کہ مولانا! آج ایک بات کا پتا تو چل گیا کہ صحیح کون ہے اور غلط کون ہے۔ کہنے لگا جب وہ گرمی دکھا رہا تھا تو میرا جی چاہا کہ میں اس کو ایک جھٹکا ماروں۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ جس کی بے عزتی ہو رہی ہے وہ چپ بیٹھا ہے تو پھر میں کیوں بولوں۔ لہٰذا میں بھی چپ ہی رہا۔ لیکن مجھے اتنا ضرور پتا چل گیا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔

میرے بچو! کبھی غصے میں نہ آنا۔ کہیں بھی، کسی سے واسطہ پڑے تو نرمی: ''اللہ لیعطی علی الرفق مالا یعطی علی الخرق'' اللہ تعالیٰ جو نرمی پہ دیتا ہے وہ سختی پہ نہیں دیتا۔ میرے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''لو کان الرفق خلقا لما رایٔ الناس خلقا اجمل منہ'' اگر اللہ تعالیٰ نرمی کی کوئی شکل بناتا تو اس سے خوب صورت کوئی شکل نہ ہوتی۔ اگر سختی کی کوئی شکل بناتا تو اس سے بدصورت کوئی شکل نہ ہوتی۔ تمہیں ممبر پر بیٹھنا ہے، آستینیں نہ چڑھانا۔ گلہ نہ پھاڑنا۔ کسی پر چڑھائی نہ کرنا۔ کسی کا رد بھی کرو تو ایسے انداز سے کرو کہ اگلا سمجھے کہ یہ میرا خیر خواہ ہے۔ جیسے مولانا زاہد الراشدی صاحب کے قلم میں جو حسن ہے ان کے کلام میں جو حسن ہے، چاہے وہ کسی کا رد بھی کرتے ہیں تو پڑھنے والا سننے والا ضرور کہے گا کہ یہ بندہ میرا ہمدرد ہے۔ مانے یا نہ مانے وہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ان کی تحریر کا، گفتگو کا یہ وصف ہے کہ پڑھنے والا مجبور ہو جاتا ہے یہ کہنے پر کہ یہ بندہ میرا خیر خواہ ہے۔

تو بچو! یہ اللہ سے مانگو کہ اللہ تمہیں عطا فرمائے۔ آخر میں اتنا کہوں گا کہ ہم تبلیغ والے ہیں۔ مانگے بغیر تو ہمارا بھی گزارا نہیں ہو سکتا۔ اب تم یہاں سے فارغ ہو رہے ہو۔ میں سال تو نہیں مانگتا کہ تم مختلف درجات کے ہو۔ لیکن کم از کم چلہ تو لگا لو۔ کیا خیال ہے؟ تو کون تیار ہے؟ سارے تیار ہیں ماشاء اللہ! بہت مہربانی۔ اب میں نے ۹ بجے چلنا ہے۔ کوئی مصافحہ نہ کرے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اس پاکیزہ، روح پرور مجمع میں اللہ نے مجھے پہنچایا۔ میں ان تین، چار بچوں کا بڑا شکر گزار ہوں جو مجھے فیصل آباد میں ملنے آئے۔ کون تھے؟ وہ بچے کہاں ہیں؟ اگر بیٹھے ہیں تو کھڑے ہو جائیں (وہ کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا)۔ ہاں! یہ وہ بچے ہیں مولانا (اللہ وسایا)! جن کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ایک خوبصورت منظر ہے اور میں آ گیا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

دعاؤں کی اپیل

محمد اشفاق وسیر گھوٹوی ملتان کی والدہ محترمہ ۱۴ر اپریل ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نیک صالح اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائیں۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔ قارئین سے دعاؤں کی اپیل ہے۔

حضرت سید حافظ عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ

مولانا اللہ وسایا

۲۲/اپریل ۲۰۱۸ء صبح ڈیڑھ بجے حضرت حافظ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ملتان میں وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے چار صاحبزادے تھے: مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری، مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری، حضرت حافظ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری، حضرت حافظ پیرجی عطاء المہیمن شاہ بخاری۔ مقدم الذکر دونوں صاحبزادوں کا یکے بعد دیگرے وصال ہوا۔ اب حضرت حافظ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری کا بھی وصال ہوگیا۔ پیرجی سید حافظ عطاء المہیمن شاہ بخاری زندہ سلامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا صحت والا سایہ تادیر سلامت باکرامت رکھیں۔ آمین!

سید عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ ۱۹۴۱ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد اپنے خاندان کے ہمراہ پہلے مظفرگڑھ کے قصبہ خان گڑھ پھر ملتان ٹبی شیر خان میں رہائش اختیار کی۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری خانقاہ کندیاں شریف ضلع میانوالی کے دوسرے سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عبداللہ سلیم پوری المعروف حضرت ثانیؒ کے دور میں خانقاہ سراجیہ میں پڑھتے رہے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے جب ان کو خانقاہ سراجیہ حضرت ثانیؒ کے پاس روانہ کیا تو ایک والا نامہ بھی تحریر کیا۔ جس کا حضرت حافظ صاحبزادہ محمد عابد مرحوم ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ان کو ملتان سے خانقاہ سراجیہ لے کر حضرت مولانا محمد یٰسین گئے تھے۔ حافظ سید عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ نے اس زمانہ میں حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے پڑھنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ آپ قاسم العلوم ملتان، جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں بھی پڑھتے رہے۔ دیگر دینی اداروں سے بھی کسب فیض کیا۔ لیکن دورۂ حدیث شریف نہ کر پائے۔ البتہ دنیاوی تعلیم میٹرک اور ادیب اردو تک حاصل کی۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ قرآن مجید کے حافظ وقاری تھے اور قرآن مجید کی تلاوت میں اس وقت حضرت امیر شریعتؒ کی روایات کے امین تھے۔ ان کی تلاوت اپنے والد مرحوم کی تلاوت کا پَرتو لئے ہوئے تھی۔ اس وقت حضرت امیر شریعتؒ کے خاندان میں خطابت وتلاوت، مقام ومنصب کے لحاظ سے حضرت امیر شریعتؒ کے صحیح معنوں میں جانشین تھے۔ ان کے وصال سے حضرت امیر شریعتؒ کی خطابت کی یادگار سے زمانہ محروم ہوگیا۔

سید عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ مطالعہ کے صرف شوقین ہی نہیں بلکہ حریص تھے۔ مطالعہ ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ کتاب سے رشتہ آخر وقت تک ان کا قائم رہا۔ بلا مبالغہ وہ ہر موضوع پر گھنٹوں بلاتکان

گفتگو کرنے پر قادر تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد ؒ کے وہ عاشق زار تھے۔ ان کی شخصیت پر انہوں نے اتنا پڑھا کہ شاید ان پر پی ایچ ڈی کرنے والوں نے اتنا نہ پڑھا ہوگا۔ مولانا ابوالکلام آزاد ؒ پر جتنا وہ پڑھتے گئے۔ ان کی خوبیوں کو اپنے اندر سموتے بھی گئے۔ اس وقت ہمارے خطہ میں وہ مولانا ابوالکلام آزاد ؒ کے سب سے بڑے وکیل تھے۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ کی کوئی تقریر گھنٹوں سے کم نہ ہوتی تھی۔ تین تین، چار چار گھنٹے گفتگو کرنا تو ان کا خاصہ تھا۔ دن میں کئی بیان ہوتے تو ہر بیان اتنا دورانیہ لئے ہوتا تھا۔ طویل تقریر کرنے میں اس وقت پورے ملک میں دو خطیب ٹاپ پر شمار کئے جاتے ہیں۔ ایک عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد طارق جمیل مدظلہ اور دوسرے سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ۔ لیکن موخرالذکر کو کریڈٹ جاتا ہے کہ ان کی تمام تقاریر طویل ہوتی تھیں۔ جبکہ مقدم الذکر کی تقاریر موقع محل کے اعتبار سے طوالت و اختصار دونوں کی حامل ہوتی ہیں۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ کی دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک زبردست خوبی یہ بھی تھی کہ وہ بھرپور محنتی انسان تھے۔ جس کام کے کرنے کا فیصلہ کرلیتے جان جوکھوں میں ڈال کر اس کے لئے سراپا تحریک بن جاتے۔ انہوں نے اپنے مسلک کے اتحاد کے لئے بارہا کامیاب کوششیں کیں اور ایسے بھرپور نمائندہ اجتماع منعقد کئے کہ پورے ملک کی دینی قیادت کو ایک اسٹیج پر لا بٹھایا۔ مجلس علماء اسلام بھی قائم کی۔ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر ؒ اس کے امیر اور حضرت شاہ صاحب اس کے ناظم اعلیٰ تھے۔ اس کا ترجمان ایک ماہوار رسالہ بھی جاری کیا اور خوب پورے ملک میں ایک سماں قائم کردیا۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم کے متعلق ہے کہ وہ تحریک اٹھانے کے ماہر تھے۔ لیکن جب وہ تحریک اٹھا چکیں تو ان کو اس تحریک کا صرف سرپرست بنادیا جائے۔ یہی بات ہمارے سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ کے متعلق بھی کہی جاسکتی ہے۔ لیکن وہ تحریک میں خود اتنے منہمک ہوجاتے کہ تمام امور اے ٹو زیڈ اپنے ذمہ لے لیتے۔ ظاہر ہے کہ تمام خوبیوں اور صلاحیتوں کے باوجود جب تک ٹیم ورک نہ ہو تو بیل کم ہی منڈھے چڑھتی ہے۔ لیکن سید عطاء المؤمن شاہ ؒ ہار ماننے والے نہ تھے۔ ایک کام کا آغاز کیا، چلنا شروع ہوا، تھک گئے، کام مضمحل ہوا، آپ ستائے، پھر اللہ کا نام لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ آپ کے طریق کار یا رائے سے اختلاف ممکن ہے۔ لیکن آپ کی محنت، جانسپاری اور اخلاص میں کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔

بہت کم دوستوں کو معلوم ہوگا کہ وہ بیماری، ضعف، کمزوری کے باوجود جس ہمت سے آگے بڑھے اور پہاڑوں کے سینوں میں شگاف ڈالنے والی محنت شاقہ سے کام لیا۔ وہ صرف آپ کا ہی حصہ ہے۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ اس وقت مجلس احرار اسلام کے امیر، قائد اور میر کارواں تھے۔ انہوں نے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ؒ، حضرت امیر شریعت ؒ، چوہدری افضل حق ؒ، ماسٹر تاج الدین انصاری ؒ، شیخ حسام الدین ؒ، مولانا عبیداللہ احرار ؒ اور مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ کے

بعد جس طرح علم احرار کو چہار سو عالم میں لہرایا ہے۔ اس پر آپ کو خراج تحسین پیش نہ کرنا تاریخ سے زیادتی ہوگی۔ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ کے خلیفہ مجاز اور حضرت سید نفیس الحسینی ؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مجھے برادر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سنایا کہ سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ ایک بار مخدوم پور حضرت مولانا سید محمد امین شاہ ؒ سے ملنے گئے۔ سید محمد امین شاہ ؒ نے ملتے ہی پہلا سوال کیا کہ یزیدی یا حسینی؟ سید عطاؤ المؤمن شاہ بخاری ؒ نے فی البدیہہ فرمایا: یزید زیادہ سے زیادہ تاریخ کا حصہ ہے۔ جبکہ سیدنا حسینؓ تو ایمان کا حصہ ہیں۔ یہ سنتے ہی سید محمد امین شاہ ؒ کی طبیعت گل شگفتہ ہوگئی۔ اب یہ باتیں صرف یادیں ہی رہ گئی ہیں۔ فقیر راقم کو سید عطاء المؤمن شاہ بخاری ؒ کے ساتھ کام کرنے کے بعض مواقع پیش آئے۔ وہ بھرپور انسان تھے۔ خود اتنے ٹھوس تھے کہ کسی سے مرعوب نہ ہوتے تھے اور نہ کسی کو خاطر میں لاتے تھے۔ لیکن جوان کے مزاج کو سمجھ گیا۔ وہ محبتوں سے مالا مال ہوجاتا۔ وہ جہاں قہر ذوالجلال کا پرتو تھے وہاں رسول عربی ﷺ کے جمال کا بھی مظہر تھے۔

موصوف موقف کے اتنے پکے تھے کہ ذرا برابر اس میں لچک نہ دکھاتے تھے۔ زمانہ کو موقف کی مضبوطی راس نہ آئی۔ ورنہ وہ یوں اپنے، پرائیوں کے ہاتھوں بے قدری کا شکار نہ ہوتے۔ خدا لگتی پورے ملک میں اس دور میں جس طرح انہوں نے نغمہ بخاری میں رنگ بھرا وہ صرف اور صرف آپ کا ہی امتیازی وصف تھا۔ متعدد بار جیلوں میں گئے۔ مقدمات سے واسطہ پڑا۔ مصائب سے سامنا ہوا۔ لیکن ہر باران کی شخصیت کی توانائی میں چند در چند نکھار آجاتا۔ آپ کافی عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ راقم کی کم نصیبی کہ عیادت کے لئے حاضر نہ ہوسکا۔ دراصل ایک آدھ میٹنگ میں اختلاف رائے میں فقیر حدود کو پھلانگ گیا۔ جس کا نہ صرف قلق تھا بلکہ شرمسار بھی تھا کہ اب کس منہ سے ان کا سامنا کروں گا؟ یہ احساس ملنے میں مانع رہا۔ ورنہ یہ تو یقین تھا کہ وہ اتنے بڑے آدمی تھے کہ دیکھتے ہی سینے سے لگاتے۔ لیکن اب تو احساس محرومی کا ایصال ثواب کے ذریعہ ہی مداوا ہوسکتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر وقت دل و دماغ اور تمام تر فکری و عملی صلاحیتوں کے ساتھ ان کو حاضر باش پایا۔ جہاں کہیں ضرورت ہوتی ایک بار کی درخواست پر ایسے تیار ہوجاتے کہ جیسے پہلے سے اس کام کے لئے منتظر ہوں۔ تمام اے پی سی کے اجلاسوں میں ان کی تشریف آوری، ختم نبوت کانفرنسوں میں ان کی گھن گرج، تلاطم وجوار بھاٹا کا جب تصور آتا ہے تو یادداشتوں کا ایک طویل سلسلہ ذہن کی اسکرین پر نمودار ہوجاتا ہے۔ اسی پر بس کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ صبح نور کے تڑکے وصال ہوا۔ اسی روز مغرب کے بعد ملتان میں آپ کے اکلوتے صاحبزادے وجانشین حافظ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث نے جنازہ پڑھایا۔ باقر شاہ قبرستان میں اپنے گرامی قدر والد مرحوم کے پہلو میں ان کی بے قراری کو قرار آگیا۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔

حضرت مولانا مشرف علی تھانوی ؒ

مولانا مشرف علی تھانوی ۳۰؍اپریل ۲۰۱۸ء کو مدینہ طیبہ میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا مشرف علی تھانوی ؒ بڑی نسبتوں کے حامل تھے۔ آپ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے نواسہ اور حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی ؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ تھانہ بھون میں آپ پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد لاہور میں اپنے والدین کے ہمراہ آگئے۔ جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ اقبال ٹاؤن کامران بلاک میں دارالعلوم الاسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ اس کے مہتمم قرار پائے۔ اب عرصہ سے اس کے شیخ الحدیث کے منصب پر بھی فائز تھے۔ آپ کو علماء کرام کے حلقہ میں بھرپور احترام کا مقام حاصل تھا۔ پاکستان کے مدارس کی سب سے بڑی تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے آپ ناظم بیت المال تھے۔ آپ کے اہتمام میں جس سرعت کے ساتھ دارالعلوم الاسلامیہ نے ترقی کے مراحل طے کئے۔ وہ آپ کی بھرپور صلاحیتوں کا زندہ جاوید ثبوت ہیں۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد اس وقت اندرون و بیرون ملک خدمات دینیہ انجام دے رہے ہیں۔ جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ آپ جہاں حضرت شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ کے شاگرد رشید تھے۔ وہاں آپ ان کے نسبتی بیٹے بھی تھے۔ غرض حضرت تھانوی ؒ سے لے کر مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ اور مفتی جمیل احمد تھانوی ؒ تک بڑے حضرات کی نسبتوں کے امین تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ سے بہت کام لیا۔ تمام دینی کاموں میں صف اول میں رہے۔ اس وقت حضرت تھانوی ؒ کے حلقہ کے مشائخ کی تنظیم صیانۃ المسلمین کے رفیع مقام پر فائز تھے۔ زہے نصیب کہ عمرہ کے لئے اپنے عزیزوں کے ہمراہ حجاز مقدس حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ طیبہ میں اجل نے آن لیا۔ جنت البقیع کی دھرتی نے اپنے دامن عافیت میں لے لیا۔ جنم تھانہ بھون کا۔ قیام پاکستان اور آخری آرام مدینہ منورہ کا نصیب ہوگیا۔ نصیب والے لوگ قابل رشک ہوتے ہیں اور یقیناً مولانا مشرف علی تھانوی ؒ بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے۔

حضرت مولانا قاری منظور الحق ؒ

مولانا قاری منظور الحق ۴؍مئی ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! لاوہ تلہ گنگ کے مولانا قاری منظور الحق حیدرآباد میں خطیب مقرر ہوئے۔ جامع مسجد لطیف آباد نمبر ۷ میں عرصہ تک خطیب رہے۔ آپ نے خطابت کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کے حکم پر اپنی مسجد میں دفتر قائم کیا جو ربع صدی تک قائم رہا۔ حضرت جالندھری ؒ،

حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا محمد حیات ؒ، مولانا محمد شریف جالندھری ؒ، مولانا قاضی اللہ یار خان ؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوری ؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر ؒ ان کی دعوت پر حیدرآباد کے تبلیغی اسفار کرتے۔ خوب بھرپور تبلیغی سرگرمیاں ان کے مبارک عہد میں رہیں۔ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے ناظم عمومی رہے۔ جب مجلس کا ملکیتی دفتر حیدرآباد لطیف آباد نمبر ۲ آٹو بھان روڈ پر قائم ہوا تو قاری صاحب ؒ ایک تو فاصلہ کے باعث۔ پھر یہ کہ آپ نے پولٹری فارم قائم کرلیا۔ اس سے مصروفیات اتنی زیادہ ہوگئیں جس کے باعث مجلس کی ذمہ داریوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکتے تھے۔ لیکن مجلس سے احترام محبت واخلاص وسرپرستی وتعاون واپنائیت میں ذرہ برابر کمی نہ آنے دی۔

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے تصوف کی لائن اختیار کی تو چکوال کے معروف پیر طریقت حضرت حافظ غلام حبیب سے وابستہ ہوئے۔ خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ قاری منظور الحق ؒ بہت ہی درویش صفت، اجلی سیرت کے انسان تھے۔ زندگی بھر، بھرپور محنت کے خوگر رہے، پہلے سائیکل پھر موٹر سائیکل کے ذریعہ ان کی سرگرمیاں پوری ہوتیں۔ سفید لباس، گھنی داڑھی، طرہ دار پگڑی، موٹے شیشوں والی عینک یہ آپ کی پہچان تھی۔ بڑے جی دار انسان تھے۔ انسان دوستی اور دوست پروری میں کمال حاصل تھا۔ تصوف کی لائن اختیار کی تو کئی حضرات کے مرشد ٹھہرے۔ پچھلے سال فقیر راقم کی جامعہ حنفیہ چکوال کے سالانہ روحانی اجتماع پر آپ سے اچانک ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کو دیکھ کر حیرت انگیز خوشی ہوئی۔ دیر تک حالات پوچھتے رہے۔ امسال غالباً مارچ ۲۰۱۸ء میں خانیوال حضرت خلیفہ عبدالمالک صدیقی کی خانقاہ عالیہ کے روحانی اجتماع پر بھی ملاقات ہوئی۔ کل پرسوں معلوم ہوا کہ موصوف حیدرآباد سے اپنے آبائی گاؤں لاوہ تشریف لائے ہوئے تھے کہ فرشتہ اجل نے آن گھیرا اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آخرت کے ابدی سفر پر روانہ ہوگئے۔ حضرت حافظ غلام حبیب احمد کی خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین حضرت پیر عبدالرحیم نقشبندی نے جنازہ پڑھایا اور ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ کے لئے سراپا محو انتظار ہوگئے۔ ان کے وصال سے بہت بڑا خلا واقع ہوا۔ ان کا وجود اسلاف اور موجودہ دور کے علماء کے لئے سنگم کا درجہ رکھتا تھا۔ ان کی وفات عقیدۂ ختم نبوت کے بے لوث پچاس سالہ مجاہد کی وفات ہے۔ وہ کیا گئے کہ بس اب یادوں کی بارات بھی بغیر دولہا کے پھیکی پھیکی پڑگئی۔ رحمت حق سے ان کی قبر مبارک ہمیشہ شرابور رہے۔ آمین!

حضرت مولانا صوفی محمد سرور ؒ

حضرت مولانا صوفی محمد سرور ۱۵ رمئی ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا صوفی محمد سرور ؒ مشرقی پنجاب سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمارے مخدوم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق

امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ سے آپ کی عزیزداری بھی تھی۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کے سینکڑوں شاگردوں میں سے چار شاگرد ایسے تھے۔ جنہوں نے نہ صرف ملک گیر شہرت حاصل کی بلکہ اپنے اپنے دائرہ کار کے امام تسلیم کئے گئے۔ تقسیم ملک سے قبل حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ اور حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری ؒ ہر دو حضرات حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کے نہ صرف شاگرد رشید تھے۔ بلکہ ان دونوں حضرات کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ فراغت کے بعد اپنی مادر علمی خیرالمدارس جالندھر میں اپنے استاذ کی سرپرستی میں پڑھاتے بھی رہے۔ آگے چل کر ختم نبوت کے محاذ پر قدرت نے حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ سے مثالی کام لیا اور شعبہ تدریس میں بھی اعزاز حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری ؒ کو نصیب ہوا۔ تقسیم کے بعد مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کے جن دو شاگردوں نے یہ اعزاز برقرار رکھا۔ ان میں ایک شیخ الحدیث مولانا شیخ نذیر احمد ؒ اور دوسرے شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور ؒ ہر جو دو حضرات حضرت مولانا خیر محمد ؒ کے نہ صرف شاگرد تھے۔ بلکہ دونوں حضرات کو پہلے حضرات کی طرح یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ فراغت کے بعد اپنے مادر علمی خیرالمدارس ملتان میں اپنے گرامی قدر استاذ محترم کی زیر سرپرستی تدریس کا موقع ملا۔ ان چار نقوش کہنہ میں سے آخری فرد مولانا صوفی محمد سرور ؒ تھے۔ اب وہ بھی اللہ رب العزت کے حضور چل دیئے۔

مولانا صوفی محمد سرور ؒ جس زمانہ میں خیرالمدارس پڑھاتے تھے۔ اس زمانہ میں ملتان میں حضرت تھانوی ؒ کے خلیفہ اجل الحاج محمد شریف ؒ تربیت وسلوک کے حوالہ سے بڑا نام رکھتے تھے۔ حضرت صوفی محمد سرور ؒ نے ان سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور انہیں سے ہی تصوف وسلوک کی منزلیں طے کر کے مسند خلافت پر براجمان ہوئے۔ خیرالمدارس میں تدریس کے دوران اپنے ہم عصر حضرت مولانا نذیر احمد ؒ کا ساتھ نصیب رہا۔ اس کے بعد آپ دارالعلوم کبیروالا میں تشریف لائے تو حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ ایسے اپنے ساتھی کی صحبت نصیب رہی۔ اس زمانہ کے صوفی صاحب کے بیسیوں ایسے شاگرد ہوں گے جو اس وقت شیخ الحدیث کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا صوفی محمد سرور ؒ جامعہ اشرفیہ لاہور تشریف لائے۔ جامعہ اشرفیہ ایسے وقیع ادارے میں آپ اس وقت شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے۔ مولانا صوفی محمد سرور ؒ جہاں ایک نامور، کہنہ مشق ہردلعزیز استاذ اور کامیاب مدرس تھے۔ وہاں آپ نے تصوف کی دنیا میں بھی وہ کارہائے نمایاں اور مخلوق کو خالق سے جوڑنے کا وہ سنہری ریکارڈ قائم کیا کہ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ مولانا صوفی محمد سرور ؒ سے خواص بالخصوص حضرات علماء کرام ومفتیان عظام نے تصوف کے مدارج طے کئے۔ اس وقت حضرت تھانوی ؒ کے طرز پر اصلاح اور نظام تصوف کو ترویج دینے میں صوفی صاحب ؒ گنے چنے افراد میں

شامل تھے۔ جن پر تصوف کو بھی اعتماد تھا۔ مولانا صوفی محمد سرور ؒ کے وصال سے دنیا ایک عالم ربانی، مصلح امت، نامور شیخ الحدیث سے محروم ہوگئی۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے صاحبزادہ مولانا عتیق الرحمٰن کو ان کا صحیح معنوں میں جانشین اور ان کے قائم کردہ ادارہ جامعہ عبداللہ بن مسعود گجومتہ لاہور کو سدا بہار فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا عبدالرحمٰن ؒ شاہ جمالی

حضرت مولانا عبدالرحمٰن شاہ جمالی ضلع مظفر گڑھ کے رہائشی تھے۔ تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔ آپ نے قرآن مجید دیوبند میں حفظ کیا۔ ہندوستان کے نامور عالم دین حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی ؒ سے ایک زمانہ واقف ہے۔ آپ کی کئی کتابیں اس وقت درس نظامی میں وفاق المدارس کے نصاب کا حصہ ہیں۔ انہیں مولانا مشتاق احمد چرتھاولی ؒ سے مولانا عبدالرحمٰن ؒ نے صرف و نحو پڑھی۔ دورۂ حدیث شریف غالباً جامعہ اشرفیہ سے کیا۔ مولانا قاری محمد طیب قاسمی ؒ نے بھی آپ کو سند حدیث کی اجازت سے نوازا تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن شاہ جمالی ؒ کی یہ خوبی تھی کہ اپنی اولاد کو علم دین سے بہرہ ور کیا جو اس وقت فیصل آباد، گوجرہ اور لاہور جیسے شہروں میں دینی مکاتب و مدارس کے نظام کا حصہ ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن شاہ جمالی ؒ اپنے بھرپور عہد جوانی میں سیالکوٹ کے ضلع کے دیہات میں خطابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ سیالکوٹ ضلع کی گورداسپور سے حدود ملتی ہیں۔ قادیان گورداسپور میں واقع ہے۔ تقسیم کے بعد قادیان کے قادیانیوں نے لائن عبور کی اور سیالکوٹ کے ضلع میں ٹڈی دل کی طرح پھیل گئے۔ اس زمانہ میں مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی ؒ، پیر جماعت علی شاہ علی پوری ؒ، مولانا حافظ محمد شفیع ؒ سنکھترہ، مولانا محمد اسماعیل ؒ سیالکوٹ، مولانا نذیر احمد ؒ سنکھترہ، مولانا فیروز خان ؒ، مولانا عبداللطیف ؒ ڈسکہ، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سیالکوٹی ؒ، مولانا بشیر احمد پسروری ؒ، سائیں محمد حیات پسروری ؒ، ایسے حضرات نے قادیانیت کے ٹڈی دل کا رخ موڑنے میں مثالی کردار ادا کیا۔ آگے چل کر انہیں حضرات کے خدمت ختم نبوت کے فریضہ کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں اپنے طور پر مولانا عبدالرحمٰن شاہ جمالی ؒ نے شاندار کردار ادا کیا۔ اس زمانہ میں آپ کے قادیانی خرناٹ اور گھاگ مربیوں سے مناظرے ہوئے۔ آپ اتنے ٹھنڈے مزاج کے انسان تھے کہ قادیانیوں کو شطرنج کے مہروں میں پھنسانے میں مولانا محمد حیات ؒ فاتح قادیان کی یاد تازہ کر دیا کرتے تھے۔ فقیر راقم نے آپ کو شباب کے نصف النہار پر دیکھا ہے۔ حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ، حضرت مولانا محمد حیات ؒ سے ملنے کے لئے ملتان دفتر تشریف لاتے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ سے ہدایات لیتے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم

اشعر ؒ سے تو آپ کا یارانہ تھا۔ اس زمانہ میں راقم کی ان سے یاد اللہ قائم ہوئی جو آخری وقت تک قائم رہی۔ اس دور میں آپ نے ردقادیانیت پر کئی رسائل بھی لکھے۔ جب ملاقات ہوتی تو ہم پیالہ وہم مشرب ہونے کے ناتے اکثر اس عنوان پر گھنٹوں مجلس جاری رہتی۔ اس زمانہ میں ہی آپ نے ردقادیانیت پر ایسی بھرپور تیاری کی کہ بڑے سے بڑے قادیانی کھلاڑی کا آپ کا سامنا کرنے سے پتہ پانی ہوجاتا تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن ؒ شاہ جمالی ہمارے مخدوم حضرت سید نفیس الحسینی ؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی ؒ سے مجاز بھی تھے۔ بڑھاپے نے گھیرا تو اپنے بیٹے مولانا عتیق الرحمٰن کے ساتھ ٹاؤن شپ لاہور مدرسہ مخزن العلوم میں رہائش رکھ لی تھی۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیاں یہاں جاری رہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رفقاء ان سے برابر رابطہ میں رہتے اور ان کی علمی خدمات سے بھرپور فائدہ بھی اٹھاتے رہے۔ کچھ عرصہ قبل کسی جلسہ کے بہانہ سے فقیر کو بھی ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اب کراچی میں تھا کہ ۱۸ر مئی ۲۰۱۸ء کو فون پر ان کے وصال کی خبر ملی۔ دل پر بجلی سی گری کہ قریباً پون صدی ماضی قریب کی تاریخ گم گشتہ ہوگئی۔ مولانا عبدالرحمٰن ؒ شاہ جمالی واقعتاً ایک ایسے درویش اور خدامست انسان تھے جنہیں دیکھ کر سیدنا ابوذر غفاریؓ کی زندگی کی ریل سامنے چلنا شروع ہوجاتی تھی۔ دعا ہے کہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں جوار غفاریؓ نصیب فرمائیں۔ آمین!

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ؒ

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا ۱۸ر مئی ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالغفور ؒ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فارغ التحصیل تھے۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ ایسے نابغہ روزگار اکابر سے نسبت تلمذ آپ کو حاصل تھا۔ آپ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا محمد عبداللہ ثانی ؒ سے تھا۔ آپ کا شمار حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے رفقاء میں ہوتا تھا۔ آپ نے خانقاہ سراجیہ میں عرصہ تک تدریس بھی کی۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد آپ کے اولین شاگردوں میں شامل ہیں۔

آپ نے ٹیکسلا میں مدرسہ عربیہ سراجیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ قریب کی جامع مسجد میں آپ خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ اسی مدرسہ سراجیہ میں ہی آپ کی خانقاہ اور رہائش بھی تھی۔ مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز کیا۔ مولانا عبدالغفور ثقہ مدرس اور ماہر فنون شیخ الکل تھے۔ آپ عالم ربانی تھے۔ آپ کو دیکھ کر فقر ابوذرؓ، سوز وساز رومی ؒ اور پیچ وتاب رازی ؒ کا پر تو سامنے آجاتا۔ متوسط قد، منحنی وجود کے حامل تھے، ابرو دراز، پلکیں لمبی، پیشانی نورانی، چہرہ سلیمانی اور عادات کرمانی رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی زہد وتقویٰ سے عبارت تھی۔ چہرہ پر ہروقت مسکراہٹ رہتی تھی۔

بات کرتے تو پوری توجہ سامع کی طرف ہوتی تھی۔ لباس اجلا اور خود ملکوتی سیرت سے بہرہ ور تھے۔

ان کا وجود اس دھرتی پر عالم ربانی کا وجود تھا حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا مجموعہ بنایا۔ آپ نے ایک مبلغ وداعی ہونے کے ناتے اہل علاقہ کی وہ خدمت کی جو تاریخ کے ایک سنہری باب سے کم نہیں۔ وہ چلتے پھرتے اس دھرتی پر علم وعمل کی تصویر تھے۔ ان کے وجود کو حق تعالیٰ نے خیر اور خوبیوں کا مرقع وگلدستہ بنایا تھا۔ اپنے مشائخ اور خانقاہ سراجیہ سے انہیں عشق تھا۔ حضرت خواجہ خان محمدؒ کی زندگی میں رمضان شریف خانقاہ شریف میں گزارنا ان کا معمول تھا۔ مولانا خواجہ خان محمدؒ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نائب امارت اور پھر امارت کے منصب پر فائز ہوئے تو عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کی یہ نسبت شیخ بھی مولانا عبدالغفور میں منتقل ہوئی۔ خواجہ خان محمدؒ کی زندگی اور ان کے وصال کے بعد بالخصوص پشاور، راولپنڈی واسلام آباد، چناب نگر، ایبٹ آباد وغیرہ کی کوئی ایسی ختم نبوت کانفرنس نہ ہوتی جس میں آپ شرکت نہ فرمائیں۔ تمام تر عوارض کے باوجود ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کو اپنی شرکت سے ضرور ممنون فرماتے۔

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت نفیس الحسینیؒ کے بعد ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے لوگوں کے لئے آپ کا وجود انعام الٰہی تھا کہ ہر ایک کے لئے غائبانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ مسجد اور شہر کے مدرسہ کے علاوہ اب باہر کالونی میں بھی عالیشان مدرسہ ومسجد قائم کئے جو اس وقت سدا بہار ہیں۔ مولانا خواجہ خان محمدؒ کے وصال کے بعد آپ مرشد العلماء کے منصب پر فائز تھے۔ علماء کرام، اساتذہ کرام، مشائخ، مدرسین وخطباء کی ایک جماعت نے آپ سے کسب فیض کیا۔ اس بڑھاپے اور اعذار کے باوجود آخری وقت تک خانقاہ سراجیہ حاضری کی روایت پر عمل پیرا رہے۔ اسے کہتے ہیں: الاستقامۃ فوق الکرامۃ اور اس زمانہ میں آپ اس کا صحیح مصداق تھے۔

قارئین! خدالگتی عرض کرتا ہوں کہ اس وقت وہ کرۂ ارض پر خاصان محمدﷺ میں شامل تھے۔ آپ اتنے بڑے عاشق رسول تھے کہ آپﷺ کا ذکر مبارک مجلس میں آتے ہی آپ کے چہرہ پر آنسو کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ اس کیفیت ونسبت میں بھی وہ اپنے شیخ حضرت خواجہ خان محمدؒ کا مکمل طور پر پرَتو تھے۔ کچھ عرصہ قبل بیمار ہوئے۔ اسلام آباد کمپلیکس میں داخل رہے اور پھر گھر آ گئے۔ پہلے ہی دبلے پتلے تھے۔ اب بستر علالت پر بالکل نوری وجود کے حامل ہوگئے تھے۔ اب یادیں رہ گئیں۔ ۱۹ر مئی کو جنازہ ہوا۔ جو آپ کے چھوٹے صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالہادی نے پڑھایا۔ چہار سو سے جنازہ میں خلق خدا کی شرکت، علماء ومشائخ کا جم غفیر گویا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ اسے کہتے ہیں: ''عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے'' حق تعالیٰ ان کے جانے کے بعد بھی ان کے جاری کردہ خیر کے کاموں کو جاری رکھیں۔

رفع سے متعلق قادیانی سوال اور اس کا جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قادیانی سوال

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ رفع کا مطلب جسمانی رفع ہے تو حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے لفظ رفع کا مطلب جسمانی رفع کیوں نہیں۔

اجمالی جواب

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع سے مراد جسمانی رفع نہیں ہو سکتا تو پھر سورۃ یوسف میں وَرَفَعَ ابویه علی العرشِ میں جسمانی رفع کیوں؟ اور مرزا قادیانی نے رافعك الی کا ترجمہ: ''روح کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا۔'' (خزائن جلد۳، صفحہ۲۳۵ اور ۲۳۴) کیوں کیا؟۔ نیز مرزا محمود نے یہ کیوں لکھا کہ: ''رفع کا لفظ جب اجسام کے لئے استعمال ہو تو کبھی اس کے معنی، ان کو اصلی جگہ سے بلند کرنے کے ہوتے ہیں اور کبھی درجہ اور فضیلت دینے کے۔'' (تفسیر کبیر جلد۳ صفحہ۳۶۱)

تفصیلی جواب

اس مغالطے کا جواب یہ ہے کہ اہل علم حضرات خوب جانتے ہیں کہ عربی زبان میں ایک لفظ کے کئی معانی آتے ہیں۔ کوئی معنی حقیقی ہوتا تو کوئی مجازی۔ کوئی اصطلاحی ہوتا تو کوئی لغوی۔ قرآن کریم میں بھی ایسے کئی الفاظ موجود ہیں جن کا معنی ایک جگہ ایک ہے تو دوسری جگہ دوسرا۔ ایک جگہ حقیقی تو دوسری جگہ مجازی۔ کہیں اصطلاحی تو کہیں لغوی۔ اب قرآن کریم میں کہاں کسی خاص لفظ کا معنی حقیقی ہے اور کہاں مجازی۔ کہاں اصطلاحی ہے اور کہاں لغوی۔ کہاں ایک معنی ہے اور کہاں دوسرا۔ یہ ہمیں لغت کی کتابوں میں نہیں ملے گا۔ بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کی احادیث، اقوال صحابہ وتابعین اور ائمہ تفسیر سے نسل در نسل نقل ہوتی ہوئی تفاسیر سے ملے گا۔ یہ سب بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اکثر جماعت مرزائیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر فلاں آیت میں کسی لفظ کا مسلمان ایک ترجمہ کرتے ہیں تو اسی لفظ کا دوسری جگہ وہی ترجمہ کیوں نہیں کرتے؟ اگر ''رفع'' کا مفہوم ایک جگہ: ''جسم سمیت بلند کرنا یا اٹھالینا'' لیتے ہیں تو قرآن میں دوسری جگہ اس کا معنی: ''درجات کی بلندی'' کیوں لیتے ہیں؟ اگر ''رفع'' کا ترجمہ ایک جگہ حقیقی یعنی کسی چیز کو پورا پورا لینا کرتے ہیں تو دوسرے مقامات پر اس کا مجازی معنی یعنی موت کیوں کرتے ہیں؟ وغیرہ تو یہی قادیانی مغالطہ یہاں بھی

دیا جاتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع کا معنی: ’’جسم سمیت اٹھانا‘‘ کرتے ہو تو بھی لفظ حضرت ادریس علیہ السلام کے لئے بھی قرآن میں آیا ہے تو وہاں اس کا معنی جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا کیوں نہیں کیا جاتا۔ اگر چہ جیسا بیان ہوا کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک لفظ کا مفہوم یا ترجمہ تمام جگہوں پر ایک ہی ہو۔ لیکن ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر بھی کئی کتب تفاسیر میں موجود ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں:

امام ابن جریر طبری ؒ جنہیں مرزا غلام قادیانی نے: ’’رئیس المفسرین اور نہایت ثقہ اور ائمہ حدیث میں لکھا ہے۔‘‘ (خزائن جلد۵ صفحہ۱۶۸، خزائن جلد۲۳ صفحہ۲۶۱ حاشیہ) یہ رئیس المفسرین اپنی تفسیر طبری میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ’’وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ‘‘یعنی به الی مکان ذی علوّ وارتفاع، وقال بعضهم: رُفع الی السماء السادسة وقال آخرون: الرابعة بعض نے کہا کہ انہیں چھٹے آسمان پر لے جایا گیا۔ لیکن دوسروں نے کہا: انہیں چوتھے آسمان پر لے جایا گیا۔

اس کے بعد امام طبری ؒ نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت کعبؓ، اور حضرت ضحاک ؒ کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ جن میں صاف طور پر مذکور ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ آسمان پر لے جایا گیا۔ (تفسیر الطبری جلد۱۸ صفحہ۲۱۲)

حافظ ابن کثیر ؒ، جو مرزائیوں کے نزدیک اپنے زمانے کے مجدد تھے (حوالہ دیکھیں مرزائی کتاب عسل مصفی ۱۶۲ تا ۱۶۵) انہوں نے اپنی تفسیر میں اس آیت حضرت ابن عباسؓ، حضرت مجاہد ؒ، حضرت ضحاک ؒ سے روایات بیان کی ہیں جن میں اللہ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

(ابن کثیر، جلد۵ صفحہ۲۴۱)

امام فخر الدین رازی ؒ، یہ بھی قادیانیوں کے مسلمہ چھٹی صدی کے مجدد تھے۔ (بحوالہ عسل مصفی) انہوں نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ اس میں حضرت ادریس علیہ السلام کے جس رفع کا ذکر ہے۔ اس میں دو قول ہیں:

پہلا یہ کہ اس رفع سے منزلت و مرتبہ مراد ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ کے بارے میں آیت ورفعنا لك ذكرك میں بیان ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ: ’’ان المراد به الرفعه فی المکان الی موضع عال و هذا اولی لان الرفعه المقرونه بالمکان تکون رفعه فی المکان لافی الدرجة‘‘ اس رفع سے مراد ایک بلند جگہ پر اٹھایا جانا ہی ہے اور یہ قول زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جب رفع کا لفظ مکان کے ساتھ آئے تو اس سے مراد کسی جگہ کی بلندی ہی ہوتا ہے نہ کہ درجہ کی بلندی۔

آگے امام رازی ؒ نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت کعبؓ کی وہی روایات ذکر کی ہیں جن میں

حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ (تفسیر کبیر، جلد۲۱، ص۱۵۵)

نوٹ: امام رازی ؒ نے صاف لکھ دیا کہ جس جگہ رفع کے ساتھ مکان کا لفظ ہو وہاں رفع درجات مراد ہو ہی نہیں سکتا۔

امام شمس الدین محمد بن احمد قرطبی ؒ نے بھی اپنی تفسیر قرطبی میں اس آیت کے تحت حضرت ابن عباسؓ وحضرت کعبؓ کی وہی روایات ذکر کی جس میں حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ یہی بات تفسیر روح المعانی، تفسیر درمنثور، تفسیر معالم التزیل، الخصائص الکبریٰ بیہقی، فتح الباری، عمدۃ القاری، مرقات شرح مشکوٰۃ وغیرہ میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ کہ ان کو زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھایا گیا۔ (طلب کرنے پر حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں)

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ہمارے ذمے صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کو جسم سمیت آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور یہ ثابت کردیا ہے۔ ان کے دوبارہ نازل ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ نے بعد میں انہیں زمین پر واپس بھیج دیا ہو۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرب قیامت دوبارہ نازل ہونے کی احادیث متواترہ میں صراحت ہے۔

الغرض کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے رفع سے مراد کسی نے جسمانی رفع نہیں لیا، یہ غلط ہے۔ بلکہ ان کے جسمانی رفع کا ذکر تفاسیر میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ نیز مرزا قادیانی نے بھی اس کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے۔ لکھتا ہے کہ: ''بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن دو نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض نسخے بیان کررہے ہیں کہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔'' (خزائن جلد۳، صفحہ۳۵۲)

ہم اس سے قطع نظر کہ قرآن کریم اور مسلمانوں کی احادیث کی کتابوں میں آنحضرت ﷺ کا اسی وجود عنصری کے ساتھ معراج کی رات آسمان پر جانا بھی ثابت ہے۔ جو مرزا نے ذکر نہیں کیا۔ یہاں صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا بھی مانتا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا بائبل اور ہماری کتابوں میں مذکور ہے۔

رفع کا معنی مرزا بشیرالدین محمود کی قلم سے

دوسرا مرزائی خلیفہ مرزا محمود اپنی (نام نہاد) تفسیر کبیر میں لکھتا ہے کہ: ''رفع کا لفظ جب اجسام کے لئے استعمال ہو تو کبھی اس کے معنی ان کو ان کی اصل جگہ سے بلند کرنے کے ہوتے ہیں اور کبھی درجہ اور فضیلت دینے کے'' (تفسیر کبیر از مرزا محمود، جلد۳ صفحہ۳۶۱)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

برکات تحفظ ختم نبوت مع اقوال تحفظ ختم نبوت: مؤلف: مولانا محمد رضوان قاسمی: صفحات:۲۵۶: قیمت:۳۳۰: ناشر: مکتبہ فیض القرآن جامع مسجد عائشہ صدیقہ منظور کالونی کراچی!(0333-8164468)

خلاق عالم نے حضرت انسان کی رشد وہدایت کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس قدسیہ کی جماعت کو یکے بعد دیگرے مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے دنیا میں آکر انسانوں کی اصلاح وفلاح کا فریضہ انجام دیا۔ ان نفوس قدسیہ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے آخر میں حضور خاتم النبیین ﷺ دنیائے ہست وبود کی زینت بنے۔ آپ ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ: ’’میرے بعد انبیاء ورسل علیہم السلام کا سلسلہ منقطع کردیا گیا۔‘‘ علاوہ ازیں ایک اور مقام پر فرمایا کہ: ’’العلماء ورثة الانبیاء‘‘ (چونکہ انبیاء کرام کا سلسلہ ختم ہوچکا لہٰذا اب) میرے بعد انبیاء کے وارث اس امت کے علماء ہوں گے۔ یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی بجاآوری کی ذمہ داری بھی علماء کرام پر اور ختم نبوت کے تحفظ کی نگہبانی بھی علماء کرام پر۔ ان دونوں ذمہ داریوں کو امت مسلمہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت سے برابر نبھاتی چلی آرہی ہے۔ اسی کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اجل مولانا موصوف نے زیر تبصرہ کتاب کو مرتب کیا ہے۔ کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے چلائی جانی والی تحاریک ختم نبوت سے تقریباً ایک صد سے زائد چیدہ وچنیدہ واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں اکابرین ختم نبوت کے ایسے اقوال جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ان کو یکجا کردیا گیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی رکھنے والوں کے لئے کسی تحفہ سے کم نہیں۔

عصمت رسول ﷺ ختم نبوت عقلی ومنطقی: مصنف: قاضی فضل اللہ: صفحات:۱۳۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ شیخ الہند ؒ شیرین مارکیٹ ٹھنڈکوئی ضلع صوابی:(03459371753)

زیر تبصرہ کتاب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں فتح مکہ کے دن معافی کے عام اعلان کے باوجود جن لوگوں کا استثنیٰ کرتے ہوئے ان کے قتل کا حکم دیا گیا تھا۔ ان سمیت دیگر گستاخان رسول ﷺ کے عبرتناک انجام کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں عقیدہ ختم نبوت کو قرآن وحدیث کے دلائل پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عقلی اور منطقی انداز میں بھی خوب واضح کیا گیا ہے۔ آخر میں ہندومت، تورات وانجیل میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی پیشن گوئیوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ عمدہ معیار پر کتاب کو شائع کیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس دریا خان مری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ دریا خان مری کے زیر اہتمام بروز ہفتہ ۱۷؍اپریل ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت قاری محمد حسن مورو جو نے کی۔ نگرانی قاری نیاز احمد خاصخیلی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبدالحق مری اور قاری مسعود احمد مری نے ادا کئے۔ تلاوت کلام اللہ کی سعادت قاری عبدالماجد خاصخیلی نے حاصل کی۔ نذیر احمد شر اور عبدالباسط سومرو نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا اسجد، مولوی منیر احمد مورو جو، مبلغ ختم نبوت نواب شاہ مولانا تجمل حسین، مولانا عبدالرحمن ڈنگراج اور آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ حاضرین میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جن ساتھیوں نے اس کانفرنس کے لئے محنت کی، تعاون کیا اور شرکت کی۔ ان تمام ساتھیوں کو اللہ رب العزت جزاء خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

ذکر مصطفی ﷺ کانفرنس نواب شاہ

نواب شاہ ختم نبوت کے یونٹ اویس قرنی میں سالانہ پروگرام ذکر مصطفی ﷺ کانفرنس کے عنوان سے بروز ہفتہ ۲۱؍اپریل ۲۰۱۸ء کو منعقد ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا حکیم عبدالستار بھٹی نے کی۔ نگرانی مولانا محمد یٰسین بھٹی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض بھائی غلام نبی گل سومرو نے ادا کئے۔ سندھ کے مشہور نعت خواں حاجی امداد اللہ پھلپوٹو نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس بعد نماز مغرب تا رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس سے مولانا محمود الحسن جوگی، مولانا عبدالغفور بھٹو، مبلغ ختم نبوت مولانا تجمل حسین، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی (پیر شریف) کا خصوصی خطاب ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا بھی خصوصی خطاب ہوا۔ مدرسہ کے طلباء کی دستار بندی بھی کرائی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس کرک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳؍مارچ ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ دوپہر ایک بجے بمقام تنگوڑی سرچوک ضلع کرک میں چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت حافظ القاری رزاق مروت نے حاصل کی۔ نعت شریف کی سعادت ضلع کوہاٹ کے مشہور نعت خواں حافظ واصف اور جناب جاوید انور نے حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حافظ جاوید

نے نبھائے۔ اس کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلا بیان مولانا عابد کمال کا ہوا۔ جنہوں نے مختصر الفاظ میں ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پر جوش انداز میں آقائے نامدار ﷺ کے ساتھ عشق پر بیان فرمایا اور سارے مجمع سے وعدہ لیا کہ ناموس رسالت ﷺ کے لئے ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ چاہے اپنے سروں کی قربانی ہی دینا پڑے۔ اس کے بعد مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پیر طریقت حافظ نصیر الدین خاکوانی مدظلہ نے ختم نبوت کے مسئلہ پر علمی انداز میں بیان فرمایا اور اس کی موجودہ تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخری بیان سے پہلے ثناء خوان مصطفیٰ حافظ واصف نے نعت حضرت اقدس ﷺ کے ذریعے مجمع کو بیدار کیا۔ اس کے بعد آخری بیان صوبائی امیر مجلس مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا ہوا۔ جنہوں نے تفصیلاً بیان فرما کر حکومت کی قادیانیت نواز پالیسوں کو واضح کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ملکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲۰ راپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب الطارق میرج حال ملکوال شہر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز قاری محمد اعجاز کی تلاوت سے ہوا اور اس کے بعد مدرسہ انوار مدینہ میانہ گوندل کے طلباء نے تلاوتیں بھی کیں اور نعتیں بھی پڑھیں۔ صدارت اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبدالواحد ضلعی امیر نے سرانجام دیئے۔ پہلی نشست کا اختتام مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ کے بیان سے ہوا۔ دوسری نشست بعد نماز عشاء شروع ہوئی۔ تلاوت قاری محمد تصور نے فرمائی اور نعتیں سید اعجاز حسین شاہ کاظمی نے پیش فرمائیں۔ بیانات مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مفتی کفایت اللہ جمعیت علماء اسلام، مولانا عبدالحنان صدیقی حافظ آباد اور مولانا اللہ وسایا کے تفصیلی بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مسعود حجازی نے سرانجام دیئے۔ شکریہ کے طور پر چند کلمات مبلغ ختم نبوت محمد قاسم نے ادا کئے۔ کانفرنس کے مکمل انتظامات تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق اور ناظم حافظ محمد طاہر نے کئے اور ان کے رفقاء نے کئے۔ رات کو ڈیڑھ بجے کانفرنس کی اختتامی دعاء ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس کنری

۲۶ راپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء بخاری چوک کنری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری عبیداللہ نے تلاوت کی۔ حافظ حذیفہ نے ہدیہ نعت پیش کی۔ پہلا بیان حیدرآباد کے مبلغ حضرت مولانا توصیف احمد کا ہوا۔ دوسرا بیان سندھ کے عظیم خطیب حضرت مولانا

عیسیٰ سموں کا ہوا۔ مولانا نے سندھی زبان میں تفصیلی گفتگو فرمائی اور لوگوں سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا بیان ہوا۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی صرف اسلام کے دشمن نہیں بلکہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کی سالمیت کے لئے منفی کردار ادا کرنے والے قادیانی ادارے ہیں۔ مزید مولانا ثانی نے کہا کہ جب تک جان میں جان باقی ہے ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔ آخر میں قاری کامران کا بیان ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تمام علماء اور عوام الناس کا شکریہ ادا کیا اور گزشتہ ماہ تالہی کے قریب ۱۲۲ افراد جو قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے ان کے دوسربراہان کو خوش آمدید کہتے ہوئے اسٹیج پر بلوایا اور اجرک پیش کی تو سارا مجمع ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ان کی استقامت کے لئے دعا کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس تحصیل کوٹ رادھا کشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۴ شعبان المعظم مطابق یکم مئی ۲۰۱۸ء کو جامع مسجد قباء میں مولانا حاجی عبدالغنی صوبائی رہنما جمعیت علماء اسلام کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد اکرم نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت مولانا محمد آصف عزیزی اور حافظ عمر فاروق نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمود الحسن، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔ مقررین نے مرزا قادیانی کا کردار بیان کرتے ہوئے امتناع آرڈیننس کی وضاحت کی۔ مولانا محمود الحسن، مولانا عبدالحق، مولانا عبیداللہ اور مولانا عبدالرزاق نے کانفرنس کی تیاری وکامیابی کے لئے خوب محنت کی۔ چوہدری خالد محمود حافظ امتیاز میاں برادران نے پورے مجمع کی خوب ضیافت کی۔ مستورات کے لئے جامعہ فضیلت للبنات میں الگ باپردہ انتظام کیا گیا۔ کثیر تعداد میں مستورات نے کانفرنس میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس بصیرپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ جامعہ حنفیہ بصیرپور میں مولانا مشتاق احمد کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد حسن نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی اور قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے بیانات کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مولانا زبیر احمد فہیم خطیب جامع مسجد مدنی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مولانا قاضی احسان احمد کا دورہ اندرون سندھ

مولانا قاضی احسان احمد تین روزہ دورہ پر نواب شاہ و مضافات میں تشریف لائے۔ بروز ہفتہ ۷/اپریل ۲۰۱۸ء بعد نماز عصر جامعہ عزیزیہ حسینیہ روڈ میں بیان فرمایا۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس دریاخان مری میں خطاب فرمایا۔ رات مدرسہ عربیہ انوارالہدیٰ حمادیہ جاناری میں قیام فرمایا۔ ۸/اپریل بروز اتوار صبح بھائی عبداللہ رند اور دیگر ساتھیوں سے ان کے گاؤں میں ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد پھل شہر میں مسجد ختم نبوت کے پلاٹ پر دعاء کرائی اور جامعہ مخزن العلوم پھل شہر میں علماء وطلباء سے بیان فرمایا۔ بعد نماز ظہر جامع صدیقیہ مسجد بھریا روڈ میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء مدرسہ عربیہ محمدیہ پڈعیدن میں جلسہ ختم نبوت میں خطاب فرمایا اور مولانا تجمل حسین نے بھی بیان فرمایا۔ رات جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم محراب پور میں قیام فرمایا۔ ۹/اپریل بروز سوموار صبح جامعہ کے علماء وطلباء سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد دوپہر کھرڑاہ میں جامعہ شمس العلوم میں جلسہ تقریب ختم بخاری شریف سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد جامعہ حقانیہ دوڑ میں قاری جمیل احمد اور مولوی محمد امجد سے ملاقات ہوئی۔ مدرسہ نورالہدیٰ محمدیہ عباسی واٹر میں نوراحمد عباسی اور اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں درس ہوا۔ بعد نماز عشاء مدینہ مسجد منو آباد میں درس ہوا۔ رات کو مدرسہ اسلامیہ رشیدیہ غریب آباد میں سالانہ عظمت قرآن جلسہ سے حضرت قاضی صاحب اور مولانا تجمل حسین نے خطاب فرمایا۔ اللہ پاک ان تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین!

درس ختم نبوت مدینہ مسجد سکرنڈ

بروز ہفتہ ۲۱/اپریل ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد مدینہ سکرنڈ میں مولانا قاضی احسان احمد کا خصوصی درس ختم نبوت ہوا۔ مبلغ ختم نبوت نواب شاہ مولانا تجمل حسین بھی ساتھ تھے۔ جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

بیان حلفی

میں مسمی فیاض احمد ولد محمود احمد قوم انصاری گلی نمبر۹ بلاک آئی محلہ نعمت آباد تحصیل وضلع فیصل آباد شناختی کارڈ نمبر 33102-8482177-5 خداوند قدوس کو حاضر وناظر جانتے ہوئے اس بات کا حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی ولد غلام مرتضیٰ سکنہ قادیان نے کیا۔ اس کو اور اس کے تمام ماننے والوں کو کذاب،

دجال، مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا اور مانتا ہوں۔ میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمانوں پر موجود ہیں وہ قرب قیامت تشریف لائیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا بھی ظہور ہوگا۔ ان کے علاوہ جس نے بھی مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ مرزا غلام قادیانی وغیرہ ان تمام کو جھوٹا مانتا ہوں۔ نیز میں بلا جبر وکراہ باہوش وحواس حضرت مولانا غازی عبدالرشید سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہوں۔ مرزا غلام قادیانی اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ میرا قبول اسلام میرے لئے مبارک فرمائے۔

گواہان: ۱...... محمد فیصل رشید۔ ۲...... شیخ عبدالستار۔ ۳...... مولانا عبدالرشید سیال۔

نوٹ: حلف نامہ میں نومسلم فیاض احمد ولد محمود احمد سمیت تینوں گواہوں کے دستخط موجود ہیں۔

بیان حلفی

میں مسماۃ ماریہ نصرت بنت رفیق احمد سکنہ چک نمبر: ۱۹۴ ر۔ب چھوٹا لاٹھیاں والا تحصیل جڑانوالہ فیصل آباد شناختی کارڈ نمبر 33104-4511199-0 خداوند قدوس کو حاضر وناظر جانتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ میں میرے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو غیر مشروط طور پر اللہ پاک کا آخری نبی ورسول مانتی ہوں۔ نیز یہ کہ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے مرزا غلام قادیانی ولد مرزا مرتضیٰ سکنہ قادیان کو دعویٰ نبوت میں دجال، کذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج، کافر، جھوٹا اور جہنمی جانتی ہوں۔ نیز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمانوں پر زندہ موجود مانتی ہوں۔ وہ قرب قیامت حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے آسمانوں سے تشریف لاکر تمام مذاہب باطلہ کا خاتمہ کریں گے۔ نیز میں حلفاً اقرار کرتی ہوں کہ مرزا غلام قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والے قادیانی اور لاہوری گروپ کو دائرہ اسلام سے خارج مانتی ہوں۔ خواہ وہ میرے والدین ہی کیوں نہ ہوں۔ نیز میں بلا جبر وباہوش وحواس اپنے استاذ محترم محمد فیصل رشید اور مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرشید سیال کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتی ہوں۔ اللہ عزوجل مجھے استقامت دائمی عطا فرمائے اور کفریہ مذاہب کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے آقا ومولا حضرت محمد ﷺ کا دامن ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ آمین!

گواہان: ۱...... محمد فیصل رشید۔ ۲...... عمیر حسن۔ ۳...... مولانا عبدالرشید سیال۔

نوٹ: حلف نامہ میں نومسلمہ ماریہ نصرت (سابقہ قادیانی مبلغہ جو کہ اب فیصل آباد گلی گلی کوچہ کوچہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا پرچار کر رہی ہے۔) بنت رفیق احمد اور تینوں گواہوں کے دستخط موجود ہیں۔

سینتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

مولانا محمد وسیم اسلم

حسب سابق امسال سالانہ ردِّ قادیانیت کورس ۴ رشعبان المعظم تا ۲۵ رشعبان المعظم ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۱ راپریل تا ۱۲ رمئی ۲۰۱۸ء مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔

بفضلہ تعالیٰ امسال آٹھ سو نوے (۸۹۰) حضرات نے شرکت کی۔ ان میں سے ستائیس (۲۷) طلباء کو کثرت غیر حاضری ودیگر وجوہ کی بناء پر خارج کیا گیا۔ ذیل کی فہرست میں خارج شدہ طلباء کے اضلاع والے خانہ میں ’’خارج شد‘‘ لکھ دیا گیا ہے۔ طلباء کرام کی فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

اسمائے گرامی شرکاء کورس

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	محمد عدنان خان	محمد سالم خان	مانسہرہ
2	محمد طاہر سلطان	سلطان انور	مانسہرہ
3	بلال احمد	نیاز محمد	بٹگرام
4	شکیل زادہ	وزیر رحمن	لوئر دیر
5	محمد ساجد	فتح ولی	استور
6	فضل اللہ	اشرف نور	کوہاٹ
7	نصیب اللہ	محمد اکبر	ڈی آئی خان
8	نورزادہ	جان عالم	شانگلہ
9	محمد سلیمان	روح الامین	مردان
10	الیاس احمد	اسرار نبی	صوابی
11	احمد حسان	ذاکرین ناجا	راولپنڈی
12	ضیاء الرحمن	عزیز الرحمن	مانسہرہ
13	عمیر فاروق	محمد فاروق	پاکپتن
14	محمد احمد	منظور احمد	وہاڑی
15	محمد اسد خان	رحمن خان	کراچی
16	امیر حمزہ	عبداللہ	خیرپور میرس
17	عمیر لطیف	محمد لطیف	وہاڑی
18	محمد نیر شوکت	محمد شوکت خان	باجوڑ
19	نعیم اللہ	فضل اللہ	استور
20	اشفاق الرحمن	عبدالرشید	ڈی آئی خان
21	امین الحق	سرزمین خان	لوئر دیر
22	خالد محمود قریشی	ساجد محمود قریشی	راولپنڈی
23	محمد عقیل	محمد شریف	خارج شد
24	فاروق حسین	عبدالغنی	مردان
25	عبدالودود	رحمن گل	دیر
26	آصف علی	ماشل خان	صوابی
27	محمد اشرف	محمد جہان	ہنگو
28	محمد عزیز ابراہیم	ابراہیم خان	اسلام آباد
29	یاسین اللہ	داود جان	کرم ایجنسی
30	عبدالرحمن	صوفی محمد بخش	بہاولپور
31	آغا محمد	سید نور	زیارت
32	محمد تکمیل عثمانی	عبدالباسط	نیلم
33	محمد اشفاق	شرف دین	جہلم ویلی
34	مجیب الرحمن	قمر ولی	تنگدر
35	مدثر رشید	محمد رشید خان	باجوڑ
36	عمیر اللہ	مصباح اللہ	نوشہرہ
37	طارق رحمن	شیر رحمن	کرم ایجنسی
38	منور اقبال	حضرت جنان	میانوالی
39	اعجاز احمد	عالم زیب	مردان
40	فرمان اللہ	نور شیر	کوہستان
41	رحیم اللہ	نعمت خان	کوہستان
42	محمد حسنین	سردار میر زمان	کراچی
43	نور سلام	میروب خان	وزیرستان
44	محمد ہشام	فلک شیر	لکی مروت
45	نوراللہ	شبیر احمد	اسلام آباد
46	عبیداللہ	عبدالظاہر	بٹگرام
47	اعزاز اللہ	محمد رفیق اللہ	دیربالا
48	رحیم نیاز شاہ	میر نیاز شاہ	بنوں
49	محمود علی	عبدالستار	کراچی
50	منصف علی	مجتبیٰ احمد	خارج شد
51	محمد اکبر	محمد سلیم	قلعہ سیف اللہ
52	فضل الرحمن	شفیق الرحمن	رحیم یار خان
53	محمد ارشد علی	مولانا نور احمد	کوئٹہ
54	حافظ سمیع اللہ	پیر محمد	کوئٹہ
55	گل محمد	گلبون	لورالائی
56	زین اللہ	عبدالظاہر شاہ	ہرنائی
57	محبت علی	غلام قادر	کھوگی
58	وسیم اللہ	سید نجیب اللہ	کوئٹہ
59	نعیم اللہ	غلام سرور	خارج شد
60	عادل شبیر	شبیر احمد	لیہ
61	فضل باز	فضل شاہ	نوشہرہ

62	عبدالوحید	عبدالرحیم	پونچھ
63	عبدالوہاب	گل میر خان	راولپنڈی
64	عبدالباسط	عبدالقدیر	ایبٹ آباد
65	حسنین یاسین	محمد یاسین	ایبٹ آباد
66	عمیر احمد علوی	ظفر مجید علوی	بہاول نگر
67	محمد اسامہ	مظہر	نوشہرہ
68	محمد عارف	شہزادہ	نوشہرہ
69	حذیفہ زمان	محمد زمان	بہاول نگر
70	محمد عاکف	بختیار	نوشہرہ
71	محمد اسحق	جوہر علی	خارج شدہ
72	کامل حسن	طارق زیب	نوشہرہ
73	عبدالوہاب	محمد علی	نوشہرہ
74	عبدالرحیم	عبدالخالق	مانسہرہ
75	شبیر احمد	محمد ادریس	مانسہرہ
76	عبدالوسیم قریشی	عبدالغفور	نوشہرہ
77	محمود خان	محمد سلیم	نوشہرہ
78	آفتاب گل	سراب گل	نوشہرہ
79	محمد انور	شیر محمد	ہری پور ہزارہ
80	محمد کامران	گل زمین	صوابی
81	احسان اللہ	مختیار علی	صوابی
82	صدام حسین	ظفر علی خان	نوشہرہ
83	ناصر شفقت	شفقت علی	شانگلہ
84	امان اللہ	محمد نثار	پشاور
85	سیف اللہ	نذیر حسین	راولپنڈی
86	گل رحیم	رحیم اللہ	دیر
87	عبدالرؤف	محمد حنیف	نوشہرہ
88	محمد حلیم	عبدالحلیم	مالاکنڈ
89	محبوب خان	ظفر خان	خارج شدہ
90	گل زادہ	سول خان	وزیرستان
91	راحیل حسین	بشیر حسین	ایبٹ آباد
92	مسعود الرحمن	فاروق احمد	مظفر آباد
93	محمد عباس	بشیر احمد	ساہیوال
94	محمد نعیم	محمد اسماعیل	رحیم یار خان
95	محمد اشفاق	عبدالقادر	چنیوٹ
96	محمد عامر مسعود	مسعود الرحمن	ایبٹ آباد
97	محمد سعید	راز محمد	لورالائی
98	محمد سلطان	طاہر خان	لورالائی
99	عزیز شہزاد	کرامت علی	سرگودھا
100	ذاکر اللہ	محمد زرین	بٹگرام
101	طیب ظہور	ظہور احمد	ساہیوال
102	فاروق اعظم	محمد اسحق	پاکپتن
103	سیف اللہ	حافظ محمد شفیع	خانیوال
104	محمد اسامہ	انعام الحق	بہاول نگر
105	محمد اکمل	محمد علی	ساہیوال
106	نجیب اللہ	معصوم خان	راولپنڈی
107	جنید ممتاز	ممتاز حسین	باغ
108	عمر فاروق	ظفر الحق	راولپنڈی
109	محمد اویس افضل	میر افضل جلالی	راولپنڈی
110	حضرت عمر	بخشی خان	شانگلہ
111	محب اللہ	نیک محمد خان	کرک
112	محمد عثمان	بخشی خان	شانگلہ
113	جان سردار	گل خان	شانگلہ
114	حافظ اللہ	مومین خان	بٹگرام
115	بلال احمد	گل زادہ	راولپنڈی
116	محمد امین	کامل خان	مانسہرہ
117	محمد ابراہیم الحق	عبدالحق	ڈی آئی خان
118	محمد دلدار شفیع	محمد شفیع	مظفر آباد
119	محمد بلال	محمد زمان	مالاکنڈ
120	محمد نوید	سراج محمد	بٹگرام
121	عبدالودود	راجہ ارشد محمود	اسلام آباد
122	ارسلان الرحمن	عبدالرحمن	اسلام آباد
123	عبدالرحمن خان	گل محمد	گجرات
124	امین اللہ	جان سید	باجوڑ ایجنسی
125	مظہر خان	محمد یوسف	مانسہرہ
126	عبدالناصح	بخت عالم	دیر
127	سمیع اللہ خان	بہرام خان	بٹگرام
128	حماد علی	محمد صدیق	مانسہرہ
129	ضیاء الرحمن	خوان محمد	کرم ایجنسی
130	سعید الرحمن	ولی راز	کرم ایجنسی
131	محمد خلیل اللہ	محمد طاہر	اسلام آباد
132	نورالدین	عمران الدین	وزیرستان
133	محمد فاروق	خدا بخش	سرگودھا
134	محمد زبیر	عبدالستار	چنیوٹ
135	صبغت اللہ	مولانا حمید اللہ	اسلام آباد
136	انعام احمد پاشا	عمران پاشا	فیصل آباد
137	امتیاز احمد	حاجی خدا بخش	لودھراں
138	نصیر محمد	مختیار محمد	صوابی
139	غلام مرتضی	محمد حنیف	جھنگ
140	محمد واجد	عبیداللہ	مظفر گڑھ
141	حافظ عبدالستار	محمد سعید	اوکاڑہ
142	محمد اسحق	گل زمان	ٹانک
143	نظیر اللہ	حلیم	وزیرستان
144	عبدالصمد	محمد امین	بنوں
145	محمد اسامہ	محمد حنیف	راولپنڈی
146	محمد عزیر	شاکر اللہ	مردان
147	سعید الرحمن	نور الرحمن	مردان
148	امین اللہ	امیر عالم	اپر دیر
149	عبیداللہ	عبداللہ	صوابی
150	عاکف نواز	گل نواز	کرک
151	محمد عابد	عبدالرشید	مانسہرہ
152	محمد ضیاء اللہ	عبدالغفار	بھکر
153	محمد احمد	محمد عباس	بہاول نگر
154	عمران خان	ولی خان	چترال
155	حفیظ الرحمن	حبیب الرحمن	چترال
156	سراج الدین	رحمن الدین	چترال
157	محمد رضا	رحیم بخش	ڈیرہ بگٹی

158	محمد اسامہ	محمد یوسف	سرگودھا
159	محمد احتشام الحق	محمد اسلام	سرگودھا
160	محمد ارسلان	محمد رشید	فیصل آباد
161	محمد حذیفہ شبیر	محمد شبیر	سرگودھا
162	محمد ساجد	عبدالستار	لاہور
163	عطاء اللہ خان	احسان الحق	خارج شہر
164	جمیل اقبال	صالح الدین	خارج شہر
165	عبدالغفار	غلام مصطفی	مظفر گڑھ
166	بشارت الٰہی	شاہجہان	صوابی
167	ثناء اللہ	میرولی خان	صوابی
168	شعائر اللہ	منیر خان	چارسدہ
169	ناصر خان	محمد رحمن	مردان
170	رحیم دل	فصیح اللہ	مردان
171	ساجد الرحمن	سردار الرحمن	مردان
172	عطاء اللہ	عمر الرحمن	مردان
173	محمد یعقوب	زیارت گل	مردان
174	عظمت شاہ	ظاہر شاہ	مردان
175	محمد بلال	محمد شاہجہان	خانیوال
176	عبداللطیف	عبدالعزیز	ڈی آئی خان
177	محمد سرور جان	جان محمد	کوہلو
178	محمد قاسم	محمد اسلم	ڈی آئی خان
179	محمد زبیر	منظور حسین	خانیوال
180	محمد عبداللہ خان	محمد صدیق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
181	زین العابدین	زاہد محمود	ٹوبہ ٹیک سنگھ
182	سیف الرحمن	عزیز الرحمن	خارج شہر
183	محمد سفیان	خیر محمد	ڈی آئی خان
184	محمد یوسف	حفیظ اللہ	ڈی آئی خان
185	محمد حذیفہ	محمد اجمل	ٹوبہ ٹیک سنگھ
186	محمد عبداللہ	شبیر احمد	بہاول نگر
187	محمد حماد	محمد اقبال	فیصل آباد
188	رانا خرم سرفراز	سرفراز خان	اوکاڑہ
189	محمد جعفر امین	محمد امین	وہاڑی
190	محمد بلال	خانیم	مانسہرہ
191	عبدالرحمن	محمد رفیق	مانسہرہ
192	مجاہد حسین	محمد پرویز قریشی	ایبٹ آباد
193	محمد عقیل	محمد آفتاب	ایبٹ آباد
194	محمد جمیل	محمد نواز	اٹک
195	قمر الاسلام	عبدالرحمن	اسلام آباد
196	حفیظ اللہ	شہباز خان	وزیرستان
197	سالار خان	سیار رحمن	پشاور
198	صدام فردوس	محمد فردوس	مانسہرہ
199	ضیاء الاسلام	نور الاسلام	پشاور
200	محمد عمر	جنت گل	کوہاٹ
201	گوہر رحمن	نور الرحمن	بٹگرام
202	خیر الابرار	تازہ گل	خارج شہر
203	محمد اویس	محمد وجاہت	پشاور
204	محمد رضوان	جمیل گل	پشاور
205	محمد یوسف	عبدالحمید	قصور

206	مظہر علی	میاں خان	پشاور
207	زرک خان	شہریار	چارسدہ
208	ہادی الرحمن	تورزگل	کرک
209	کفایت اللہ	عبدالجلیل	لکی مروت
210	لطیف خان	نیاز مان الدین	کرک
211	اسرار الرحمن	میر عبدالرحمن	مظفر آباد
212	فیصل	فلک نیاز	پشاور
213	عبدالخالق	حافظ عبدالغفور	ڈی آئی خان
214	حماد اللہ	خیال جان	تیرا ایجنسی
215	محمد عابد	جمعہ خان	کوہستان
216	محمد عامر	محمد اکرم	ایبٹ آباد
217	محمد ابراہیم	شفیق الرحمن	مانسہرہ
218	شفیق الرحمن	سیف الرحمن	نوشہرہ
219	عبدالقیوم	گل فراز خان	باجوڑ ایجنسی
220	عمران خان	محمد شریف	پشاور
221	نعیم اللہ	محمد سعید	پشاور
222	عطاء اللہ	عبدالجلیل	پشاور
223	یاسین خان	نجیب اللہ	پشاور
224	واجد رحمن	محمد اعظم خان	پشاور
225	عمران خان	عبدالاکبر	پشاور
226	نیک محمد	نیاز محمد	پشاور
227	اسماعیل	ممتاز خان	مہمند ایجنسی
228	عبداللہ	احسان اللہ	پشاور
229	نصرت اللہ	غازی مرجان	لکی مروت
230	وحید اللہ	امیر شاہجہان	لکی مروت
231	احسن الحسن	میر حسن	ہشیاں بالا
232	محمد قاسم	احسان اللہ	گوجرانوالہ
233	صفی اللہ شاہ	عنایت اللہ شاہ	پشاور
234	پیرزادہ	مانس خان	پشاور
235	عبداللہ	اسرار الدین	پشاور
236	عبدالمجید	حاجی میوہ	ڈی آئی خان
237	عثمان علی	محمد علی	چارسدہ
238	محمد لقمان	گل خان	چارسدہ
239	منصور احمد	قاسم	چارسدہ
240	عبدالمجیب	عبدالمالک	چارسدہ
241	محمد عبداللہ	فداء حسین	ڈی آئی خان
242	حیدر علی	مظہر علی	پشاور
243	ثناء اللہ	روح اللہ	چارسدہ
244	سید محمد بلال	سید محمد رمضان	وہاڑی
245	تیمور احمد	طارق شہزاد	ڈی آئی خان
246	محمد اسحق	حافظ نذر محمد	بہاولپور
247	محمد سلیمان	ولی محمد	چارسدہ
248	عبدالنصیر	انعام اللہ	پشاور
249	حمید اللہ	علی اکبر	سانگھڑ
250	محمد نوید عالم	نذیر احمد	بہاول نگر
251	محمد صدیق	حامد علی	مظفر گڑھ
252	محمد امجد فاروق	محمد عاشق حسین	ڈی آئی خان
253	محمد اصغر	بشیر احمد	مظفر گڑھ

254	محمد سمیع اللہ	غلام مصطفیٰ	مظفرگڑھ
255	محمد سلمان شاہ	غلام مرتضیٰ شاہ	مظفرگڑھ
256	محمد طارق	غلام اکبر	مظفرگڑھ
257	محمد عرفان	محمد رمضان	مظفرگڑھ
258	محمد راشد	محمد صادق	بہاولپور
259	محمد شاہد	محمد حسین	مظفرگڑھ
260	محمد حسنین	محمد عبداللہ	مظفرگڑھ
261	محمد مختار	شاہ محمد	بہاولپور
262	محمد شیراز	محمد فاروق	مظفرگڑھ
263	محمد شعیب	اللہ داد	مظفرگڑھ
264	ریاض حسین	نکو خان	بہاولپور
265	حافظ جمال محمد	غلام نازک انجم	رحیم یار خان
266	عبدالقدیر	غلام فرید	مظفرگڑھ
267	محمد ثناءاللہ	ملک ہاشمی	راجن پور
268	اللہ بخش	ملک حاجی احمد	رحیم یار خان
269	محمد عدنان	غلام محمد	بہاولپور
270	محمد فیصل	محمد صدیق	بہاولپور
271	محمد حسن	خادم حسین	بہاولپور
272	محمد سلیمان	غلام محمد	بہاولپور
273	عدنان	جہان زیب	مانسہرہ
274	محمد رحمن	حبیب الرحمن	مردان
275	مسکین	تاج محمد	مردان
276	حمزہ شیخ	غلام رسول	علی پور
277	محمد اللہ یار	عبدالصحیح	مظفرگڑھ
278	عبدالستار	کریم بخش	سکھر
279	محمد مراد	محمد راشد	خیرپور میرس
280	محمد یحییٰ	محمد رفیق	گھوٹکی
281	عبدالقیوم	ذوالفقار	جیکب آباد
282	کریم بخش	رحیم بخش	جیکب آباد
283	محمد عیسیٰ	عبدالحئی	شکارپور
284	محمد عمیر	حمایت اللہ	سانگھڑ
285	محمد اصغر	محمد حاجن	خیرپور میرس
286	عبداللہ اظہر	خان محمد	جیکب آباد
287	احمد	محمد	کشمور
288	محمد سلمان	عبدالرزاق	خیرپور میرس
289	منصور احمد	ریاض احمد	سکھر
290	عبدالرؤف	محمد ہارون	خیرپور میرس
291	سراج الدین	غلام قادر	خیرپور میرس
292	راشد احمد	نذیر احمد	خیرپور میرس
293	سیف اللہ	محمد اسماعیل	سکھر
294	عبداللطیف	محمد ابراہیم	نوشہرو فیروز
295	محمد عاصم	محمد ریاض	لودھراں
296	عابد حسین	عبدالحلیم	سکھر
297	غلام مصطفیٰ	حاجی گلزار	سکھر
298	محمد عمران	حاجی ریاض	ڈی جی خان
299	محمد عمر	نور محمد	ڈی جی خان
300	عبدالقادر	محمد بچل	خیرپور میرس
301	مشتاق علی	سہراب علی	نوشہرو فیروز

302	عزیز الرحمن	عبدالرحمن	چنیوٹ
303	محمد وقاص	محمد خالد	راجن پور
304	محمد نبیل	محمد رمضان	بہاولپور
305	محمد اختر	حاجی اللہ دتہ	بہاولپور
306	حبیب الرحمن	محمد شریف	بہاولپور
307	محمد شکیل	نصیر احمد	رحیم یار خان
308	محمد علی شیر	شکیل احمد	بہاولپور
309	غلام مجتبیٰ	امیر علی شاہ	بہاولپور
310	محمد زید	عبدالمالک	رحیم یار خان
311	محمد شان	عبداللطیف	لودھراں
312	انوار الحق	عرفان الحق	بہاولپور
313	محمد زبیر عبداللہ	محمد عبداللہ	بہاولپور
314	محمد شعیب	یار محمد	لودھراں
315	غلام مجتبیٰ	غلام فرید	بہاولپور
316	محمد عثمان	عبدالکریم	بہاولپور
317	محمد حمزہ	عبدالشکور	رحیم یار خان
318	محمد ایوب	محمد اجمل	بہاولپور
319	زبیر احمد	منظور احمد	بہاولپور
320	محمد رضوان	افتخار احمد	بہاولپور
321	کلیم اللہ	محمد اسلم	مظفرگڑھ
322	محمد سجاد	محمد سبحان	بہاولپور
323	محمد اسحاق	خدا بخش	بہاولپور
324	عبدالرحمن	محمد ایوب	نوشہرو فیروز
325	محمد طیب	وزیر احمد	بہاولپور
326	محمد مظہر	محمد عطاءاللہ	مظفرگڑھ
327	حافظ محمد سرفراز	غلام یاسین	سرگودھا
328	ضیاءالرحمن	گلزار احمد	سرگودھا
329	ابوطلحہ	محمد سعداللہ	سرگودھا
330	ذیشان جاوید	جاوید اختر	قصور
331	تیمور علی	نزاکت خان	قصور
332	محمد طلحہ مدنی	جاوید اختر	قصور
333	اعجاز احمد	نزاکت خان	قصور
334	عبدالستار	پیر بخش	خارج شد
335	محمد صدیق	گل محمد	رحیم یار خان
336	محمد سلیمان	محمد اسلم	بہاولپور
337	محمد بلال رفیق	محمد رفیق	جھنگ
338	محمد عمر نواز	غریب نواز	بہاولپور
339	حمزہ ہارون	ہارون الرشید	بہاولپور
340	محمد علی	غلام محمد	سانگھڑ
341	محمد آصف	عبدالحمید	بدین
342	محمد عمران	خوشی محمد	بدین
343	عبدالرحمن	علی مراد	حیدرآباد
344	محمد عمران	عبدالغنی	سانگھڑ
345	محمد فیضان	عبدالغفار	سانگھڑ
346	جنید احمد	شمیر خان	سانگھڑ
347	محمد جنید شکور	شکور محمد	سانگھڑ
348	عبدالغنی	عبدالجبار	کراچی
349	محمد ذرجان	شبیر احمد	کراچی

350	محمد اسماعیل	محمد اکبر	میرپورخاص
351	سعد اللہ	باری زادہ	کراچی
352	گل محمد	محمد اشرف	خارج شدہ
353	محمد ایوب	جان محمد	سانگھڑ
354	محمد سیف اللہ	سعید احمد	سانگھڑ
355	محمد نوید	غلام قادر	سانگھڑ
356	ساجد علی	عبدالرحمن	سانگھڑ
357	محمد نصرت اللہ	عبدالوہاب	کراچی
358	محمد عبداللہ	غلام رسول	کراچی
359	محمد طارق	عبدالصمد	کراچی
360	محمد ابراہیم	محمد یونس	کراچی
361	جمیل احمد	محمد حسن	کراچی
362	خلیل الرحمن	محمد صدیق	میرپورخاص
363	عابد علی	دوست محمد	میرپورخاص
364	محمد عثمان	سجاول خان	میرپورخاص
365	ماجد احمد	زمان خان	کراچی
366	عباس	الیاس	کراچی
367	راشد علی	شبیر احمد	سانگھڑ
368	محمد رحیم	محمد ایوب	سانگھڑ
369	عطاء اللہ	حزب اللہ	سانگھڑ
370	محمد فاروق	اشفاق احمد	سانگھڑ
371	شاہ زمان خان	رحیم داد خان	سانگھڑ
372	محمد عطاء اللہ	امیر بخش	بہاولپور
373	محمد حسن	محمد اکرم	کراچی
374	عبدالوہاب	عبدالمجید	کراچی
375	یاسر خان	سعید خان	کراچی
376	ظہور احمد	عبدالحلیم	کراچی
377	مشہود احمد	سیف اللہ	کراچی
378	نصیر احمد	احمد اللہ	کراچی
379	مشیر احمد	احمد اللہ	کراچی
380	جہانزیب	وزیر محمد	کراچی
381	انورزیب	جہانزیب	کراچی
382	محمد فاروق	شیر اجان	کراچی
383	محمد حسن	محمد ارشد	کراچی
384	زاہد حسین	محمد خان	حیدرآباد
385	عبدالحفیظ	عبدالحلیم	حیدرآباد
386	شہزاد علی	اسلام علی	کراچی
387	حافظ اللہ	عبدالجلیل	کراچی
388	جلال خان	احسان الحق	نوشہرہ
389	شعیب علی	شفیع محمد	میرپورخاص
390	نذیر احمد	اللہ بچایو	کراچی
391	نوید	محبوب علی	میرپورخاص
392	احسان اللہ	عارف شاہ	کراچی
393	محمد نبیل	عبدالرشید	کراچی
394	ابرارالحق	علی محمد	کراچی
395	فضل الرحمن	عبدالرحمن	کراچی
396	اظہر الدین	افضل محمد	کراچی
397	خلیل الرحمن	مجید خان	کراچی

398	محمد الیاس	فضل سبحان	کراچی
399	عبدالبصیر	علی شیر	کراچی
400	کلیم اللہ	غلام مصطفیٰ	کھی
401	محمد عثمان	نظیر محمد	کراچی
402	کمال زادہ	شمشے	کراچی
403	عارف اللہ	محمد عارب	جعفرآباد
404	محمد اسامہ	غلام سرور	کراچی
405	محمد یعقوب	محمد ایوب	حیدرآباد
406	محمد سعید الحق	گل مراد شاہ	کراچی
407	انوار اللہ	شیر محمد	کراچی
408	عبداللطیف	محمد نعیم	کراچی
409	صدام حسین	محمد خان	کراچی
410	اسلام الدین	فیسو	کراچی
411	غلام رحیم	محمد عباس	کراچی
412	سالک عباسی	محمد سرفراز خان	کراچی
413	محمد جہانگیر	یاسین	مانسہرہ
414	عبدالخالق	امیر بخش	کراچی
415	کامران	حاکم داد	کراچی
416	محمد رحیم	محمد اسماعیل	کراچی
417	محمد علی	قاسم الدین	نوشہرو فیروز
418	محمد یاسر	محمد یونس	خارج شدہ
419	شیر گل	عجب گل	کراچی
420	محمد نظام	محمد رفیق	مانسہرہ
421	محمد کاشف	محمد الیاس	کراچی
422	محمد مسلم	محمد حسین	کراچی
423	سلال بدر	بدرالدین	کراچی
424	حسام الدین	عبدالباقی	کراچی
425	حمید اللہ	عمر خان	کراچی
426	عرش محمد	محمد انور	کراچی
427	علی احمد	حیات اللہ	کراچی
428	محمد نعمان	محمد صابر	بہاولپور
429	سعید اللہ	گل جبین	اسلام آباد
430	محمد عاصم	ایوب جہانگیر	کراچی
431	غلام مصطفیٰ	رازام عبدالائی	کراچی
432	حمد اللہ	عبدالرؤف	خضدار
433	حسین احمد	امیر محمد	کراچی
434	احمد علی	قاضی شبیر احمد	حیدرآباد
435	ہدایت اللہ	عبدالمقتدر	کراچی
436	محمد صالح	غلام الدین	کراچی
437	آصف امام	امام بخش	کراچی
438	عبدالصمد	محمد اسماعیل	کراچی
439	محمد نثار	امیر گل	کراچی
440	محمد عثمان	سانولو خان	سکھر
441	اشتیاق رحیم	عبدالرحیم	کراچی
442	عارف اللہ	صنوبر خان	کراچی
443	ریاض احمد	محمد زمان	کراچی
444	محمد فواد	شاہ زمان	کراچی
445	سیف اللہ	حضرت اکبر	کراچی

446	عرفان الدین	گل سردار خان	کراچی
447	بلال خان	رستم خان	کراچی
448	محمد عبادہ جمیل	جمیل احمد	کراچی
449	مجتاب عالم	شمس الہادی	کراچی
450	خالد	شفیق احمد	خارج شہر
451	عبدالغنی	بخت ور	کراچی
452	نعیم اللہ	سلطنت خان	کراچی
453	محمد آصف	محمد مسکین	ایبٹ آباد
454	امین الدین	عبیداللہ	کراچی
455	ناصر علی	ارباب خان	کراچی
456	محمد اسامہ	شیر بہادر	کراچی
457	محمد ہارون	محمد عیسیٰ	حیدرآباد
458	محمد عثمان غنی	عبدالمجید	میرپور خاص
459	دانیال رحمٰن	عبدالرحمٰن خان	کراچی
460	محمد جنید	نوار خان	کراچی
461	محمد طاہر	دل روز خان	کراچی
462	مجاہد علی	علی زر خان	کراچی
463	زبیر احمد	حاجی محمد خان	کراچی
464	احمد فراز	محب علی خان	کراچی
465	حسنین احمد	محمد رسول	کراچی
466	سعید احمد	حاجی یار محمد	کراچی
467	محمد دراز	محمد فاروق	کراچی
468	عظمت اللہ	باران گل	حیدرآباد
469	محمد بشار	محمد اشرف	حیدرآباد
470	محمد اسامہ	محمد اسلم	حیدرآباد
471	صدیق	لقمان حکیم	حیدرآباد
472	نجیب اللہ	عبدالہادی	حیدرآباد
473	عابد حسین	محمد رفیع	حیدرآباد
474	امیر حمزہ	عبدالعزیز	کراچی
475	محمد عبداللہ	گل وزیر خان	کراچی
476	افتخار	مختیار	کراچی
477	محمد واصف	محمد یوسف	کراچی
478	نصراللہ	سعیدالرحمٰن	کراچی
479	افتخار علی خان	عزیز اللہ	کراچی
480	سیف الرحمٰن	سید رسول	کراچی
481	محمد ارشد	عبدالمنظور	کراچی
482	محمد عرفان	ادریس محمد	کراچی
483	فرید اللہ خان	میر سوب خان	کراچی
484	جان محمد	شیر محمد	کراچی
485	قدرت اللہ	رازل خان	کراچی
486	ریحان شاہ	ثناء اللہ	کراچی
487	احمد اللہ	عبدالجلیل	کراچی
488	خلیل الرحمٰن	ذوالقرنین	میرپور خاص
489	عبدالسلام	عبدالجبار	حیدرآباد
490	محمد حسنین	عبدالاحد	کراچی
491	محمد امیر اللہ	محمد اجمل خان	چنیوٹ
492	ضیاء اللہ	کفایت اللہ	کراچی
493	غلام حسین	غلام رسول	کراچی

494	محمد فاروق	فیض محمد	حب
495	یاسین خٹک	اسلام خان	حیدرآباد
496	عبدالودود	عبدالغنی	کراچی
497	محمد بلال	محمد ابراہیم	کراچی
498	عبدالرحمٰن	اللہ نظر	کراچی
499	محمد بلال	دین محمد	نوشہرو فیروز
500	صدیق	محمد رمضان	حیدرآباد
501	گل زمان	بنیاد محمد	خارج شہر
502	حیدر علی	رجب علی خان	کوہاٹ
503	محمد قاسم	عبداللہ	قلعہ عبداللہ
504	سعداللہ	فدا محمد	قلعہ عبداللہ
505	محمد عمر شاہ	دیوان شاہ	کراچی
506	محمود احمد	عبدالحمید	چمن
507	حفیظ اللہ	ملک روزی	چمن
508	کفایت اللہ	حاجی فیض احمد	سرگودھا
509	بختیار اللہ	سلطان محمد خان	تورغر
510	ثناء اللہ	محمد یعقوب	صحت پور
511	محمد ادریس	تاج الدین	لکی مروت
512	محمد خان	احمد خان	لکی مروت
513	عبدالحمید	محمد رحیم	ژوب
514	اکبر خان	جمعہ خان	حیدرآباد
515	سید دانیال شاہ	سعید شاہ	خارج شہر
516	عطاء الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	کراچی
517	اسرار احمد	مبارک خان	کوئٹہ
518	عبدالباقی	عبدالخالق	کراچی
519	وقار احمد	سلطان	سکھر
520	عبدالعظیم	راحب خٹک	جام شورو
521	محمد شعیب	فیض محمد	ڈیرہ غازی خان
522	اکبر جان خان	ولی جان	لکی مروت
523	سکندر علی	جمعرو	سانگھڑ
524	محمد دلاور	ریاض احمد	بدین
525	شاہ نواز	عبدالمجید	عمرکوٹ
526	عزیز اللہ	سمیع الرحمٰن	سوات
527	عرفان اللہ	شیر بہادر خان	سوات
528	شوکت علی	حضرت علی	قلعہ عبداللہ
529	عبدالرحمٰن	مرزا انور بیگ	کراچی
530	محمد عادل	محمد سعید	میرپور خاص
531	عبدالرقیب	عبداللطیف	خارج شہر
532	محمد سلیم	عبدالعزیز	کراچی
533	محمد یونس	عبدالوہاب	کراچی
534	محمد نعیم	عبدالغنی	کراچی
535	محمد اکبر	محمد صدیق	حب
536	محمد مختیار	اصغر علی	کراچی
537	ذاکر اللہ	امان اللہ	کراچی
538	سعید احمد	محمد عبداللہ	کراچی
539	فیصل احمد	گل محمد	کراچی
540	شاہ نظر	عطاء اللہ	کراچی
541	محمد ایوب	عبدالرشید	بہاولنگر

542	نیک ولی	نورزعلی خان	کراچی
543	کفایت اللہ	غلام حیدر	کراچی
544	حبیب اللہ	خستہ گل	کراچی
545	رستم علی	امام زاتو	حیدرآباد
546	محمد سلیمان	آدم	کراچی
547	محمد سعد	غلام فاروق	کراچی
548	غلام مرتضیٰ	نذیر احمد	کراچی
549	محمد نوید	محمد عظیم	سرگودھا
550	محمد عرفان	محمد رفیق	بہاول نگر
551	نصر اللہ	عبدالستار	کراچی
552	سعید الرحمٰن	ذوالقرنین	میرپور خاص
553	محمد آصف	محمد خان	سرگودھا
554	ابرار احمد	سرفراز احمد	سرگودھا
555	محمد اعجاز	محمد محبوب	کراچی
556	عاصم اسلم	محمد اسلم	کراچی
557	قاسم رفیق	رفیق	کراچی
558	شکیل احمد	ارشد محمود	کراچی
559	جاوید احمد	ولی محمد	کراچی
560	علی گل	علی مراد	حیدرآباد
561	محمد مشتاق	عبدالقیوم	کراچی
562	عزت محبوب	جمیل	کراچی
563	محمد یوسف	محمد الیاس	کراچی
564	عبدالوحید	بشیر احمد	کراچی
565	محمد صدیق	محمد اسماعیل	کراچی
566	محمد علی	ثناء اللہ	کراچی
567	نعیم اللہ خان	عنایت اللہ	کراچی
568	ساجد علی	اکبر علی	کراچی
569	امان اللہ	عنایت اللہ	کراچی
570	آصف سید	کنول سید	کراچی
571	محمد حسنین	محمد حسین	کراچی
572	محمد علی	محمد نذر	کراچی
573	مصباح الدین	سید محمد طاہر شاہ	کراچی
574	محمد عامر	داد محمد	کراچی
575	طفیل احمد	حاجی دومے	کراچی
576	اسد اللہ	شادی خان	کراچی
577	حسین احمد	غلام حسین	کراچی
578	منصور احمد	غلام مصطفیٰ	کراچی
579	انعام الحق	شمس الحق	کراچی
580	بخت رحیم	بخت حکیم	کراچی
581	جان علی	جان محمد	کراچی
582	حبیب الرحمٰن	عبدالکریم	کراچی
583	امان اللہ	رسول بخش	حیدرآباد
584	عبید اللہ	حبیب الرحمٰن	حیدرآباد
585	عبداللہ	غلام مصطفیٰ	سانگھڑ
586	اکرام الدین	محمد اسلم	حیدرآباد
587	زبید	عبداللہ منصور	کراچی
588	سید عدنان شاہ	سید عمران شاہ	کراچی
589	نور قادر	نور آقصر علی	کراچی
590	محمد یونس	شہاب الدین	کراچی
591	محمد طلحہ شیخ	محمد اختر شیخ	کراچی
592	عبدالرحمٰن	ربیع الزمان	کراچی
593	عبدالسعید	اللہ بخش	کراچی
594	محمد معاویہ	گیت گل	کراچی
595	محمد عاقب	کریم اللہ	حیدرآباد
596	شیراز شیخ	خان محمد	کراچی
597	عبدالحمید	میر محمد	سانگھڑ
598	روح اللہ	سالم خان	کراچی
599	نور واحد	ازدام خان	کراچی
600	سرفراز احمد	نصیر احمد	خاران
601	شیر زمان	پردل خان	کراچی
602	حبیب الحق	صفت ولی	کراچی
603	منصور احمد	نوور خان	حیدرآباد
604	نثار محمد	محمد ہارون	کراچی
605	نعمان خان	رحمان غنی	حیدرآباد
606	حبیب اللہ	حاجی وزیر گل	کراچی
607	طائب خان	بلور خان	کراچی
608	وقار احمد	محمد اشرف	کراچی
609	طارق شاہ	شاہ جہان	کراچی
610	محمد شعیب	عبدالرشید	کراچی
611	محمد اسامہ	خالد محمود	کراچی
612	محمد حمزہ	محمد الیاس	کراچی
613	احمد حیات	محمد حیات	کراچی
614	توقیر	اعجاز حسین	کراچی
615	عبدالحکیم	محمد شریف	حیدرآباد
616	یاسر محمود	عبدالقادر	کراچی
617	محمد نیاز	جان عالم	کراچی
618	نظام الدین	عبدالخالق	کراچی
619	عامر زیب	شیر ابروز	کراچی
620	رحیم اللہ	عزیز الرحمٰن	کراچی
621	عبدالباسط	مفتح اللہ	کراچی
622	رحمت اللہ	محمد رمضان	پشین
623	فضل محمد	گل رحیم	کراچی
624	محمد رئیس خان	محمد ہاشم خان	کراچی
625	محمد ظہور صفدر	عبدالحلیم صفدر	کراچی
626	فیضان اللہ	خیال گل	کراچی
627	سید رحمت اللہ	سید فتح احمد	کراچی
628	عادل ریحان	خانی زمان	کراچی
629	گل شیر	در محمد	رحیم یار خان
630	محمد عمر	امان اللہ	کراچی
631	سعید اللہ	حاجی میاں	کراچی
632	محمد عدیم	افضل خان	کراچی
633	عبدالستار	غلام حیدر	کراچی
634	عتیق اللہ	حبیب اللہ	کراچی
635	امین اللہ	دارو خان	کراچی
636	عبدالکریم	مقبول حسین	کراچی
637	عبدالمنان	نور محمد شاہ	کراچی

638	نصیر احمد	محمد انور	کراچی
639	آصف علی	عزیز خان	کراچی
640	امداد اللہ	عبدالرشید	خضدار
641	نجیب اللہ	مراد خان	کراچی
642	محمد بلال	عاشق حسین	ڈیرہ غازی خان
643	محمد نعیم	علی محمد	کراچی
644	عبدالمنان	عبدالحلیم	کراچی
645	محمد عادل	محمد حسین	کراچی
646	فصیح اللہ	رحیم اللہ	کراچی
647	امداد اللہ	محمد یاسین	کراچی
648	ادیب حسن	واحد حسین	کراچی
649	زر خان	محمد عالم خان	کراچی
650	محمد انس	نعیم داد	کراچی
651	محمد یوسف	غلام رسول	کراچی
652	جنید احمد	حسین محمود	سانگھڑ
653	محمد سمیع اللہ	محمد الیاس	کراچی
654	محمد یونس	دل محمد	کراچی
655	شمس الرحمن	محمد نعیم	کراچی
656	محمد یاسین	نیاز محمد	کراچی
657	عطاء اللہ	نور اللہ	کراچی
658	عمر فاروق	گل محمد	کراچی
659	عبدالجبار	عبدالقیوم	کراچی
660	محمد قاسم	اقبال گل	کراچی
661	ذاکر اللہ	سید محمد خان	کراچی
662	نثار احمد	محمد عیسیٰ	خضدار
663	نصیر احمد	جمعہ خان	خضدار
664	ذوالفقار احمد	عبدالسمیع	کراچی
665	ارشد علی	محمد علی	کراچی
666	گل زیب	عبدالستار	کراچی
667	عبدالواحد	راج محمد خان	کراچی
668	عبدالرحمن	افسر غازی	کراچی
669	ذاکر الدین	عبدالقیوم	کراچی
670	ممتاز احمد	عبدالکریم	کراچی
671	موسیٰ	محمد اسماعیل	کراچی
672	محمد علی	فیض محمد	کراچی
673	اعجاز علی	عمر خطاب	کراچی
674	محمد اسماعیل	امیر حسین	کراچی
675	عبداللہ	عبدالرحیم	کراچی
676	محمد حذیفہ	محمد یاسین	کراچی
677	نور محمد	شمس العالم	کراچی
678	عبداللطیف	رئیس خان	ٹانک
679	محمد اسد	عبدالرحمن	کراچی
680	عطاء اللہ	محمد قاسم	کراچی
681	کفیل نبی	نور النبی	خارج شہر
682	شہزاد مجید	عبدالمجید	مظفر گڑھ
683	اسامہ قریشی	محمد عثمان قریشی	مظفر گڑھ
684	صدام حسین	محمد وارث	کراچی
685	ذیشان احمد	محمد انور	سیالکوٹ
686	محمد اویس احمد	ارشد محمود	سیالکوٹ
687	محمد حسنین	غلام مرتضیٰ	سیالکوٹ
688	عبدالکریم	داؤد خان	کراچی
689	عطاء اللہ	عزیز الرحمن	گوجرانوالہ
690	سعید	یمین اللہ	ہری پور
691	یار محمد	دین محمد	حیدرآباد
692	محمد خورشید	محمد فاروق	سرگودھا
693	محمد عرفان	محمد زبیر	کراچی
694	محمد احمد	عبدالستار	مظفر گڑھ
695	محمد اسماعیل	محمد نذیر	مظفر گڑھ
696	فیاض علی	امام زادو	حیدرآباد
697	شمس اللہ	ولی محمد	حیدرآباد
698	ظہور احمد	علی مراد	حیدرآباد
699	محمد فراز	نعیم الدین	حیدرآباد
700	بلال احمد	امان اللہ	کراچی
701	شاہ زیب	جہانزیب	جامشورو
702	محمد نعیم	چیتان	وزیرستان
703	محمد اسماعیل	میر محمد	ٹھاری
704	حق نواز	محمد صدیق	میرپور خاص
705	محمد ساجد	منظور حسین	رحیم یار خان
706	فیاض احمد	فیض محمد	جھنگ
707	مرتضیٰ خان	ممتاز حسین	جھنگ
708	عبدالستار	غلام رسول	لاہور
709	محمد ظفر شبیر	شبیر احمد عتیق	ساہیوال
710	محمد علی	محمد حنیف	سرگودھا
711	محمد وقار	سعید اکبر	میانوالی
712	اعجاز احمد	مشتاق احمد	ڈیرہ غازی خان
713	ثناء اللہ خان	محمد الیاس خان	جھنگ
714	شاہد عباس	محمد حیات خان	جھنگ
715	اللہ دتہ	نور محمد	سرگودھا
716	محمد رمضان	محمد عبداللہ	وہاڑی
717	کمال الدین	قمیر الدین	باجوڑ ایجنسی
718	گل رحمان	نور الرحمان	ہنگو
719	خالد خان	بروج خان	پشاور
720	محمد سراج	محمد یوسف	وہاڑی
721	اکرام اللہ	عصمت اللہ	ٹانک
722	عمر عبداللہ	مختار احمد	لاہور
723	محمد اسامہ	غلام مصطفیٰ	لاہور
724	ضیاء الرحمن	خان محمد دین	کوہاٹ
725	محمد عابد نواز	محمد نواز	چنیوٹ
726	محسن علی	بختر جمال	ہری پور
727	عمر فاروق	فدا حسین	مظفر گڑھ
728	محمد آصف	شفیع الرحمن	کوہاٹ
729	سیف الرحمن	مولانا عبدالحق	کرم ایجنسی
730	محمد جاوید	سید باچہ	پشاور
731	عمر فاروق	محمد عرفان	پشاور
732	نعیم عبید	عبید اللہ	فیصل آباد
733	افضل سبحان	شیر داد خان	کراچی

734	محمد کاشف	فضل مالک	مردان
735	محمد سلطان	فضل خان	کراچی
736	عبدالرزاق	عمر شاہ	کراچی
737	محمد یوسف	گل بہت خان	راولپنڈی
738	رفیق عالم	محمد صابر حسین	دیامر
739	محمد اسحاق	قاسم خان	دیامر
740	ذاکر احمد	شیر افضل	راولپنڈی
741	نظر محمد	محمد عمر	کوئٹہ
742	عظیم الدین	نجم الدین	چکوال
743	سیف الرحمن	عبدالوکیل	خارج شدہ
744	صدیق اللہ	پروانت خان	کراچی
745	جمشید خان	ہیبت خان	کراچی
746	قسیم الدین	سعید الدین	کراچی
747	مصعب زبیر	عبدالخالق	جھنگ
748	محمد حذیفہ یحییٰ	محمد یحییٰ	بہاولنگر
749	فیصل عباس	غلام حسین	خانیوال
750	احتشام الحق	غلام سرور	منڈی بہاؤالدین
751	عقیل شیر محمد	شیر محمد	اسلام آباد
752	محمد ذیشان مہر	محمد رمضان مہر	گوجرانوالہ
753	محمد اسماعیل	لیاقت علی	گوجرانوالہ
754	محمد عبداللہ	محمد فاروق	ایبٹ آباد
755	محمد اسحاق	غلام رسول	چنیوٹ
756	محمد ارشد	گل شیر	نوشہرہ
757	عبدالقدیر	محمد عبداللہ	خارج شدہ
758	محمد شاہد	سلطان احمد	رحیم یار خان
759	محمد خالد	بشیر احمد	رحیم یار خان
760	محمد ارسلان	فدا حسین	رحیم یار خان
761	محمد اسد محمود	منظور احمد	چنیوٹ
762	محمد اصغر	محمد خضر	راجن پور
763	محمد خالد	عاشق حسین	راجن پور
764	محمد تنویر	کریم بخش	بہاولپور
765	عبدالوارث	تاج رحمت	کرک
766	نصر اللہ	شاہ عالم خان	کرک
767	جہانزیب	محمد جمیل	میرپور خاص
768	محمد امیر حمزہ	جبین احمد	خارج شدہ
769	عابد حسین	کرم الٰہی	راجن پور
770	ذوہیب رشید	رشید احمد	فیصل آباد
771	محمد زمان	غلام مصطفیٰ	سرگودھا
772	عبداللہ	عبدالستار	سانگھڑ
773	غلام مرتضیٰ	محمد بخش	لاڑکانہ
774	سمیع اللہ	محمد امیر شاہ	کرک
775	محمد عامر منیر	عبدالباسط	سرگودھا
776	محمد سلیم	محمد اقبال	کراچی
777	محمد ابوبکر بلال	شاہد محمود	سیالکوٹ
778	عبدالمجید	عبدالجبار	فیصل آباد
779	عبداللہ	محمد یوسف	بدین
780	رفیق الامین	محمد امین	تھرپارکر
781	فضل الرحمن	محمد داؤد	بدین
782	عبدالخالق	محمد معروف	عمرکوٹ
783	خالد انور	عبداللہ انور	سانگھڑ
784	واجد فخر	فخرالاسلام	بدین
785	حمزہ احمد	سوبھار	بدین
786	انس محمود	عبدالمجید	حیدرآباد
787	محمد یاسین	عبدالرحمن	جامشورو
788	ثاقب علی	محمد صدیق	بدین
789	اسامہ	عنایت اللہ	بدین
790	کامران علی	عبدالخالق	بدین
791	بشارت احمد	اشفاق احمد	حیدرآباد
792	شکیل احمد	غلام مصطفیٰ	میرپور خاص
793	نثار احمد	منصور خان	ٹھیاری
794	محمد ذاکر	عبدالعظیم	بدین
795	رفیق الزمان	نیاز محمد	بدین
796	عبدالحکیم	منٹھار	تھرپارکر
797	فیصل خان	اعظم خان	حیدرآباد
798	محمد خان	عبدالرحیم	بدین
799	علی حسن	غلام حسین	تھرپارکر
800	محمد ابوبکر	محمد عبدالستار	گوجرانوالہ
801	محمد طیب	محمد منیر	گوجرانوالہ
802	قمبر علی	نذیر علی	کراچی
803	محمد شیراز	حفیظ الرحمن	صوابی
804	محمد ذوہیب	شیر اکبر	صوابی
805	محمد عمر	محبوب علی	کراچی
806	ضیاء الرحمن	محمد نواز	کراچی
807	محمد تنویر احمد	محمد منیر	ملتان
808	محمد عباس	محمد سعید	بہاولپور
809	عرفان اللہ	قاسم خان	خارج شدہ
810	محمد یوسف	محمد گل جان	ڈیرہ غازی خان
811	محمد اسلم	محمد طاہر	چنیوٹ
812	محمد عاصم بلال	عبدالرحمن	کراچی
813	احسن علی	خورشید زمان	کراچی
814	محمد طیب	بشیر احمد	خانیوال
815	محمد اشرف	محمد احمد	خانیوال
816	عبدالعزیز	محمد اکمل	خانیوال
817	محمد اکرام	عبدالخالق	فیصل آباد
818	محمد سلیم	غلام شبیر	لاہور
819	عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ
820	محمد عامر	محمد سرفراز	سرگودھا
821	محمد نبیل	گل بت خان	کرم ایجنسی
822	سید مدثر حسین	سید ملازم حسین	خانیوال
823	محمد طیب	اسلام مرلی	کرک
824	اسلام خان	زری مرجان	کرک
825	محمد حامد	محمد ارشد	خارج شدہ
826	محمد امیر حمزہ	محمد ارشد	بہاولپور
827	محمد اشتیاق	مشتاق احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
828	قیصر عباس	نذر محمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
829	محمد اسحاق	حاجی محمد عبداللہ	ملتان

830	محمد علی المرتضیٰ	خالد محمود	مظفر گڑھ
831	محمد عمر	محمد سعید	جھنگ
832	نوید احمد	محمد خیر	سیالکوٹ
833	محمد رضوان	ظفر عباس	چنیوٹ
834	ذیشان اشرف	محمد اشرف	مظفر گڑھ
835	محمد فیصل فراز	اشفاق احمد	ملتان
836	عبدالمجید	جمعہ میر	خارج شد
837	محمد ابراہیم	عبدالحق	کشمور
838	احسان الحق	عبدالحق	کشمور
839	محمد یوسف	آلو	خارج شد
840	ذوالفقار علی	احمد علی	ساہیوال
841	شبیر احمد	عظیم	ساہیوال
842	مشتاق احمد	گھاڈلو	ساہیوال
843	محمد امین	محمد عمر	ساہیوال
844	امتیاز علی	حاجی عثمان	ساہیوال
845	محمد موسیٰ	محمد یوسف	ساہیوال
846	محمد عظیم	نعیم احمد	ساہیوال
847	تاج محمد	محبت علی	ساہیوال
848	محمد زید	حافظ محمود	ساہیوال
849	محمد عیسیٰ	محمد اسماعیل	ساہیوال
850	فضل الرحمن	شفیع محمد	ساہیوال
851	مشتاق احمد	محمد رحیم	ساہیوال
852	محمد صدیق	بدرالدین	ساہیوال
853	منظور الحسن	فتح محمد	ساہیوال
854	محمد خان	اللہ ڈلو	ساہیوال
855	غلام رسول	محمد حسین	ساہیوال
856	عبدالسلام	غلام حسین	ساہیوال
857	محمد ابراہیم	محمد بخش	ساہیوال
858	محمد حسنین	محمد خورشید	ساہیوال
859	محمد رضوان	محمد رمضان	ملتان
860	محمد نعیم اسلم	محمد اسلم	ملتان

861	رضوان احمد	نذیر احمد	ملتان
862	علی شیر	عبدالرشید	خارج شد
863	مسعود احمد	نصیرالدین	خارج شد
864	منصور احمد	کریم بخش	خارج شد
865	شیر افضل	میر ولی خان	راولپنڈی
866	محمد ارشد	خالد حسین	ملتان
867	عبدالماجد	اللہ یار	ملتان
868	محمد شعیب	اللہ دتہ	وہاڑی
869	عبدالغفار	عبداللہ	وہاڑی
870	محمد حمزہ	امداداللہ	وہاڑی
871	محمد شاہد	عبدالرشید	مظفر گڑھ
872	محمد عثمان	محمد صدیق	فیصل آباد
873	عثمان حیدر	اللہ دتہ	فیصل آباد
874	محمد عرفان	عبدالغفار	مظفر گڑھ
875	محمد وسیم	احمد بخش	مظفر گڑھ
876	محمد صدام	نیاز احمد	مظفر گڑھ
877	محمد صفدر	محمد رمضان	مظفر گڑھ
878	محمد سفیان	صدیق احمد	بہاولپور
879	محمد ساجد	محمد اسلم	قصور
880	محمد ثاقب	محمد فیاض احمد	قصور
881	نوید شبیر	شبیر محمد	قصور
882	محمد سلیمان	افضل حسین	سرگودھا
883	محمد تیمور معاویہ	محمد شفیع	قصور
884	سعید جان	گل اشرف	چارسدہ
885	محمد سعداللہ	تنویر احمد	کراچی
886	محمد حمزہ پراچہ	محمد شکیل پراچہ	کراچی
887	ہدایت اللہ	عبداللہ خان	کراچی
888	سید خیر احمد	شہزاد حسن	کراچی
889	جواد احمد	محمد یوسف	کراچی
890	ابوصالح	محمد طارق	---------

شوال کے مہینہ میں روزے رکھنا

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔ ایک مسلمان کو شوال کے ان چھ روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص بھی رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں چھ روزے بھی رکھے تو اس کے لئے پورے سال کے روزوں کا اجر وثواب لکھا جاتا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ایسا ہے جیسے پورے سال کے روزے ہوں۔“ (صحیح مسلم: ۲۰۴۳) نبی مکرم ﷺ نے اس کی شرح اور تفسیر اس طرح بیان فرمائی ہے کہ: ”جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے اس کے پورے سال کے روزے ہیں۔ جو کوئی نیکی کرتا ہے۔ اسے اس کا اجر دس گنا ملے گا۔“

ایک روایت میں ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کرتا ہے۔“ لہٰذا رمضان المبارک کا مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوا۔ اور یہ چھ دنوں کے روزے سال کو پورا کرتے ہیں۔ (سنن نسائی: الترغیب والترہیب: ۱/۴۲۱)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر افطار پارٹیز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور، جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری اچھرہ ،ادارۃ الفرقان شادی پورہ بند روڈ ، جامع مسجد کوثر لنڈا بازار، جامع مسجد امن باغبانپورہ لاہور میں عہدیداران وکارکنان کے اعزاز میں افطار پارٹیز دی گئیں۔افطار پارٹی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر میاں محمد رضوان نفیس، مولانا قاری علیم الدین شاکر، جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا نصیر احمد احرار، مولانا عبدالنعیم مجلس چارسدہ کے جنرل سیکرٹری بھائی عبدالرحمٰن ،مولانا عزیز اللہ، مولانا محمد وقاص ،قاری ظہور الحق، میاں محمد نعیم ،مولانا خالد محمود ،مولانا قاری عبدالعزیز، مولانا سعید وقار ،قاری محمد سہیل، قاری محمد طاہر، مولانا سید عبداللہ شاہ ،قاری عمر فاروق ،مولانا محمد آصف، مولانا عبیدالرحمٰن معاویہ ،مولانا پیر محمد زبیر جمیل ،مولانا محمد اعظم ،مولانا عبدالرؤف نعمانی سمیت کثیر تعداد میں علماء اور کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی۔افطار پارٹیز سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرتے رہیں گے، تمام مکاتب فکر کے جید علماء کا قرآن وحدیث کی روشنی میں متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کا تعلق رکھنا سخت ممنوع اور حرام ہے۔قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور انکی اصلاح اور ہدایت کا کامیاب ذریعہ ہے۔قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا مذہبی اور دینی فریضہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کی نشانی ہے۔مولانا علیم الدین شاکر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کارکنان ختم نبوت کام میں تیزی لائیں اور قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لیے مرکز کے ساتھ اپنا رابطہ مضبوط رکھیں۔انہوں نے کہا کہ 58 اسلامی ممالک کے ہوتے ہوئے فلسطینی عوام پر ظلم اور تشدد سمجھ سے بالا تر ہے، پاکستان سمیت عالم اسلام اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کرے۔رمضان جیسے مقدس مہینے میں فلسطینی مسلمانوں پر وحشیانہ بمباری پر حقوق انسانی کے عالمی ادارے کیوں خاموش ہیں، اقوام متحدہ اسرائیل کی لونڈی نہ بنے بلکہ وحشیانہ کاروائیوں کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے فلسطینیوں پر ظالمانہ حملوں کو رکوائے۔اسرائیل کی ناجائز ریاست فتنہ وفساد کی جڑ ہے مسلم امہ متحد ہو کر فلسطین کی آزادی کے لیے لائحہ عمل اختیار کرے۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت۔جلد نمبر8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ: 061-4783486, 0300-4304277

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

اعلان داخلہ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

ایک سالہ تخصص فی الافتاء

آغاز داخلہ: 9 شوال المکرم تا 14 شوال المکرم

نوٹ: 15 شوال المکرم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

- ☆ تمرین افتاء (100 عدد)
- ☆ مقاصد شرعیہ اور قواعد فقہیہ کی تعلیم
- ☆ فقہی موضوع پر مقالہ نگاری
- ☆ ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
- ☆ فن خطاطی پر خصوصی توجہ
- ☆ جدید اسلامی معیشت کی تعلیم
- ☆ مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز
- ☆ عقیدہ ختم نبوۃ کی خصوصی تعلیم
- ☆ اردو اور عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
- ☆ جدید فن تحقیق سے آگاہی

سہولیات

- ☆ رہائش اور کھانا پینا بالکل مفت
- ☆ ماہانہ 1500 روپے وظیفہ
- ☆ پانچ سے دس ہزار روپے تک کی مفت کتابیں
- ☆ فری علاج ومعالجہ کی سہولت ☆ اسٹینڈ بائی جنریٹر

درس نظامی

اعدادیہ تا دورہ حدیث شریف مع میٹرک و ایف اے

خصوصیات

- ☆ ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام
- ☆ سیرت اور عقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
- ☆ اکابر علماء دیوبند کی سوانحات کی تعلیم
- ☆ عصری تعلیم (میٹرک، ایف اے اور بی اے) کا حسین امتزاج

سہولیات

- ☆ کھانے پینے اور رہائش کی مفت سہولت
- ☆ فری میڈیکل ڈسپنسری
- ☆ جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری
- ☆ مفت درسی کتب کی فراہمی
- ☆ صاف ستھرا اور کشادہ ماحول
- ☆ معقول ماہانہ وظیفہ
- ☆ مفت کپڑوں اور جوتوں کی فراہمی

برائے رابطہ: دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)

0300. 4304277,0300- 6733670,0301.3428937,0302- 7864929

زیر اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان